گانا اور آلاتِ موسیقی

قرآن و سنت اور اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

تالیف

فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی حفظہ اللہ

اردو قالب

حافظہ سمیرا طاہرہ بنت غلام نبی

تصحیح و نظرِ ثانی

ابو خزیمہ علی مرتضیٰ طاہر

دار الاصلاح

DARULISLAH

اصلاح امت کیلیے ہمہ دم کوشاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

گانا اور آلاتِ موسیقی

قرآن وسُنّت اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں

تالیف

فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی حفظہ اللہ

اردو قالب
حافظہ سُمیرا طاہرہ بنت غلام نبی

تصحیح ونظر ثانی
ابو خزیمہ علی مُرتضیٰ طاہر

www.kitabosunnat.com

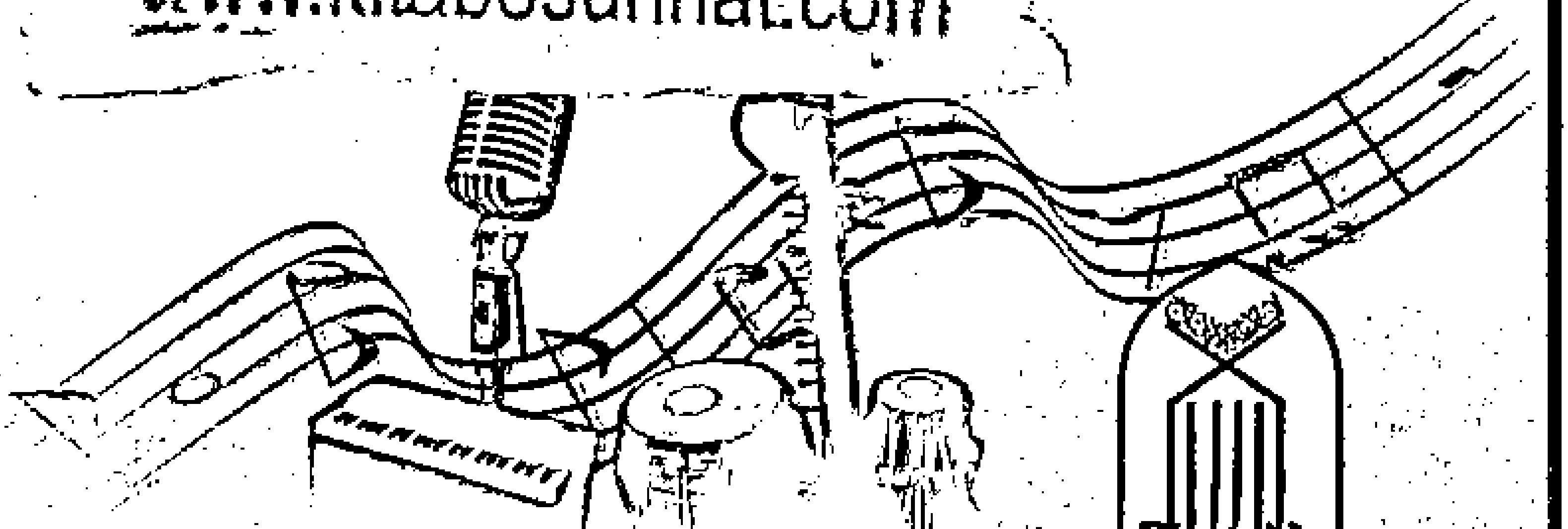

دار الاصلاح
DARULISLAH

اصلاح امت کیلئے ہمہ دم کوشاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق دارالاصلاح محفوظ ہیں

DARULISLAH

اصلاح امت کیلئے ہر دم کوشاں

گانا اور آلاتِ موسیقی

تالیف .... فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وھف القحطانی حفظہ اللہ

اردو قالب .... حافظہ سمیرا طاہرہ بنت غلام نبی

تصحیح ونظر ثانی .... ابو خزیمہ علی مرتضیٰ طاہر

اشاعت اول .... فروری 2017ء

ناشر

مکتبہ دار الاصلاح لاہور پاکستان

0300-4262092 Dar Ul Islah

al.islah313easyquran@gmail.com

ملنے کے پتے

- مکتبہ اسلامیہ، ہادیہ حلیمہ سینٹر، اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37244973
- دار الکتب السلفیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505
- مکتبہ بیت السلام، رحمٰن مارکیٹ، اردو بازار لاہور۔ فون: 042-3720422

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ

کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنیوالا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- حرفِ تمنا: موسیقی کا فتنہ 9
- عرضِ مترجم 11
- مقدمہ 14
- باب 1: ......اَلْغِنَاءُ اور اَلْمَعَازِفُ کا مفہوم 17
- لغوی معنی 17
- اصطلاحی معنی 17
- اَلْمَعَازِفُ 17
- باب 2: ......بغیر علم کے اللہ کے بارے میں کچھ کہنا حرام ہے 18
- باب 3: ......گانے کی حرمت، کتاب و سنت اور صحابہ و تابعین کے اقوال 23
- قرآن آلات موسیقی کا استعمال حرام قرار دے کر برے انجام سے ڈراتا ہے 23
- سنت نبویہ صحیحہ، موسیقی کو حرام قرار دیتی ہے 33
- موسیقی اور آلات لہو ولعب صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں 40
- امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ 40
- امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ 41
- امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ 43
- امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 43
- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ 43
- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ 44
- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ 44

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ابو الدرداء رضی اللہ عنہ 44
- عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما 44
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا 44
- گانا اور آلات موسیقی ائمہ اربعہ کی نظر میں 46
- امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ 46
- امام مالک رحمہ اللہ 47
- امام شافعی رحمہ اللہ 47
- گانا سننے کی حرمت پر اجماع 49
- امام احمد رحمہ اللہ 51
- موسیقی اور گانا علمائے اسلام کی نظر میں 53
- امام ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ 53
- شیخ الاسلام ابو عباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ رحمہ اللہ 53
- امام فقیہ محدث محمد بن مفلح مقدسی رحمہ اللہ 53
- ابو طیب طاہر بن عبد اللہ طبری رحمہ اللہ 54
- امام ابو بکر بن قیم جوزیہ رحمہ اللہ 54
- امام عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ 57
- علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ 59

باب 4 :........ گلوکاروں اور موسیقی میں مگن رہنے والوں کے لیے سخت وعید 61

باب 5 :........ گانوں اور آلات موسیقی کے نام 63

باب 6 :........ گانے کے نقصانات 69

باب 7 :........ گانا اور آلات موسیقی کی احادیث کو ضعیف کہنے والوں کا ردّ 75

باب 8 :........ کون سا گانا اور کھیل کود جائز ہے 80

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 9: ......گانا، آلات موسیقی اور لغویات پر فتاویٰ جات 84
شیخ الاسلام ابو عباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ رحمہ اللہ کے فتاویٰ 84
امام محمد بن ابراہیم آل شیخ 89
''ان گانوں کا حکم جو مختلف پروگراموں یا مجلسوں کا حصہ ہوتے ہیں۔'' 89
استدلال 89
استدلال 91
استدلال 91
استدلال 92
استدلال 92
نشریات میں گانا 93
ائمہ اربعہ کا موقف 94
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ 94
امام مالک رحمہ اللہ 94
امام شافعی رحمہ اللہ 94
امام احمد رحمہ اللہ 94
ریڈیو میں عورت کی آواز اور مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا 95
امام عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز رحمہ اللہ کے فتاویٰ 100
سارنگی (گٹار وغیرہ) اور ڈھول کے ساتھ گانا گانے کا حکم 100
کچھ لوگ موسیقی کو جائز اور مباح سمجھتے ہیں 101
موسیقی کا سماع برائی اور مصیبت کے سوا کچھ بھی نہیں 102
اسلامی شعار (ترانے وغیرہ) کا حکم 103
ایسے اشعار جن میں مکارم اخلاق کا ذکر ہو 103

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- تقریبات اور محفلوں میں خواتین کا تالیاں بجانا 104
- مشاعرے میں مردوں کا تالیاں بجانا اور جھومتے ہوئے رقص کرنا 105
- میوزک سے بھرپور دینی و ملی نغموں اور سالگرہ کی تقاریب کا حکم 107
- پرسکون ہونے کے لیے ہلکا پھلکا میوزک سننا 108
- نکاح کے موقع پر مروج غیر شرعی امور کا حکم 109
- تقریبات میں مرد و زن کا اختلاط اور موسیقی کے ذریعے علاج کرنا 110
- سعودی دارالافتاء کی مستقل کمیٹی کے فتاویٰ 111
- شادی کی تقریب میں اداکاروں اور موسیقاروں کو بلانے کا حکم 111
- مردوں کے دف بجانے کا حکم 111
- شادی کی تقریب میں مردوں کے رقص کا حکم 112
- خوشی کے موقع پر مسجد میں محفل منعقد کرنا 112
- نکاح یا دیگر تقریبات میں ڈھول اور دلہا، دلہن کے لیے سٹیج بنانا 113
- شادی کے موقع پر ڈھول اور میوزک بجانے والوں کو دی جانے والی اجرت 114
- شادی کے موقع پر ٹیپ ریکارڈ یا ڈیک کے ذریعے گانے سننا 114
- خاص علاقائی رقص اور کھیل 116
- ایسی تقریب میں شرکت کرنا جس میں گانے یا اس قسم کے حرام امور ہوں 117
- بہنوں کو شادی میں شرکت سے روکنا 119
- جواں ہیں لات و منات 120
- آخری خواہش 123
- گانے بھی سنتا ہوں...... اور قرآن بھی پڑھتا ہوں 128
- ابدی سکون یا...... چند لمحوں کا سرور؟ 130
- صبر کا صلہ 132

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ تمنا

موسیقی کا فتنہ

آج امتِ اسلامیہ کے بیشتر افراد جن فتنوں سے دوچار ہیں، ان میں ایک بہت بڑا فتنہ موسیقی اور آلاتِ موسیقی کا ہے۔ ہمارے نام نہاد مفکرین و دانشور اسے جائز قرار دینے کی سرتوڑ کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے تعلیمی اداروں خصوصاً کالجز اور یونیورسٹیز میں موسیقی کو بطور نصاب شامل کر لیا گیا ہے، جس کی وجہ سے ہماری نئی نسل بے راہ روی کا شکار ہو کر بے حیائی اور بداخلاقی کی دلدل میں گرتی جا رہی ہے۔

کچھ کج فہم لوگ تو اس قدر موسیقی کے دلدادہ ہو چکے ہیں کہ وہ نادان موسیقی کو ''روح کی غذا'' قرار دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک پاکیزہ روح کی غذا قرآن اور ذکرِ الٰہی ہوتا ہے اور موسیقی کسی ''بدروح'' کی غذا تو ہو سکتی ہے نیک روح کی ہرگز نہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں میں آگاہی پیدا کی جائے کہ موسیقی انسان کے اخلاق و عادات کے بگاڑنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بہت بڑا سبب ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس! آج گھروں کے گھر ان شیطانی آلات سے بھرے پڑے ہیں، جبکہ انٹرنیٹ، موبائل اور ان جیسی دیگر ایجادات نے اس کام کو مزید ترقی دی ہے۔

زیرِ نظر کتاب سعودی عرب کے نامور عالمِ دین اور مایہ ناز مصنف فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وھف القحطانی ﷾ کی تالیف ہے، جس میں انھوں نے قرآن و سنت اور اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں موسیقی اور آلاتِ موسیقی کی حرمت پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے نقصانات کا جائزہ بھی پیش کیا ہے۔ انھوں نے اس کتاب کا نام "الغِنَاءُ والمَعَازِفُ فِيْ ضَوءِ الكِتَابِ والسُّنَّةِ وَآثَارِ الصَّحَابَةِ" رکھا ہے۔ عربی کتاب کو ہماری فاضلہ بہن محترمہ حافظ سمیرا طاہرہ حفظھا اللہ نے بہت ہی عمدہ انداز میں اردو قالب میں ڈھالا ہے۔ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انھیں اس کاوش کا بہترین بدلہ نصیب فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

آخر میں میری اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ کتاب کے مؤلف، مترجم، کمپوزر، ناشر اور اس کی تکمیل میں معاونت کرنے والے تمام ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

اخوکم فی اللہ

علی مرتضیٰ طاہر

19 دسمبر 2016ء

19 ربیع الاول 1438ھ

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ:

مالکِ ارض وسما نے اپنی مقدس کتاب ''قرآن کریم'' میں فرمایا ہے:

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴾

(المؤمنون : ۱۱۵)

''کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں یونہی بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے؟''

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴾ (القیامة : ٣٦)

''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بے کار چھوڑ دیا جائے گا؟''

نہیں، ہرگز نہیں! نہ تو اللہ رب العزت نے انسان کو بے مقصد پیدا فرمایا ہے اور نہ ہی اسے بے کار چھوڑ دیا جائے گا۔

عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو جن عظیم مسائل کا سامنا ہے ان میں سرفہرست اقوامِ مغرب کی اندھا دھند تقلید بھی ہے اور اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ہم نے انفرادی واجتماعی معاملات، اخلاقیات، معاشیات، خوشی، غمی اور شاید ثواب وگناہ کے بارے میں بھی انہی کے معیار کو ''معیاری'' سمجھ رکھا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے مسلمان قطعاً بھول جاتے ہیں کہ ''وہاں'' تو اخروی سزا و جزا کا یکسر تصور نہیں، جبکہ مسلمان تو یہ عقیدہ ہے کہ وہ دنیا میں کیے ہوئے ایک ایک عمل کا جوابدہ ہے۔ اس کی دنیا کے معاملات آخرت سے ہرگز الگ نہیں ہو سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لمحہ فکریہ ہے کہ آج مسلم معاشرے میں بھی بے پردگی کو آزادی، بے حیائی کو روشن خیالی اور لادینیت کو فیشن کا نام دیتے ہوئے ہر متبع سنت کو شدت پسند اور دقیانوسی خیالات کا حامل قرار دینے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ

جنوں کا نام خرد رکھ دیا، خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اسی تناظر میں مغرب سے مستعار لیا ہوا بڑا پُرکشش جملہ زبان زدِ عام ہے: ''موسیقی روح کی غذا ہے۔''

ہاں! واقعی موسیقی روح کی غذا ہے، دل کا سکون اور قرار ہے لیکن اسی ناپاک روح کی غذا اور اسی دل کا قرار ہے جو اللہ کی نافرمانی و بغاوت کرتے ہوئے شیطان کی پیروی پر آمادہ ہے۔ کیونکہ اللہ کا تو فرمان ہے:

﴿ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

(البقرہ: ۱۶۸، ۱۶۹)

''اور (اے ایمان والو!) شیطان کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ بلاشبہ وہ تمہیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور یہ بھی کہ تم اللہ پر ایسی باتیں کہنے لگو جو جانتے نہیں ہو۔''

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝ ؕ ﴾ (الرعد: ۲۸)

''جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں خوب جان لو کہ اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔''

اب فیصلہ خود کرنا ہے کہ دل و روح کے ''اطمینان'' کے لیے کس کی پیروی کرنی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شیطان'' کی یا ''رحمٰن'' کی؟

زیرِ نظر کتاب فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وھف القحطانی کے کتابچہ ''اَلْـغِـنَـآءُ وَالْـمَعَازِفُ'' کا اردو میں ترجمہ ہے، جس کے آخر میں موسیقی کے دنیاوی اور اخروی انجام کے متعلق چند مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ امید ہے ان سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

تہہ دِل سے ممنون ہوں اپنے قابل صد احترام استاد و مربی الشیخ علی المرتضیٰ طاہر حفظہ اللہ کی جو درس و تدریس اور خطابت جیسی عظیم مصروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے ذریعے بھی اصلاح امت کا فریضہ سر انجام دینے والوں کے مقدس قافلہ میں شامل ہیں۔ انہی کی شفقت کا نتیجہ ہے کہ موسیقی کے متعلق اہم مسائل پر مشتمل عربی کتاب مجھ ناچیز کے ہاتھوں اردو قالب میں ڈھل سکی۔

آخر میں اللہ رب العزت کی بے حد تعریف کے ساتھ دعا ہے کہ اس حقیر سی کاوش کو شرفِ قبولیت سے نواز کر میرے لیے، میرے اساتذہ اور والدین کے لیے صدقۂ جاریہ اور تمام مسلمانوں کے لیے نافع بنائے۔ آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

بنت غلام نبی

سمیرا طاہرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَمَّا بَعْدُ:

۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۰۱۰ء کے نصف میں قرآن کریم کے کچھ ایسے قراء ظاہر ہوئے جنہوں نے موسیقی اور گانے بجانے کو جائز قرار دے کر اس کے حق میں فتویٰ صادر کیا ہے۔ یہ لوگ خود بھی فتنہ میں مبتلا ہیں اور دوسروں کو بھی فتنہ کا شکار کر رہے ہیں، جو پہلے سے ہی علم وعمل کی کمی میں مبتلا ہیں۔ العیاذ باللہ۔

کاش وہ اس نعمت پر اللہ کا شکر بجا لاتے کہ اس نے انہیں قرآن کریم سے وابستگی اور اسے خوبصورت لب ولہجہ میں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ ان کے لیے ضروری تھا کہ اللہ سے قرآن کے ایسے علم وعمل کا سوال کرتے جس سے وہ راضی ہو اور اپنی قوت قرآن کے حروف اور سنت رسول ﷺ کی حفاظت پر صرف کرتے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ کسی بھی نزاع کی صورت میں اس کی طرف رجوع کیا جائے، اس کے لیے چاہیے تھا کہ وہ عصر حاضر کے محقق علماء مثلاً امام ابن باز، علامہ ابن عثیمین، مفتی اعظم سعودی عرب اور ان جیسے دیگر کامل علم رکھنے والے مخلص علماء رحمہم اللہ سے استفادہ کرتے۔ لیکن یہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ "قَدَّرَ اللّٰهُ وَ مَا شَآءَ فَعَلَ وَاللّٰهُ يَعْفُوْا عَنَّا وَعَنْهُ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے یہ رسالہ "اَلْغِنَآءُ وَالْمَعَازِفُ فِی ضَوْءِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ آثَارِ الصَّحَابَةِ" ترتیب دیا ہے تاکہ ایسے ناجائز فتوے دینے والوں کا رد کیا جا سکے۔ اس میں کتاب و سنت، اقوال صحابہ، بلند پایہ تابعین اور ائمہ اربعہ کے علاوہ محقق اہل علم کے فرامین سے استفادہ کیا گیا ہے اور وضاحت کی گئی ہے کہ موسیقی، گانا اور دیگر آلات موسیقی حرام ہیں اور یہ بھی واضح کیا ہے کہ کس قسم کے گیت مباح ہیں۔ میں نے اس رسالہ کو درج ذیل مباحث (ابواب) میں تقسیم کیا ہے۔

1. الغناء اور المعازف کا مفہوم
2. اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے کوئی بات کہنے کی حرمت
3. کتاب و سنت اور اقوال صحابہ میں وارد گانے کی حرمت
4. موسیقی اور گانے میں مشغول رہنے والوں کے لیے وعید شدید
5. گانے بجانے اور دیگر بے مقصد آلات کے نام
6. گانے اور موسیقی سے متعلق اہم مسائل
(ترجمہ میں یہ بحث حذف کر دی گئی ہے۔ مترجم)
7. گانے کے نقصانات
8. گانے کی حرمت والی احادیث کو ضعیف کہنے والوں کا رد
9. کون سا گانا مباح ہے
10. موسیقی سے متعلق محقق فتاویٰ

میں نے اس رسالہ کی تالیف میں شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز رحمہ اللہ کی تقریروں سے بھی بہت استفادہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اس عمل کو خالص اپنی رضا کا ذریعہ بنائے، اور اسے بابرکت اور نفع بخش مقام دے کر میری زندگی میں اور موت کے بعد مجھے اور ہر اس انسان کو اس کے ذریعے فائدہ عطا فرمائے، جس تک یہ پہنچے۔ وہ بہترین ذات ہے کہ جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سوال کیا جائے اور کرم کی امید رکھی جائے۔ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ وَخيرته مِنْ خَلْقِهٖ وَاَمِيْنِهٖ عَلٰى وَحِيِهٖ نَبِيِّنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

ابو عبد الرحمٰن

یوم الاربعا بعد الظهر

۸ شعبان ۱۴۳۱ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 1

اَلْغِنَاءُ اور اَلْمَعَازِفُ کا مفہوم

لغوی معنی:

اَلْــغِــنَــاءُ: گانے میں مست اور مگن ہونا، راگ اور سر کے ساتھ ایک ہی وزن کے مصرعے پڑھنا، اس کے ساتھ موسیقی شامل ہو یا نہ ہو۔

اَلْاَغْــنِــيَــةُ: جو مصرعے یا کلام (ترنم) راگ اور سر کے ساتھ گائے جائیں۔ اس کی جمع اَغَنِی آتی ہے۔ ❶

عربی میں کہا جاتا ہے: "تَغَنّى بأُغْنِيَةٍ حَسَنَةٍ" (اس نے بہت اچھا گیت یا نغمہ گایا) ❷

اصطلاحی معنی:

اشعار یا اس قسم کے کلام کو خوبصورت لب ولہجہ کے ساتھ بار بار دہرانا "اَلْــغِــنَــاءُ" کہلاتا ہے۔ ❸

اَلْمَعَازِفُ:

کھیل تماشہ (لہو ولعب) کے آلات، اس کی واحد خلاف قیاس "عَــزْفٌ" آتی ہے۔ "اَلْـعَزْفُ" کا معنی آلاتِ موسیقی، مثلاً: دف، باجا، سارنگی وغیرہ بھی ہے۔ "اَلْـعَازِفُ" باجا بجانے والا، گویا، موسیقار، گانے بجانے کا ماہر، دھن اور ساز، ڈھول کی آواز کے ساتھ اشعار پڑھنے والا یا گانا گانے والا ❹

---

❶ المعجم الوسيط مادہ (غَنِيَ) ، ص ٦٦٤ .

❷ لسان العرب لابن منظور ١٥/ ١٣٩ .

❸ معجم لغة الفقهاء ، محمدرواس ، ص ٣٠٣ ، اور دیکھیے، القاموس الفقهی ، لسعدی ابو حبيب ، ص ٢٧٨ .

❹ لسان العرب لابن منظور و النهاية فی غريب الحديث لابن الاثير ، معجم لغة الفقهاء ، للرواس ص ٢٠٨ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 2

بغیر علم کے اللہ کے بارے میں کچھ کہنا حرام ہے

ہر زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوتے رہتے ہیں جو بغیر علم و ہدایت کلام کرتے ہیں، اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اور بلند پایہ محققین اسلام اور علماء کے رستہ کی نا صرف مخالفت کرتے ہیں بلکہ ان عظیم امور میں بھی بلا دلیل گفتگو کرتے اور فتوے جاری کرتے ہیں۔ ایسا معاملہ جب امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیش ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کے حل کے لیے اہل بدر، مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع فرما لیتے، اور آپ رضی اللہ عنہ ایسا صرف خشیت الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے مقام کی عظمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرتے۔ لہٰذا دین کے نازک امور میں بلا دلیل گفتگو کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان لوگوں کے دل خوف خدا سے خالی ہیں اور لوگوں میں سب سے بڑھ کر لاعلم ہیں، بلکہ قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ میں اللہ تعالیٰ سے متعلق بغیر علم کے کچھ کہنے کے معاملہ میں جو حرمت وارد ہوئی ہے اس سے قطعی ناواقف ہیں۔

ذیل میں چند آیات اور احادیث پیش کی جاتی ہیں جن سے اس مسئلہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

1: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الاعراف: ۳۳)

"اے نبی ﷺ! آپ فرما دیجئے کہ میرے رب نے بے حیائی کے تمام کام حرام ٹھہرائے ہیں، چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ، نیز گناہ اور سرکشی کو بھی حرام قرار دیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک بناؤ جس کے بارے میں اس نے کوئی دلیل نازل نہیں کی، اور یہ بھی کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی بات کہو جو جانتے نہیں ہو۔"

"اَلْقَوْلُ عَلَی اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ" یعنی بغیر علم کے اللہ کے خلاف بات کہنا" اس کا مطلب ہے کہ کتاب اللہ یا حدیث صحیح میں وارد بغیر کسی صریح دلیل کے کچھ کہنا، خواہ اس معاملہ کا تعلق دین اسلام کے اصول سے ہو یا فروع سے۔

۲: قرآن کریم میں دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾﴾ (النحل:۱۱۶-۱۱۷)

"اور تم اپنے منہ سے ایسی جھوٹ بات مت نکالو، جو تمہاری زبانیں بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، تاکہ اللہ پر جھوٹ باندھ سکو۔ بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہونے والے۔ (دنیا میں) بہت ہی تھوڑا فائدہ ہے اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

۳: ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖؗ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾﴾ (البقرہ: ۱۶۸، ۱۶۹)

"اے لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلنا، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ بے شک وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی کا ہی حکم دیتا ہے اور یہ بھی کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کہنے لگو، جو جانتے نہیں ہو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: اسی طرح ارشادِ ربانی ہے:

﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾﴾ (یونس: ۵۹، ۶۰)

''اے نبی ﷺ! آپ فرما دیجیے، تمہارا کیا خیال ہے، اس رزق کے بارے میں جو اللہ نے تمہارے لیے اتارا، پھر تم (خود ہی) اس میں سے حرام اور حلال قرار دیتے ہو، ان سے پوچھیے، کیا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے یا اس پر محض افترا باندھتے ہو؟ اور جو لوگ اللہ کے متعلق جھوٹ گھڑتے ہیں، ان کا قیامت کے بارے میں کیا گمان ہے؟ یقیناً اللہ تو لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے، لیکن ان میں سے اکثر شکر ہی نہیں کرتے۔''

۵: قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ﴾ (الشوریٰ: ۲۱)

''کیا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک بنا رکھے ہیں، جنہوں نے ان کے لیے ایسے احکام دین مقرر کیے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔''

اس لیے جو اللہ کے دین میں ایسی وضاحت پیش کرے جسے اللہ نے قانون و شریعت قرار نہیں دیا، تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق وہ اللہ کی شریعت میں شریک ہونے کی کوشش کرتا ہے، اور جس کسی شخص نے ایسے انسان کی اطاعت کی اس نے اللہ کے ساتھ ''شرك فی الطاعة'' (اطاعت و فرمانبرداری میں شرک) کا ارتکاب کیا۔

۶: ((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا" وَفِيْ لَفْظٍ لِلْبُخَارِيِّ: "...... حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا")) ❶

''سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ تعالیٰ علم کو براہ راست لوگوں سے نہیں اٹھائیں گے، بلکہ علماء کے فوت کیے جانے سے علم بھی اٹھا لیا جائے گا، یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ ایک علم والے کو بھی باقی نہ رہنے دیں گے تو لوگ جاہلوں کو اپنا سربراہ (مذہبی پیشوا بنا لیں گے) پھر ان سے علم سے متعلق سوال کیے جائیں گے تو وہ (معاملات دین میں) بغیر علم کے فتوے جاری کریں گے، پس ایسے لوگ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ بخاری کے الفاظ یہ ہیں: ''جب کوئی بھی عالم باقی نہ بچے گا۔''

سو بالیقین موجودہ دور میں بہت سے ایسے لوگ ظاہر ہو چکے ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر علم کے بات کہتے ہیں، ہاں جو اس فعل سے آئندہ کے لیے توبہ کر لے، اس کا معاملہ اور ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں اکٹھے پڑھنا یا ہسپتالوں میں مختلف کورس کرتے ہوئے لڑکے اور لڑکیوں کا باہمی اختلاط جائز ہے، کوئی کہہ رہا ہے کہ ڈرائیور کے ساتھ عورت تنہا سفر کر سکتی ہے، جبکہ کوئی تیسرا بھی ہمراہ نہ ہو۔ کچھ لوگ محرم کے بغیر عورت کا اکیلے سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کچھ ایسے ہیں جو بینک کے سود کو ''شراکت'' کے نام سے ذکر کرتے ہیں اور اسے مباح قرار دیتے ہیں اور ''نفع'' کے نام پر بینکوں سے لیا جانے والا قرض جائز سمجھتے ہی۔ اسی طرح بعض لوگ راستوں میں مرد و عورت کا

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، حدیث ۱۰۰، ۷۳۰۷، و مسلم، واللفظ له، کتاب رفع العلم و قبضه، وظهور الجهل، والفتن فی آخر الزمان، حدیث ۱۳، ۲۶۷۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باہم مل جل کر چلنا اور عورت کا ڈرائیونگ کرنا بھی ناجائز نہیں گردانتے، کوئی ایسا بھی ہے جس کا خیال ہے کہ عورتوں کا تصویر اتارنا اور اشتہارات وغیرہ میں عورتوں کی تصاویر کی نشر و اشاعت درست ہے۔ اور کچھ ایسے لوگ بھی ہوں جو کہتے ہیں کہ مردوں کا گھروں میں نماز پڑھنا صحیح ہے اور قدرت رکھنے کے باوجود باجماعت نماز ادا کرنے کو واجب نہیں سمجھتے۔ اس طرح چند ایسے بھی ہیں جو گانے اور دیگر لغویات و خرافات کو جائز و مباح گردانتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ایسی صورت حال میں بلند پایہ محدث سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا فرمان یاد آتا ہے جو فرمایا کرتے تھے:

((اَلْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ: عَالِمٌ بِاللّٰهِ یَخْشَی اللّٰهَ لَیْسَ بِعَالِمٍ بِاَمْرِ اللّٰهِ، وَعَالِمٌ بِاللّٰهِ عَالِمٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ، یَخْشَی اللّٰهَ فَذَاكَ الْعَالِمُ الْكَامِلُ، وَعَالِمٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَیْسَ بِعَالِمٍ اللّٰهِ، لَا یَخْشَی اللّٰهَ، فَذٰلِكَ الْعَالِمُ الْفَاجِرُ)) ❶

"علماء تین طرح کے ہیں: ایک وہ جو اللہ کو جانتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے لیکن احکام الٰہی کو نہیں جانتا، دوسرا وہ جو اللہ کو جانتا ہے، اللہ کے احکام کو بھی جانتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے۔ یہ کامل عالم ہے اور تیسرا وہ جو اللہ کے احکام کو جانتا ہے لیکن اللہ کو نہیں جانتا اور نہ ہی اللہ سے ڈرتا ہے تو یہ فاجر عالم ہے۔"

❶ سنن الدارمی: ۱/ ۸۶، حدیث ۳۶۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 3

گانے کی حرمت، کتاب وسنت اور صحابہ وتابعین کے اقوال کی روشنی میں

1 قرآن کریم آلات موسیقی کا استعمال حرام قرار دے کر اس کے برے انجام سے ڈراتا ہے

اس سلسلے میں ہم قرآن کریم کی آیات اور ان کی تفسیر پیش کرتے ہیں:

ا: اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُورًا ﴿٦٣﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُورًا ﴿٦٤﴾ ﴾ (الاسراء: ٦٣، ٦٤)

”جا! پس ان میں سے جو کوئی تیری پیروی کرے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے، جو پورا پورا بدلہ ہوگا۔ ان میں تو جسے اپنی آواز سے بہکا سکے، بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا، اور ان کے مال و اولاد میں ان کا حصہ دار بن جا اور انہیں جھوٹے وعدوں سے بہلا، اور شیطان تو ان سے صرف دھوکے کا وعدہ ہی کرتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ“ کا مطلب ہے:

”تو انہیں ہلکا سمجھ اور سمجھ بوجھ سے کام نہ لینے دے۔“ ❶

---

❶ جامع البیان عن تاویل آی القرآن، للطبری، ۱۷/ ۴۹۰۔۴۹۱.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امام مجاہد رحمہ اللہ اسی آیت کے متعلق فرماتے ہیں: ''اس آواز سے مراد لایعنی کھیل تماشہ اور گانے بجانے کی آواز ہے۔'' اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: ''شیطان کی آواز سے مراد ہر وہ آواز ہے جو اللہ کی نافرمانی کی دعوت دے، چاہے وہ کسی کی بھی آواز ہے۔''

امام ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس معاملہ میں بہترین قول یہ ہے کہ کہا جائے: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا: تو آدم علیہ السلام کی ذریت سے جس کو چاہے اپنی آواز سے بہکا لے، لہٰذا اس آواز کو مطلق ابلیس کی آواز سے خاص نہیں کیا جائے گا، بلکہ ہر وہ آواز جو اللہ کی نافرمانی والے علم کی دعوت دے اور اللہ کی اطاعت کے خلاف بلائے وہ ابلیس کی آواز میں شامل سمجھی جائے گی۔'' ❶

اس سے ثابت ہوا کہ ہر پکارنے والا جو اللہ کی معصیت کی دعوت دے، دراصل اس کی پکار، ابلیس کی پکار اور آواز ہے۔ ❷

اب بلا تخصیص اس میں حرام کھیل کود، حرام تفریح اور گانا، بانسری، موسیقی، جھانجر، ڈھول، گٹار، اور اس قسم کی دوسری آوازیں شامل ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "بِصَوْتِكَ" (اپنی آواز سے) کے متعلق الازھری کا قول ہے: اس کا معنی ہے کہ تو انہیں اس طریقہ سے پکار کہ وہ مشتعل ہو کر تیری جانب آئیں، یعنی عقل شعور سے عاری کر دے۔ ❸

امام ضحاک کا بیان ہے: ''یہ بانسری کی آواز ہے۔'' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ''اپنے وسواس

---

❶ جامع البيان عن تاويل آى القرآن، للطبرى ١٧/ ٤٩٠، ٤٩١ .

❷ تفسير القرآن العظيم، لابن كثير: ٣٩/٩، الطبعه الاولىٰ، دار عالم الكتب، ١٤٥٩ھ، توزيع و زارة الشؤون الاسلامية.

❸ تفسير البغوى "المسمى معالم التنزيل، للامام ابو محمدالحسين بن مسعود، البغوى، ت ٥١٦ھ، تحقيق، خالد العك، ومروان كجك، ط١، دارالمعرفة، ٣/ ١٢٣ اور دیکھئے، تفسير الكريم الرحمن فى تفسير كلام المنان، للسعدى، ص ٥٣٧، ط٢، دارالسلام ١٤٢٢ھ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے انہیں بہکا۔"❶

لہٰذا شیطان کی آواز اور پکار میں مذکورہ تمام آوازیں شامل ہیں۔ واللہ اعلم

۲: اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْۤ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ (لقمان: ٦، ٧)

"اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو لغو باتوں کو خریدتا ہے، تاکہ بغیر علم کے اللہ کے راستے سے روک سکے، اور اسے ہنسی مذاق بناتا ہے، ایسے ہی لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ اور جب اس پر ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو یوں منہ پھیر کر تکبر سے چل دیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں، گویا اس کے کانوں میں بوجھ ہے، پس اسے دردناک عذاب کی وعید سنا دیجئے۔"

آیت کے حصہ "وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ بِغَيْرِ عِلْمٍ" کی تفسیر میں کہا گیا ہے: "یہ وہ خرید و فروخت ہے جو عرف میں قیمت کے بدلے کی جاتی ہے۔" اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد "دل لگی اور تفریح طبع کا سامان منتخب کرنا اور ترجیح دینا ہے۔"❷

ایک قول یہ ہے کہ "قرآن کے مقابلہ میں گانے، بانسری اور دیگر آلات موسیقی کو پسند کرے۔"❸

---

❶ الجامع لأحكام القرآن، لابی عبد الله محمد بن احمد الانصاری القرطبی، ۱۰/ ۲۹۳، دارالحدیث، ط۱، ۱٤۱٤ھ۔

❷ تفسیر الطبری: ۲۰/ ۱۲٦، امام طبری نے بھی سابقہ تمام معانی ذکر کیے ہیں۔

❸ تفسیر البغوی: ۳/ ٤۹۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یَشْتَرِیْ" کی یہ تفسیر بھی کی گئی ہے کہ "ایسی چیز کے لیے رغبت سے خرچ کرے۔" ❶

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ کے فرمان "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" کے متعلق فرماتے ہیں: "اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس سے مراد گانا ہے۔" آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ ❷

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر میں کہتے ہیں: ""لَهْوَ الْحَدِيْثِ" سے مراد گانا اور اس جیسی دوسری چیزیں ہیں" ان ہی سے ایک دوسری روایت ہے: "اس سے مراد گانے والی عورت (مغنیہ) کی قیمت ہے۔" مزید فرماتے ہیں کہ "جھوٹی اور باطل باتیں، اور اس سے مراد گانا اور ایسی دوسری مصروفیات بھی ہیں۔" ❸

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اس سے مراد گانا اور گانے سے کسی بھی طرح کا فائدہ اٹھانا یا اس کے ذریعے دوسرے کو فائدہ پہنچانا ہے۔" ❹

امام مجاہد رحمہ اللہ "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" کی تفسیر "گانا بجانا" سے کرتے ہیں۔ جبکہ دوسری روایت میں فرماتے ہیں: "اس سے مراد گانا گانے والا مرد یا عورت کو مال کثیر یا گانے کے عوض کوئی اور نفع دینا یا ایسی ہی باطل چیزیں۔" ایک جگہ امام مجاہد "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں "اس سے مراد ڈھول ہے۔" ❺

عکرمہ رحمہ اللہ کا قول ہے: "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" سے مراد گانا ہے" ❻

ضحاک رحمہ اللہ اس کی تفسیر "شرک" سے کرتے ہیں۔ ❼

---

❶ تفسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان، للسعدی ص ٧٥٩.

❷ امام طبری یہ بات اپنی سند سے یہ بیان کرتے ہیں، جامع البیان: ٢٠/ ١٢٧۔

❸ جامع البیان للطبری: ٢٠/ ١٢٧، ١٢٨، امام طبری نے یہ آثار اپنی متصل سند سے ذکر کیے ہیں جس کا سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔

❹ المرجع السابق با سنادہ: ٢٠/ ١٢٨.

❺ جامع البیان للطبری: ٢٠/ ١٢٨۔ ١٢٩ باسنادہ.

❻ المرجع السابق. ❼ جامع البیان: ٢٠/ ١٢٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام طبری رحمہ اللہ کا فرمان ہے: صائب ترین قول یہی ہے کہ کہا جائے: ''اس کا مفہوم یہ بھی لیا جائے گا کہ اس سے مراد ہر وہ بات ہے جو اللہ کی راہ سے غافل کر دے اور اللہ نے اس میں مشغول ہونے سے روکا بھی ہو یا اس کے رسول ﷺ نے خبردار کیا ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ''لَهْوَ الْحَدِيْثِ'' عمومیت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، اس میں کسی ایک چیز کو دوسری سے خاص نہیں کیا، اور یہ عموم ان خاص چیزوں پر بھی دلالت کرتا ہے جو الگ سے بالتخصیص ذکر کی گئی ہے، جیسے شرک اور گانا جو اس میں شامل ہیں۔'' ❶

امام ابن کثیر رحمہ اللہ ان دونوں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جب اللہ تعالیٰ نے خوش بخت لوگوں کا حال بیان کیا تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کتاب اللہ سے ہدایت حاصل کرتے ہیں اور اسے سن کر انہیں فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ ﴾

(الزمر:۲۳)

''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی ہوئی اور بار بار دہرائی جانے والی آیات ہیں، جس سے ان لوگوں کے جسم کانپ اٹھتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں۔ پھر ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جھک جاتے ہیں، یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جسے چاہتا ہے سمجھا دیتا ہے اور جسے اللہ ہی راہ بھلا دے، اس کا ہادی کوئی نہیں۔''

اس کے برعکس بدبخت لوگوں کا حال ہے کہ وہ کتاب اللہ سے اعراض کرتے ہیں اور فائدہ حاصل نہیں کرتے بلکہ اس کے مقابلہ میں آلات موسیقی اور پرسوز آواز کے ساتھ گانے سننے کو ترجیح دیتے ہیں، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ

---

❶ المرجع السابق: ۲۰/ ۱۳۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَدِیْثِ“ کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اس سے مراد گانا ہی ہے۔“

ابن جریر رحمہ اللہ ابو صہباء البکری سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ”لَھْوَ الْحَدِیْثِ“ سے مرا گانا ہے۔“

قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے: ”اللہ کی قسم! اگر کوئی انسان آلات موسیقی کے لیے مال نہ بھی خرچ کرے لیکن ایسا کرنا اسے پسند ہو، اور جس قدر وہ گمراہ ہوگا اسی قدر ان کاموں میں مشغول ہوگا اور حق کے مقابلہ میں باطل کو اختیار کرے گا، پس یہ کام اگر اسے نقصان نہ بھی پہنچائے تو فائدہ بھی ہرگز نہ دے گا۔“

یہ بھی کہا گیا ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ ”مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ“ کا معنی یہ کرتے ہیں: ”جو گانے والی نوجوان عورتوں کی خرید و فروخت کرتا ہے“

ضحاک رحمہ اللہ اس آیت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اس سے مراد شرک کے کام ہیں“، اسی قول کی موافقت عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم سے بھی مروی ہے اور ابن جریر رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: ہر وہ کلام جو اللہ کی آیات سے روکے اور اس کی راہ سے دور رکھے، ”لَھْوَ الْحَدِیْثِ“ میں شامل ہے۔

آیت کے اگلے حصہ یعنی ”لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ“ (تا کہ اس سے وہ اللہ کی راہ سے گمراہ کر سکے) سے مراد ہے: ”کوئی شخص یہ کام اس لیے کرتا ہے تاکہ اسلام اور اہل اسلام کی مخالفت کر سکے، اور ایک قرأت کے مطابق اگر ”لِیُضِلَّ“ کی ”ی“ پر فتحہ پڑھا جائے، تو اس صورت میں لام عاقبت کے لیے ہے، جس کا مفہوم نکلے گا: ”انہیں ان کاموں پر قدرت دی گئی ہے تاکہ وہ گمراہ ہو جائیں۔“

امام مجاہد رحمہ اللہ ”یَتَّخِذَھَا ھُزُوًا“ کی تفسیر میں کہتے ہیں: وہ اللہ کی راہ کا مذاق اڑاتے ہیں جبکہ قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے: وہ اللہ کی آیات کو تضحیک کا نشانہ بناتے ہیں، لیکن مجاہد رحمہ اللہ کا قول مفہوم کے اعتبار سے زیادہ درست ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ" (ان ہی لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے) یعنی جس طرح انہوں نے اللہ کی راہ اور اس کی آیات کا مقام و مرتبہ کم کرنے کی کوشش کی، ایسے ہی قیامت کے دن وہ یقیناً دائمی ذلت و رسوائی کا شکار بنے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں ایسے لوگوں کا حال بیان کیا اور فرمایا:

﴿وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ﴾ (لقمان: ۷)

یعنی وہ شخص جو آلات موسیقی اور گیت، نغمے وغیرہ کو پسند کرتا ہے، جب اس پر قرآن کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان سے اعراض کرتا ہے، منہ پھیر کر، پشت دکھا کر چل دیتا ہے، اور یوں ظاہر کرتا ہے گویا وہ بہرا ہے حالانکہ ایسا نہیں، گویا اس نے سنا ہی نہیں اور جو سنا وہ سماعت پر گراں گزرا، اس سننے کی نہ اسے خواہش ہے نہ کوئی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

﴿فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝﴾ (لقمان: ۷)

"اسے دردناک عذاب کی وعید سنا دیجیے۔"

یعنی جسے اللہ کا کلام، کتاب اللہ کی آیات سن کر وہ تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی طرح قیامت کے دن دکھ، تکلیف دینے والے عذاب سے دوچار ہوگا۔ ❶

امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی توضیح پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "لَهْوَ الْحَدِيثِ" سے مراد وہ تمام آلات موسیقی اور گانے کے انداز ہیں، جو عرف عام میں مشہور ہیں اور اس میں مشغول لوگ بخوبی ان سے واقف ہیں۔ ایسا گانا جو نفس میں تحریک و ہیجان پیدا کرے، بے حیائی اور غیر اخلاقی حرکات پر ابھارے اور ایسے اشعار و قصائد کہ جن میں سرور پیدا کرنے کے لیے عورتوں کا ذکر کیا جائے، ان کے اوصاف و محاسن بیان ہوں، شراب اور دیگر محرکات کا تذکرہ ہو اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ بالاتفاق یہ بے مقصد اور مذموم قصے اور گیت ہیں۔ لیکن جن اشعار میں اللہ کی حمد و ثنا و صفات مذکور ہوں تو ایسے چند اشعار جن

❶ تفسیر القرآن العظیم: ۱۱/ ۴۵، ۴۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مواقع پر پڑھنا جائز ہے، جیسے شادی، عید، مشکل کام کرتے ہوئے چاک و چوبند رہنے کے لیے جس طرح خندق کھودتے وقت (صحابہ رضی اللہ عنہم کا اشعار پڑھنا ثابت ہے)، اسی طرح انجشہ رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما کا اونٹ ہانکتے وقت گنگنانا اور حدی کہنا۔ لیکن صوفیا کی جماعت نے جس انداز میں آج کل رقص و سرور کی محافل سجانے اور ان میں سارنگی باجہ، ڈھول، بانسری، اور دیگر آلات کے ساتھ نوجوان عورتوں کا گانا اور موسیقی کے مختلف انداز اور طریقوں کو جائز قرار دے کر ان پر ہمیشگی اختیار کر رکھی ہے، وہ سراسر حرام ہے۔'' ❶

۳: اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾﴾ (النجم: ۵۹-۶۱)

''پس کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنس رہے ہو؟ روتے نہیں؟ (بلکہ) تم کھیل رہے ہو۔''

امام طبری رحمہ اللہ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ان آیات کا مقصد یہ ہے کہ ''اے لوگو! کیا تم اس قرآن پر اس وجہ سے متعجب ہو کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور تم اس کی ہنسی اڑاتے اور مذاق کا نشانہ بناتے ہو، نیز اس قرآن میں نافرمانوں کے لیے جو وعید ہے اس سے عبرت پکڑ کر روتے نہیں، حالانکہ تم خود اس کے نافرمان ہو؟'' وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ'' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا معنی ہے ''اور تم قرآن میں مذکور عبرت و نصیحت سے لاپرواہی برتتے ہو اور اس کی آیات سے روگردانی کے مرتکب ہو۔''

بعض اہل تاویل نے ''سٰمِدُوْنَ'' کے معنی ''غافل'' کے کیے ہیں جبکہ بعض نے اس کا معنی ''گانے والے'' کیا ہے۔ ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے: ''سٰمِدُوْنَ'' کا مطلب ہے، ''گانا'' اور یہ یمن کے قبیلہ حمیر کی لغت ہے، عکرمہ اور ضحاک رحمہما اللہ اس کی تفسیر کھیل تماشہ اور بے مقصد مشغولیات

❶ الجامع لاحکام القرآن: ۱۴/ ۵۷.
❷ جامع البیان: ۲۲/ ۵۵۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کرتے ہیں، یعنی مشرکین جب قرآن سنتے تو نغمے اور غیر اخلاقی گیت گانا یا کھیل کود شروع کر دیتے۔ ❶

۴: اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾

(الفرقان : ۷۲)

"وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو کام پر ان کا گزر ہوتا ہے تو باعزت طریقے سے گزر جاتے ہیں۔"

امام ضحاک رحمہ اللہ "لَا يَشْهَدُونَ" کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ "وہ شرک نہیں کرتے۔" مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اللہ کے محبوب بندے گانے نہیں سنتے" اور ابن جریج رحمہ اللہ کا قول ہے اس سے مراد ہے "وہ جھوٹی باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں۔"

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حقیقت کے قریب ترین بات یہ ہی معلوم ہوتی ہے کہ کہا جائے: ایسے لوگ کسی قسم کے باطل کاموں میں شریک نہیں ہوتے، مثلاً شرک، گانا اور جھوٹ وغیرہ کے معاملات میں شریک نہیں ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پسندیدہ بندوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ایک عمومی قاعدہ پیش کیا ہے جبکہ ہر لغو اور باطل کام پر دلالت کرتا ہے، لہٰذا کسی ایک کام کو اس کے ذریعہ اس وقت تک خاص نہیں کیا جا سکتا، جب تک کوئی نقلی یا عقلی دلیل موجود نہ ہو۔ ❷ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ" کے متعلق کہا گیا ہے: "اس سے مراد شرک اور بتوں کی عبادت ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد اللہ کی نافرمانی والے افعال و اعمال، بے مقصد مشاغل اور باطل کام ہیں۔ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے: کھیل تماشا اور گانا۔ ❸

---

❶ جامع البیان: ۲۲/ ۵۶۰-۵۶۱ اس کی اسناد متصل ہیں، نیز دیکھئے، تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر: ۱۳/ ۲۸۴۔ ❷ تفسیر طبری: ۱۹/ ۲۱۴۔

❸ تفسیر القرآن العظیم: ۱۰/ ۳۳۱ اور تفسیر بغوی: ۳/ ۳۷۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً﴾ (الانفال : ۳۵)

"اور بیت اللہ کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیوں اور تالیوں پر ہی مشتمل ہوتی ہے۔"

امام ابن جریر رحمہ اللہ کا قول ہے: "اَلْبَیْتِ" سے مراد بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ ہے اور "مُکَاءً" کا مطلب ہے سیٹی، یعنی کوئی اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اکٹھا کر کے اپنے منہ میں داخل کرے پھر چیخ نما ایک آواز نکالے تو اسے سیٹی کہا جاتا ہے۔ ❶

اور "تَصْدِيَةً" تالی بجانے کو کہا جاتا ہے، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ اس سے مراد تالیاں بجانا ہے۔ ❷

امام ابن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: "سدی کا قول ہے کہ "مکاء و تصدیة" کا مطلب تالیاں اور سیٹیاں بجانا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قریش جب خانہ کعبہ کا طواف کرتے تو ننگے بدن ہوتے اور پرندوں کی طرح باریک آواز میں سیٹیاں بجاتے اور تالیاں بجاتے۔ امام مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے: مشرکین یہ حرکتیں اس لیے کرتے تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی نماز کو خلط ملط کر دیں۔ امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان کا مقصد مومنین کا مذاق اڑانا ہوتا ہے۔ ❸

علامہ عبدالرحمٰن السعدی ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یہ ان جاہل اور بے وقوف لوگوں کا طرز عمل تھا جن کے دلوں میں اپنے رب کی عظمت تھی اور نہ ہی اس کے حقوق کی پہچان، وہ سب سے بڑھ کر عزت و شرف والے گھر میں ان حرکتوں کو نماز تصور کرتے تھے، تو ان کی باقی عبادات کا کیا حال ہوگا؟ ان کے برعکس اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی توصیف و تعریف بیان کی ہے، جو مومن ہیں اور اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کا اظہار کرتے ہیں، اور لغو بات سے کنارہ کش رہتے ہیں۔ ❹

---

❶ یہ بات علامہ محمود محمد شاکر نے تفسیر طبری پر اپنی تعلیقات میں بیان کی ہے ۱۳/ ۵۲۱۔

❷ جامع البیان الطبری: ۱۳/ ۵۲۱۔ ۵۲۲.

❸ مختصراً از تفسیر ابن کثیر: ۷/ ۷۱۔۷۲. ❹ تیسیر الکریم الرحمن ص ۳۲۰.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2 سنت نبویہ صحیحہ، موسیقی کو حرام قرار دیتی ہے

رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ سے موسیقی اور دیگر آلات لہو ولعب کی حرمت بالتصریح ملتی ہے۔ ذیل میں اس کی وضاحت میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

۱: ((عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ، حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ رضی اللہ عنہ وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِي، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ -يَعْنِي الْفَقِيرَ- لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میری امت میں ایسے لوگ ضرور ظاہر ہوں گے جو زنا، ریشمی لباس، (یہ عورتوں کے لیے جائز اور مردوں کے لیے حرام ہیں)، گانے بجانے کے آلات اور شراب کو حلال قرار دے لیں گے اور ایسا بھی ضرور ہوگا کہ کچھ لوگ، کسی بلند جگہ پر آرام کی خاطر پڑاؤ کریں گے، ان کے جانور (پالتو مویشی) بھی وہاں چر رہے ہوں گے، اس حالت میں ان کے

[1] البخاری معلقا مجزوماً، کتاب الاشربة، باب ما جاء فیمن یستحل الخمر، ویسمیه بغیر اسمه، ٥٥٩٠، سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الخز: ٤٠٣٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس کوئی فقیر اپنی حاجت لے کر آئے گا، وہ اس سے کہیں گے کہ تم کل ہمارے پاس آنا، لیکن اسی رات اللہ کا عذاب انہیں آن پکڑے گا اور علَم (بلند نشان) اٹھا لیا جائے گا، کچھ لوگوں کو بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا اور وہ قیامت تک اسی ذلت کا شکار رہیں گے۔"

۲: ((عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ)) ❶

"شبیب بن بشر بجلی کا بیان ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: "دو آوازیں ایسی ہیں جن پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے: خوشی کے موقع پر بانسری (بین یا باجہ وغیرہ) اور مصیبت میں نوحہ کی آواز۔"

۳: ((عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى أُمَّتِي الْخَمْرَ وَالْمَيْسَرَ وَالْمِزْرَ وَالْكُوبَةَ وَالْغُبَيْرَاءَ وَزَادَنِي صَلَاةَ الْوِتْرِ)) ❷

"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جوا، مزر نامی شراب، سارنگی، اور غبیراء نامی شراب کو حرام کر دیا ہے اور میرے لیے نماز وتر کا اضافہ کر دیا ہے۔" ❸

---

❶ مسند البزار: ۲/ ۳۶۳، علامہ البانی نے اسے حسن کہا ہے، سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۱/ ۷۰۴.

❷ احمد: ۱۱/ ۱۰۴، ح ۶۵۷۴، و ابو داؤد، کتاب الاشربه، باب ما جاء في السکر برقم: ۳۶۸۵۔ حسنه الالبانی في السلسلة الصحيحة: ۴/ ۲۸۳.

❸ مزر: مکئی، جو یا گندم سے بنایا جانے والا نبیذ یا شراب۔ غبیراء: ایک شراب کا نام جسے حبشہ کے لوگ مکئی سے بناتے تھے۔ جبکہ کوبہ سے مراد ڈھول وغیرہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: ((عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَیَشْرَبَنَّ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ، یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا، یُعْزَفُ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّیَاتِ یَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَیَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ)) ❶

”سیدنا ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں کچھ لوگ ضرور شراب پئیں گے، شراب کا نام کچھ اور رکھ لیں گے۔ ان کے پاس موسیقی کے آلات بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں ہوں گی۔ ایسے لوگوں کو اللہ زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندر اور سور بنا دیا جائے گا۔“

۵: ((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَخَذَ النَّبِیُّ بِیَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ: فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی ابْنِهٖ اِبْرَاهِیْمَ وَهُوَ یَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ فَوَضَعَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ فَبَکٰی: فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: تَبْکِیْ؟ اَوَلَمْ تَنْهَنَا عَنِ الْبُکَاءِ؟ قَالَ: لَا وَلٰکِنْ نَهَیْتُ عَنْ صَوْتَیْنِ اَحْمَقَیْنِ فَاجِرَیْنِ: صَوْتٍ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ: خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُیُوْبٍ وَرَنَّةِ شَیْطَانٍ)) ❷

”جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور انہیں اپنے بیٹے ابراہیم کے پاس لے گئے، جو کہ زندگی کے آخری سانس لے رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں لیا اور رونے

---

❶ ابن ماجه، کتاب الفتن، باب العقوبات، ح: ۴۰۲۰، و ابو داؤد، کتاب الاشربة، باب فی الداذی، ح: ۳۶۸۸، حسنه ابن القیم والعلامة الالبانی۔

❷ الترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الرخصة فی البکاء علی المیت، ح: ۱۰۰۵، وحسنة الالبانی فی السلسة الصحیحة: ۵/ ۱۸۹۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لگے۔ یہ دیکھ کر عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: کیا آپ ﷺ نے ہمیں رونے سے منع نہیں کیا اور آپ ﷺ خود رو رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بات ایسی نہیں، بلکہ میں نے تو دو احمق اور گناہ والی آوازوں سے منع کیا ہے، ایک تو مصیبت کے وقت آواز بلند کرنا یعنی چہروں کو نوچنا اور گریبان شق کر لینا اور دوسری آواز نوحہ کی ہے۔"

ابوداود طیالسی کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((لَمْ أَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتِ مِزْمَارٍ عِنْدَ نِعْمَةٍ: مِزْمَارُ شَيْطَانٍ وَّلَعِبٍ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ: شَقِّ الْجُيُوبِ، وَرَنَّةُ شَيْطَانٍ، وَإِنَّمَا هٰذِهِ رَحْمَةٌ)) ❶

"میں نے رونے سے منع نہیں کیا بلکہ میں نے دو گناہ والی آوازوں سے روکا ہے۔ ایک آواز جو نعمت ملنے پر بلند کی جائے، یعنی شیطانی آواز جو بانسری وغیرہ کی ہو اور بے مقصد کھیل کود، اور دوسری آواز جو مصیبت کے وقت نکالی جائے، یعنی گریبان شق کرنا اور روتے ہوئے نوحہ کرنا یہ شیطانی عمل ہے۔ جہاں تک رونے کا تعلق ہے تو یہ (بلا آواز آنسو بہانا) رحمت ہے۔"

٦: ((خَطَبَ النَّاسَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ بِحِمْصَ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ سَبْعَةَ أَشْيَاءَ، وَإِنِّي أُبَلِّغُكُمْ ذٰلِكَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْهُنَّ: اَلنَّوْحُ وَالشِّعْرُ وَالتَّصَاوِيرُ وَالتَّبَرُّجُ وَجُلُودُ السِّبَاعِ وَالذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ)) ❷

---

❶ مسند الطیالسی: ٣/ ٢٦٢.

❷ مسند احمد: ٢٨/ ١٣١، ح ١٦٩٣٥، والطبرانی فی الکبیر: ١٩/ ٣٧٣، ح ١١٥٣٥۔ حدیث میں ممنوع اشعار کا ذکر ہے کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: "قال: لان یمتلی جوفُ احدکم، قیحا خیر له من ان یمتلیَٔ شعرا" آپ ﷺ نے فرمایا: ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حمص میں معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان تم تک پہنچاتا ہوں اور میں بھی ان چیزوں سے تمہیں منع کرتا ہوں: نوحہ کرنا، شعر گوئی، تصاویر، عورتوں کا زیب وزینت کر کے غیر مردوں کے سامنے آنا، درندوں کی کھالیں استعمال کرنا، سونا اور ریشمی کپڑا استعمال کرنا۔''

۷: ((عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ نِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "كُلُّ مَا يَلْهُوْا بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَةٌ بِقَوْسِهٖ وَ تَادِيْبُهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتُهٗ اَهْلَهٗ، فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ)) ❶

''عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان آدمی جس کسی کھیل کود میں مشغول ہو وہ باطل مشغلہ ہے، ہاں اپنی کمان سے نشانہ لینا (تیر اندازی کی مشق وغیرہ)، اپنے گھوڑے کو سدھانا اور اپنی بیوی سے دل لگی کرنا، یہ کھیل جائز ہیں۔''

۸: ((عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ رَحْمَةً وَّ هُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِیْرَ وَالْكِبَارَاتِ، يَعْنِیْ اَلْبَرَابِطَ۔ وَالْمَعَازِفَ وَالْاَوْثَانَ الَّتِیْ كَانَتْ تُعْبَدُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ)) ❷

⇦ ''تم میں سے کوئی ایک اپنے پیٹ کو گندے پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اشعار سے اپنے پیٹ کو بھرے۔'' البخاری، کتاب الادب، باب ما یکره ان یکون الغالب علی الانسان الشعر حتی یصده عن ذکر الله والعلم والقرآن، ح: ٦١٥٤.

❶ الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله برقم: ١٦٣٧، والطیالسی: ١/ ١٣٥ وحسنه بجموع طرقه.

❷ مسند احمد، ٣٦/ ٥٥١ برقم: ٢٢٢١٨، ورقم: ٢٢٣٠٨، مسند احمد پر تحقیق کرنے والے محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے لیکن اس کا مفہوم درست ہے: ٣٦/ ٥٥١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وَلَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیِّ: "اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَھُدًی وَاَمَرَنِیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ)) ❶

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے مجھے رحمت اور جہان والوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں بانسری، ڈھول (یعنی باجہ، ستار وغیرہ)، غرض تمام قسم کے آلات موسیقی اور ان تمام بتوں کے (آستانوں) کا وجود ختم کر دوں جن کی زمانہ جاہلیت میں عبادت کی جاتی تھی۔''

ابو داود الطیالسی کے الفاظ اس طرح سے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں آلات موسیقی، بانسری، بتوں کے آستانے، صلیب (عیسائیوں کا مخصوص نشان) اور جاہلیت کے کاموں کا خاتمہ کر دوں۔''

۹: ((عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: "اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ)) ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھنٹی، شیطان کی بانسری ہے۔ (یعنی شیطانی آواز ہے۔)''

۱۰: ((عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا کَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ)) ❸

---

❶ مسند الطیالسی: ۲/ ۴۵۴، والطبرانی فی الکبیر: ۸/ ۱۹۶ ح ۷۸۰۴.

❷ مسلم، کتاب اللباس، والزینۃ، باب کراھۃ الکلب والجرس فی السفر، ح ۲۱۱۴ واحمد: ۱۴/ ۴۴۲.

❸ مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب کراھۃ الکلب والجرس فی السفر برقم: ۲۱۱۳، واحمد: ۱۳/ ۱۴.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے ایسے لوگوں کے ساتھی نہیں بنتے جن کے ہمراہ کتا یا گھنٹی ہو۔''

۱۱: ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جُلْجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ)) ❶

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنگھرو کی آواز یا گھنٹی ہو اور فرشتے ایسے لوگوں کے ہمراہی نہیں بنتے جن کے پاس گھنٹی ہو۔''

۱۲: ((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: "اَمَرَ بِالْاَجْرَاسِ اَنْ تُقْطَعَ مِنْ اَعْنَاقِ الْاِبِلِ يَوْمَ بَدْرٍ)) ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن حکم دیا: ''اونٹوں کی گردنوں سے گھنٹیوں کو کاٹ کر الگ کر دیا جائے۔''

---

❶ النسائی، کتاب الزینة، الجلاجل برقم: ۵۲۲۲، وحسنه الالبانی فی صحیح النسائی، ح ۵۲۲۲.

❷ مسند احمد: ۴۲/ ۸۶ برقم، ۲۵۱۶۶، والطبرانی فی الاوسط: ۳/ ۳۴۸ برقم: ۳۳۶۷، و صحیح الترغیب و الترهیب برقم: ۳۱۱۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 موسیقی اور آلات لہو ولعب صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں

① امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:

امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گانے کو شیطان کی بانسری (آواز) قرار دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے، اس وقت میرے پاس انصار کی دو بچیاں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو بعاث کے دن (اوس اور خزرج، مدینہ کے قبائل کی مشہور جنگ جو اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کے درمیان ہوئی۔ مترجم) انصار نے پڑھے تھے اور وہ بچیاں گانے والی نہیں تھیں، لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

((اَمَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟))

"کیا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطان کی بانسری کی آواز ہے؟"

اور یہ عید کا دن تھا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَھٰذَا عِیْدُنَا)) ❶

"اے ابو بکر! یقیناً ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے، اور آج ہماری عید ہے۔"

صحیح بخاری کی ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں:

میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دو بچیاں بعاث کے دن کے متعلق کہے جانے والے اشعار پڑھ رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا، اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آ گئے وہ مجھے ڈانٹتے ہوئے کہنے لگے:

((مِزْمَارَةُ الشَّیْطَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ))

---

❶ البخاری، کتاب العیدین، باب سنة العیدین لاھل الاسلام، ح ۹۵۲، و مسلم کتاب صلاة العیدین باب الرخصة فی اللعب الذی لا معصیة فیه، فی ایام العید، ح ۸۹۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ ﷺ کے پاس شیطان کی بانسری (کی آواز آ رہی) ہے؟"

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف پھیرا اور فرمایا:

((دَعْهُمَا))

"انہیں مت ڈانٹو۔"

پھر جب ان کا دھیان دوسری طرف ہوا تو میں نے ان بچیوں کو اشارہ کیا تو وہ دونوں چلی گئیں۔ ❶

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس بات سے نہیں منع کیا کہ انہوں نے اشعار کو شیطان کی آواز قرار دیا، بلکہ فرمایا کہ بچیوں کو چھوڑ دو کیونکہ یہ عید کے ایام ہیں۔ تو جب ایسے اشعار جن میں جنگ اور بہادری و شجاعت کا تذکرہ ہو، شیطان کی آواز ہیں تو وہ اشعار کس قدر مہلک ہوں گے جن میں بے حیائی پر مبنی فحش الفاظ ہوتے ہیں؟ جبکہ آلات موسیقی بنانے والے اور اس سے متعلق دیگر لوگوں کا غالب مقصد ہی بے حیائی کی ترویج ہے۔ ❷

② امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کے لیے نکلے، جب آپ ﷺ واپس آئے تو ایک سیاہ فام لڑکی آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ (ﷺ) کو صحیح و سلامت واپس لوٹائے گا تو میں آپ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی اور اشعار پڑھوں گی۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

((اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ، وَاِلَّا فَلَا))

"اگر تو نے واقعی نذر مانی ہے تو ٹھیک ہے، دف بجالو اور اگر نہیں مانی تو مت بجانا۔"

---

❶ البخاری، کتاب العیدین، باب الحراب والدرق یوم العید، ح ۹۴۹.

❷ دیکھیے، فصل الخطاب، للعلامہ محمود التویجری ص ۱۰۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر وہ دف بجانے لگی، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو وہ دف بجاتی رہی۔ ان کے بعد علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، لیکن وہ دف بجانے سے نہ رکی۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے تشریف لانے پر بھی دف بجاتی رہی۔ اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آ گئے، اس لڑکی نے انہیں دیکھ کر دف زمین پر رکھی اور خود اس کے اوپر بیٹھ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَخَافُ مِنْكَ یَا عُمَرُ! اِنِّی كُنْتُ جَالِسًا وَهِیَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ یَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ)) ❶

"اے عمر! یقیناً شیطان تم سے ڈرتا ہے، دیکھو، میری موجودگی میں یہ دف بجاتی رہی، پھر باری باری ابوبکر، علی، عثمان تشریف لائے، پھر بھی یہ نہیں رکی۔ لیکن تم آئے تو اس نے دف چھپا دی ہے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ہم نے شور وغل اور بچوں کی آوازیں سنیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ کچھ حبشی ایک مخصوص کھیل (یہ اصل میں حبشہ کا علاقائی رقص تھا) کھیل رہے ہیں، ان کے اردگرد بچوں کا ہجوم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! آؤ، انہیں دیکھو۔ میں نے اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہو کر ان کا کھیل دیکھنے لگی۔ کچھ دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "کیا تمہارا دل نہیں بھرا، ابھی بس نہیں کرو گی؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں مسلسل کہتی رہی، ابھی نہیں۔ میرے دل میں یہ بات تھی کہ میں دیکھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرا کس قدر مقام ہے۔ پھر وہاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے، کہتی ہیں: (انہیں دیکھ کر) لوگوں کا ہجوم چھٹ گیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ الترمذی، کتاب المناقب، باب حدثنا الحسین بن حریث، رقم: ۳۶۹۰، و صححه الالبانی فی صحیح الترمذی: ۳/ ۵۱۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((اِنِّی لَاَنْظُرُ اِلٰی شَیَاطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ))

"بے شک میں دیکھتا ہوں کہ جن وانس کے شیاطین عمر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔"

پھر میں وہاں سے لوٹ آئی۔ ❶

③ امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

عثمان بن صھبان سے روایت ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرمارہے تھے: اللہ کی قسم! نہ تو میں نے کبھی گانا گایا اور نہ ہی حرام طریقہ سے منی خارج کی۔ ❷

④ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: جب علی رضی اللہ عنہ نہروان سے لوٹے تو خطبہ دینے کے لیے لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ایک طویل وبلیغ خطبہ دیا، جس میں یہ بھی فرمایا: "بے شک لہو ولعب کی مجالس قرآن سے غافل کرتی ہیں، ان میں شیاطین حاضر ہوتے ہیں اور ان میں ہر قسم کی گمراہی کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔" ❸

⑤ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ" کے بارے میں کہتے ہیں: "اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اس سے مراد گانا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔" ❹

---

❶ الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ح ۳۶۹۱، سلسلة الاحادیث الصحیحه، ح ۲۲۶۱.

❷ ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب کراهة مس الذکر بالیمین، ح ۳۱۱، والطبرانی فی الکبیر: ۵/ ۱۹۲، ح ۵۰۶۱.

❸ البدایه والنهایة: ۷/ ۳۰۷.

❹ جامع البیان للطبری: ۲۰/ ۱۲۸، اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کے "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" کے بارے میں متعدد اقوال منقول ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اس سے مراد گانا، گانے والی عورت کی خرید وفروخت، فضول باتیں، گانے میں منہمک ہونا، غرض ایسی تمام چیزیں ہیں۔'' (ان تمام اقوال کی تشریح گزشتہ صفحات میں پیش کردی گئی ہے۔)

⑦ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً" کا مطلب ہے سیٹیاں بجانا اور تالیاں پیٹنا۔ ❶

⑧ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ: شعر دراصل شیطان کی آواز اور موسیقی ہے اور ایسے اشعار حرام ہیں۔ ❷

⑨ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما:

آپ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ تورات میں درج ہے کہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو نازل فرمایا تاکہ اس کے ذریعے باطل کو نابود کردے، بے مقصد کھیل تماشے کو ختم کردے اور رقص اور تمام آلات موسیقی جیسے دف، بانسری، ڈھول اور باجہ وغیرہ کا وجود مٹا دے۔ ❸

⑩ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا:

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی بھتیجیوں کے گھر میں ایک گانے والی عورت کو دیکھا جو گانا گاتے ہوئے بے خودی کے عالم میں اپنے سر کو حرکت دے رہی تھی، اس کے سر پر بہت گھنے بال تھے، یہ سب دیکھ کر آپ فرمانے لگیں: افسوس! یہ تو شیطان ہے، اسے نکالو، اسے یہاں

---

❶ جامع البیان: ۱۳/ ۵۲۲۔ ۵۲٤.

❷ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۳/ ۲۹۷، الزھد للامام احمد ص ۱٤۱.

❸ البیھقی فی السنن الکبریٰ: ۱۰/ ۲۲۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نکالو، پھر گھر والوں نے اسے گھر سے نکال دیا۔ ❶

ان کے علاوہ بہت سے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم تابعین اور سلف صالحین میں سے ایک عظیم گروہ نے گانے اور آلات موسیقی جیسی لغویات کی مذمت کی ہے۔ ❷

❶ البخاری فی الادب المفرد، برقم: ۵۹۸، وحسنه الالبانی فی صحیح الادب المفرد، ح ۵۳۰.

❷ دیکھئے، فصل الخطاب، ص ۱۰۲، ۱۳۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ گانا اور آلات موسیقی ائمہ اربعہ کی نظر میں

① امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

امام ابو بکر طرطوشی رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی موسیقی کے بارے میں وہی رائے نقل کی ہے، جس کا ذکر امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اغاثة اللهفان (۲۹۴/۱) میں کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے موسیقی کو ناپسند کیا، بلکہ اسے گناہوں میں شمار کیا ہے۔ ❶

اور یہی مذہب اہل کوفہ کا ہے جن میں سفیان، حماد، ابراہیم، الشعبی رحمہ اللہ اور دیگر علماء شامل ہیں اور اسی طرح ہم نہیں جانتے کہ اہل بصرہ کے علماء کے مابین اس رائے میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہو۔

میں (ابن قیم) کہتا ہوں کہ اس سلسلے میں امام ابو حنیفہ کا مذہب اور اقوال نہایت سخت ہیں، ان کے ساتھیوں نے بھی تمام لغویات کے حرام ہونے کی صراحت کی ہے، جیسے بانسری، باجہ، دف، حتی کہ لکڑیوں کو آپس میں ٹکرا کر آواز اور ساز پیدا کرنا۔ کیونکہ یہ اللہ کی نافرمانی اور فسق و فجور کا باعث ہے۔ ایسا کرنے والے شخص کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کا سماع خیر و بھلائی کے رستے سے ہٹا دیتا ہے، لہٰذا اس سے لذت حاصل کرنا کفر ہے۔

مزید فرماتے ہیں: ہر انسان پر واجب ہے کہ جب بھی کسی ایسی جگہ سے گزرے تو کوشش کرے کہ اسے نہ سن سکے۔

بلکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اگر کسی گھر سے گانے اور موسیقی کی آواز آ رہی ہو تو وہاں گھر والوں کی اجازت کے بغیر داخل ہو جاؤ اور گھر والوں کو اس عمل سے

---

❶ الدر المختار: ۲/ ۳۵۲، شرح کنز الحقائق: ٤/ ۱۲۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روکو، کیونکہ گناہ سے روکنا فرض ہے اگر لوگ اس گھر میں بغیر اجازت کے داخل ہونا جائز نہیں سمجھتے تو یہ ایسے ہی ہے جیسے وہ فرض کے بجالانے میں کوتاہی کے مرتکب ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب کا یہ بھی قول ہے کہ حاکم وقت کے لیے ضروری ہے کہ جب کسی گھر سے ایسی آوازیں سنے تو وہاں خود جائے، اگر وہ شخص اس عمل پر اصرار کرے تو اسے قید کر دے یا کوڑے مار کر سزا دے، اگر چاہے تو اس کو گھر سے بے دخل بھی کر سکتا ہے۔ ❶

② امام مالک رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ نے گانا سننے اور اس عمل سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے: ''جب کوئی آدمی لونڈی خریدے اور اسے بعد میں پتہ چلے کہ وہ گانے والی ہے، تو لازم ہے کہ اسے یہ کہہ کر واپس لوٹا دے کہ یہ عیب والی ہے۔''

اور جب ان سے گانے کے بارے میں سوال کیا گیا اور بتایا گیا کہ چند اہل مدینہ نے اس امر میں کچھ رخصت دی ہے تو فرمانے لگے: بے شک ہمارے نزدیک جو فاسق ہیں وہ ہی ایسا کرتے ہیں۔ ❷

③ امام شافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب القضاء (الام:٦/٢١٤) میں لکھتے ہیں: بے شک گانا لغو اور مکروہ امور میں سے ہے، بلکہ یہ تو باطل کے مشابہ ہے، جس کا جائز ہونا محال ہے۔ جو کثرت سے اس میں مشغول رہے، وہ کم عقل اور ناسمجھ ہے، جس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

شیخ ابو اسحاق فرماتے ہیں: حرام کاموں مثلاً گانا گانے، بانسری بجانے اور شراب اٹھا کر کہیں لے جانے سے کسی قسم کا روباری نفع حاصل کرنا درست نہیں ہے۔ (التنبیه)

---

❶ اغاثة اللهفان: ١/ ٢٩٥ .

❷ علل احمد: ١/ ٢٣٨، والامر بالمعروف و النهى عن المنكر للخلا ص ١٦٥، و تفسير القرطبي: ١٤/ ٥٥، امام غزالی، علوم الدین میں لکھتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ نے گانے سے منع کیا ہے اور یہ ہی تمام اہل مدینہ کا مذہب ہے، سوائے ابن سعد کے وہ تنہا اسکے خلاف رائے رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"المہذب" میں لکھتے ہیں: "ایسی چیزوں سے منافع لینا حرام ہے، کیونکہ یہ کام بذات خود حرام ہیں، اسی طرح مردار اور خون کا معاوضہ لینا بھی جائز نہیں۔

ان کے کلام سے درج ذیل باتیں اخذ ہوتی ہیں:

۱: صرف گانے سے نفع حاصل کرنا بھی حرام ہے۔

۲: ایسے امور سے کسی قسم کی اجرت لینا، یا دینا باطل ہے۔

۳: ان کے ذریعے مال حاصل کرنا اور کھانا دراصل باطل مال ہے، ایسے ہی جیسے مردار اور خون کا معاوضہ لینا باطل ہے۔

۴: کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ گانے سے متعلقہ کاموں میں اپنا مال خرچ کرے، کیونکہ یہ حرام ہے اور اس طریقہ سے اس کا مال حرام کام میں خرچ ہوگا۔ اور اس کا حرام ہونا ایسے ہی ہے جس طرح مردار اور خون کے حصول کی خاطر مال خرچ کرنا۔

۵: ساز، سارنگی حرام ہیں۔

پس جب بانسری وغیرہ کا ساز حرام ہے، حالانکہ وہ تو بہت ہلکے درجے کا آلہ ہے، تو دیگر آلات موسیقی جو اس سے کہیں بڑھ کر ہیں، جیسے ڈھول پر مارنے والی لکڑیاں، اور دو رخہ (یا یک رخہ ڈھول) وغیرہ تو ان کی حرمت کس قدر شدید ہوگی۔ چنانچہ جس شخص کو علم کا تھوڑا سا بھی حصہ ملا ہے اس کے شان شایان نہیں کہ وہ حرام کاموں میں کوئی گنجائش نکالے۔ اس معاملہ میں یہ کہنا ہی کافی ہے کہ یہ نافرمانوں کی پہچان اور شراب پینے والوں کا مشغلہ ہے۔

اسی طرح ابو زکریا نووی "روضہ" میں تحریر کرتے ہیں۔ ❶

"آلات موسیقی کے ساتھ گانا، جو کہ شرابی شخص کی پہچان ہے، جبکہ اس میں ڈھول، باجہ اور دیگر تمام آلات لہو و لعب کے ساتھ نفس میں ہیجان پیدا کرنے کا سامان بھی ہو تو یہ عمل اور اس سے کسی بھی قسم کا انتفاع اور سماع حرام ہے۔"

جبکہ گانے والی عورت کے بارے میں دو طرح کی رائے پائی جاتی ہے، اور صحیح رائے یہ

---

❶ روضہ الطالبین: ۱۱/ ۲۲۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس کی خرید وفروخت اور ہر طرح کا فائدہ حرام ہے۔ اگرچہ امام غزالی اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ❶

لیکن ان کا موقف درست نہیں اور ابوقاسم الدولعی ❷ نے تو گلوکارہ کی خرید وفروخت اور سماع کے حرام ہونے کے بارے میں کتاب بھی تحریر کی ہے۔

گانا سننے کی حرمت پر اجماع: ❸

ابوعمرو بن صلاح نے اس سماع کی حرمت پر اجماع نقل کیا ہے جس میں دف، گانے والی عورت (گلوکارہ) اور گانا سب اکٹھے ہو جائیں۔ وہ اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں:

جہاں تک سماع کے حلال یا حرام ہونے کا تعلق ہے تو یہ بات جان لینی چاہیے کہ دف، مغنیہ اور گانا جب ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو یہ حرام ہیں، اس پر تمام مذاہب کے ائمہ کرام اور دیگر مسلمان علماء کا اتفاق ہے۔ ان میں سے کسی ایک سے بھی اس اجماع کے خلاف کوئی قول منقول نہیں ہے کہ کسی نے اسے مباح سمجھا ہو۔

ہاں، بعض شافعیوں سے ایسے اقوال ملتے ہیں کہ انہوں نے تنہا مغنیہ یا صرف دف کو جائز قرار دیا ہے۔ اس لیے ہو سکتا ہے کہ جو شخص حق کا متلاشی نہ ہو اور نہ ہی اس میں رغبت رکھتا ہو تو وہ اس اختلافی بات کو بنیاد بنا کر عقیدہ بنا لے، لیکن یاد رہے اس پر اجماع ہرگز نہیں، کیونکہ یہ سب لغو اور لایعنی کام ہیں اور ایسا کرنے والا یقیناً اس وہم کو یقین کامل سمجھ بیٹھتا ہے جس کے خلاف شرع وعقل میں کثیر دلائل موجود ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہر معاملہ میں کسی بھی اختلاف کرنے والے کی ہر بات کو قابل غور نہیں سمجھا جاتا اور نہ اس پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ جو شخص بھی اس بات کے پیچھے پڑے گا جس میں علماء کا اختلاف ہے یا کسی ناجائز رخصت کا

---

❶ احیاء علوم الدین: ۲/ ۲۷۲.

❷ شیخ امام العالم، مفتی اور خطیب دمشق تھے، پورا نام عبدالملک بن زید بن یاسین بن زید بن قائد الشافعی ہے۔ ۹۱ سال کی عمر میں ۵۹۸ھ کو وفات پائی۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء: ۲۱/ ۳۵۰۔

❸ فتاویٰ ابن صلاح: ۲/ ۴۹۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیدوار ہو گا تو ایسے اقوال اسے دین سے دور کر دیں گے، یا کم از کم اسے لادینیت کے قریب ضرور لے جائیں گے۔

وہ مزید لکھتے ہیں: کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ سماع اللہ کے قرب اور اطاعت کا ذریعہ بنتے ہیں تو یہ اقوال مسلمانوں کے اجماع کے خلاف ہیں۔ اور جو بات مسلمانوں کے اجماع کے خلاف ہو، اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان صادق آتا ہے:

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

(النساء : ۱۱۵)

”اور جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت واضح ہو چکی اور جو شخص مومنین کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ تلاش کرے، تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر وہ پھرنا چاہتا ہے اور اسے جہنم میں داخل کر دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔“

اب اگر ان دو جماعتوں کے بارے میں بات کی جائے، تو ان کے موقف کے خلاف دلائل کثیرہ یقیناً طول پکڑ لیں گے: ایک تو وہ گروہ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو اللہ کا قرب ان طریقوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں جو انہیں مزید اللہ سے دور کر دیتے ہیں۔ یہ دونوں گروہ اسلام کے لیے بہت بڑی آفت ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ سے متواتر منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے بغداد میں ایسی چیز دیکھی جسے بے دین لوگوں نے ایجاد کیا تھا وہ اسے ”تغبیر“ کا نام دیا کرتے تھے اور اس کے ذریعے سے لوگوں کو قرآن سے روکتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے ”تغبیر“ کو لادین اور اسلام سے لاتعلق لوگوں کا مشغلہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس طریقہ سے وہ قرآن سے دور کرتے ہیں، حالانکہ ”تغبیر“ ایسے اشعار کا نام ہے جس میں دنیا سے بے رغبتی پر ابھارا جاتا ہے اور ان اشعار کو پڑھتے وقت شاعر یا گانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا ایک مخصوص طرز کی چھڑی اپنے چہرے اور تالو کے ساتھ لگاتا ہے تاکہ آواز میں "سر" اور "لے" پیدا کر سکے۔ تو پھر ان کثیر اشعار کا انجام کیا ہوگا جو اتنی تعداد میں ہیں کہ جیسے سمندر کی جھاگ اور ان میں ہر طرح سے دین کو فاسد کرنے کا سامان، بلکہ بے حیائی کے تمام لوازمات پائے جاتے ہیں۔ پس اللہ ہی ایسے شخص سے دین کو محفوظ رکھ سکتا ہے جو علم والا ہونے کے باوجود فتنہ میں مبتلا ہو جائے یا پھر عبادت گزر ہونے کے باوجود جہالت میں پڑا رہے۔

اسی لیے تو عظیم محدث سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

"ایسے عالم کے فتنہ سے بچو جو گناہ گار ہے، اور ایسے عابد سے دور رہو جو جاہل ہے، کیونکہ ان دونوں کا فتنہ ہر فتنے کی جڑ ہے۔"

پس جو بھی شخص امت میں داخل ہونے والے موسیقی کے زہر کے بارے میں نرمی یا مداہنت کا پہلو تلاش کرتا ہے تو گویا وہ ان دو میں سے کسی ایک کے فتنہ کا شکار ہو چکا ہے۔

③ امام احمد رحمہ اللہ:

امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے ابا جان سے موسیقی کے بارے میں سوال کیا تو فرمانے لگے: اس سے تو دل میں نفاق کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے، یہ بات مجھے اچھی نہ لگی، پھر انہوں نے امام مالک کا قول بیان کیا: بے شک موسیقی میں مگن ہونے والے ہمارے نزدیک فاسق ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں، سلمان تیمی کا قول ہے: اگر تم ہر عالم کی طرف سے دی گئی رخصت قبول کر لو گے یا ہر عالم کی لغزش کو بنیاد بناؤ گے تو تم میں ہر طرح کا شر جمع ہو جائے گا۔ اور انہوں نے موسیقی کے آلات وغیرہ کو توڑنے کا حکم دیا اور اس حکم پر دلائل بھی جمع کیے کہ جب وہ آلات ظاہراً کھلے عام پڑے ہوں اور کوئی انہیں توڑنے پر قادر ہو تو ضرور توڑ ڈالے۔ بلکہ انہوں نے تو ایک نص کی بناء پر ان آلات کو بھی توڑنے کا حکم دیا ہے کہ جو کسی جگہ چھپائے گئے ہیں اور کسی کو اس جگہ کا علم ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں کچھ یتیموں کے بارے میں پتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلا کہ انھیں ایک لونڈی ورثہ میں ملی ہے جو مغنیہ (گلوکارہ) ہے اور وہ اسے بیچنا چاہتے ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: اسے بیچتے وقت یہ کہنا کہ اس لونڈی میں کوئی ہنر یا گر نہیں ہے۔ تو وہ یتیم جو اس کے وارث تھے، کہنے گے: اگر یہ کہہ کر ہم فروخت کریں گے کہ یہ مغنیہ ہے تو ہمیں بیس ہزار (درہم یا دینار) ملیں گے اور اگر ہم نے کہہ دیا کہ یہ کوئی ہنر وغیرہ نہیں جانتی تو صرف دو ہزار ہی ملیں گے، تو امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے وہ کہہ کر ہی فروخت کرنا جو میں نے بتایا ہے۔

پس اگر مغنیہ کا گانا اور اس سے نفع لینا مباح ہوتا تو یتیم اس کے حقدار ضرور ہوتے اور محروم نہ رہتے۔ ❶

www.kitabosunnat.com

❶ اغاثه اللهفان لابن قیم:۱/ ۲۹۴۔ ۲۹۹۔ کچھ تبدیلی کے ساتھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

15 موسیقی اور گانا علمائے اسلام کی نظر میں

① امام ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ:

امام موصوف رحمہ اللہ کے اقوال ذکر کیے جا چکے ہیں کہ انہوں نے موسیقی کا سماع حرام قرار دیا ہے، اور اس پر علمائے کرام کا اجماع بھی بالتفصیل نقل کیا ہے۔ ❶

② شیخ الاسلام ابو عباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ نے وضاحت کی ہے کہ آلات لہو ولعب کے باطل ہونے پر علماء کا اتفاق ہے، اور ائمہ اربعہ بھی ان سے کسی قسم کی اجرت اور نفع وصول کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ شیخ الاسلام اس معاملہ میں ایک رافضی کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ائمہ اربعہ آلات موسیقی اور دیگر لہو ولعب کی تحریم پر متفق ہیں، بلکہ انہیں توڑ دینے کا حکم دیتے ہیں اور توڑ دینے کے حکم سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ان کا بنانا یا جمع کرنا درست ہے بلکہ انہیں بنانا بھی حرام ہے۔ ❷

③ امام فقیہ محدث محمد بن مفلح مقدسی رحمہ اللہ:

انہوں نے قاضی عیاض رحمہ اللہ سے موسیقی کو حلال قرار دینے والے کے کفر پر اجماع نقل کیا ہے۔ ❸

امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نکاح کے موقع پر دف بجانا مکروہ نہیں ہے۔ لیکن عام حالات میں ہر قسم کے لہو ولعب اور ایسے آلات مثلاً بانسری، ڈھول، ستار اور جھانجھروں کا استعمال حرام ہے۔ ❹

---

❶ فتاویٰ ابن صلاح: ۲/ ۴۹۸.

❷ منهاج السنة النبوية: ۳/ ۲۵٦، اور دیکھئے فتاویٰ شیخ الاسلام: ۳۰/ ۲۱۸.

❸ كتاب الفروع لابن مفلح و تصحيح الفروع: ۱۱/ ۳۴۹.

❹ الفروع لابن مفلح: ۸/ ۳۷٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ ابوطیب طاہر بن عبداللہ طبری رحمہ اللہ:

حافظ ابن فرج بن جوزی، عبداللہ طبری سے بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''گانا ایک مکروہ عمل ہے اور باطل کے مشابہ ہے، جو کوئی کثرت سے اس میں مشغول رہے، وہ بے وقوف ہے، اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔''

مزید لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ ''تغبیر'' کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام طبری رحمہ اللہ کا فرمان ہے: ''تمام عالم اسلام کے علماء کا گانے کی کراہت پر اجماع ہے، اور سب نے اس سے منع کیا ہے۔''❶

⑤ امام ابوبکر بن قیم جوزیہ رحمہ اللہ:

ابن قیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''تالیاں بجانا، سیٹیاں بجانا اور حرام آلات کے ساتھ گانا اور سماع دراصل اللہ کے دشمنوں کی چال اور گھات لگانے کی تدابیر ہیں، جن کے ذریعے شیطان ان لوگوں کا شکار کرتا ہے جن کے پاس علم، دین اور عقل کی کمی ہے اور وہ ان چیزوں کے ذریعے جاہل اور باطل کی طرف جھکنے والے شخص کو فریب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس سماع سے دلوں کو قرآن سے دور کرتا ہے جس کے نتیجے میں دل نافرمانی اور فسق پر جم جاتے ہیں۔ یہ شیطان کی تلاوت ہے، رحمٰن سے دور کرنے والا غلیظ پردہ ہے، لواطت اور زنا کی پھونک ہے۔ بے حیا مرد اور عورتیں اس کی آڑ میں اپنا مقصد پورا کرتے ہیں، ناپاک نفوس کو مکر و فریب بھلے معلوم ہوتے ہیں، اور باطل امور جائز و حق نظر آتے ہیں، جس کے نتیجہ میں نفس لازماً قرآن کو ترک کر دیتا ہے۔''

پھر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے:

تُلِیَ الْكِتَابُ فَاطْرَقُوْا لَا خِيفَةً ... لٰكِنَّهُ اَطْرَقَ سَاهٍ لَاهِي

وَاَتَی الْغِنَاءَ فَكَالْحَمِيْرِ تَنَاهَقُوْا ... وَاللّٰهِ مَارَقَصُوْا لِاَجْلِ اللّٰهِ

❶ حافظ ابو الفرج بن جوزی کی کتاب، تلبیس ابلیس ص ۲۰۵ اور دیکھئے مفصل الخطاب ص ۱۵۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَفٌّ وَّ مِزْمَارٌ وَّنَغْمَةُ شَادِنٍ — فَمَتٰی رَأَیْتَ عِبَادَةً بِمَلَاهِیْ

ثَقُلَ الْکِتَابُ عَلَیْهِمْ لَمَّا رَأَوْا — تَقْیِیْدَهٗ بِاَوَامِرٍ وَّ نَوَاهِیْ

سَمِعُوْا لَهٗ رَعْدًا اَوْ بَرْقًا اِذْ حَوٰی — زَجْرًا وَّ تَخْوِیْفًا لِفِعْلِ مَنَاهِیْ

وَرَاءُوْهُ اَعْظَمَ قَاطِعٍ لِلنَّفْسِ عَنْ — شَهَوَاتِهَا یَا ذِبْحُهَا الْمُتَنَاهِیْ

وَاَتَی السَّمَاعُ مُوَافِقًا اِعْرَاضَهَا — فَلِاَجْلِ ذَاكَ غَدَا عَظِیْمَ الْجَاهِ

اَیْنَ الْمُسَاعِدُ لِلْهَوٰی مِنْ قَاطِعٍ — اَسْبَابِهٖ عِنْدَ الْجُهُوْلِ السَّاهِیْ

اِنْ لَّمْ یَکُنْ خَمْرًا لِجُسُوْمِ فَاِنَّهٗ — خَمْرُ الْعُقُوْلِ مُمَاثِلٌ وَّ مُضَاهِیْ

فَانْظُرْ اِلَی النَّشْوَانِ عِنْدَ شَرَابِهٖ — وَانْظُرْ اِلَی النَّشْوَانِ عِنْدَ مَلَاهِیْ

وَانْظُرْ اِلٰی تَخْرِیْقِ ذَا اَثْوَابِهٖ — مِنْ بَعْدِ تَمْزِیْقِ الْفُؤَادِ اللَّاهِیْ

وَاحْکُمْ فَاَیُّ الْخَمْرَتَیْنِ اَحَقُّ — بِالتَّحْرِیْمِ وَالتَّأْثِیْمِ عِنْدَ اللّٰهِ

ترجمہ:

"جب اللہ کی کتاب (قرآن) کی تلاوت کی جاتی ہے، تو وہ لوگ اسے بھلا کر لاپروہی سے چھوڑ دیتے ہیں، حالانکہ اس میں سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

اور گانے سنتے وقت ان کی حالت یوں ہوتی ہے، جیسے گدھے چیخ رہے ہوں، اللہ کی قسم! وہ اللہ کے لیے تو رقص ہرگز نہیں کرتے۔

دف، بانسری، اور پرسوز آواز کے ساتھ نغمہ سرائی! ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ ان فضول چیزوں کے ساتھ عبادت کا حق ادا ہو۔

بلکہ کتاب اللہ کی تلاوت تو ان پر گراں گزرتی ہے، کیونکہ وہ اوامر ونواہی پر مشتمل ہے۔

انہیں تو یوں گمان گزرتا ہے جیسے باطل امور سے روکنا اور ڈانٹنا بجلی کی گرج اور چمک کی طرح خوفزدہ کرتا ہے۔

وہ سمجھتے ہیں کہ قرآن نفس کی مرغوبات کو سب سے بڑھ کر قطع کردینے والا ہے۔

ایسے شریر نفوس جب (موسیقی اور گانوں کی) محفل میں سماع کے لیے آتے ہیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت یہ چیزیں ہی ان کے مقاصد کی تکمیل کا سامان ہیں، پھر انہیں اسی میں عزت اور مرتبہ نظر آتا ہے۔

پس ایسے جاہل اور حق فراموش انسان کو تو قرآن سے بڑھ کر خواہشات کو قابو کرنے والی کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔

اگرچہ یہ رنگ وسرور کی محفل اور موسیقی ظاہراً شراب کی مانند نہیں ہے لیکن اس کے اثرات عقل پر چھا جاتے ہیں اور اسے بے کار کر دیتے ہیں۔

دیکھو! کس طرح شراب پینے والا نشے میں دھت ہے، کس طرح فضول کھیل تماشے میں مشغول اور حق سے غافل ہے۔

پھر دیکھو! کیسے ان بے کار کاموں اور کھیل کود میں مشغول رہنے والا اپنے کپڑوں کو پھاڑ دیتا ہے کیونکہ کثرت غفلت کے باعث اس کا دل پہلے ہی شق ہے۔

اب خود ہی فیصلہ کرو کہ شراب اور بے مقصد کھیل تماشے میں سے کون سی چیز حرمت اور گناہ کے لحاظ سے اللہ کے نزدیک زیادہ بری ہے، جبکہ یہ دونوں ہی عقل کو زائل کر دیتی ہیں۔"

اسی طرح ایک اور شاعر بھی کہتا ہے:

بَرِئْنَا اِلَی اللّٰهِ مِنْ مَّعْشَرٍ — لَهُمْ مَرَضٌ مِنْ سِمَاعِ الْغِنَآءِ
وَكَمْ قُلْتُ يَا قَوْمُ اَنْتُمْ عَلٰى — شَفَا جُرُفٍ مَّا بِهٖ مِنْ بِنَا
شَفَا جُرُفٍ تَحْتَهٗ هُوَّةٌ — اِلٰى دَرْكٍ كَمْ بِهٖ مِنْ غَنَا
وَتَكْرَارُ ذَا النُّصْحِ مِنَّا لَهُمْ — لِنُعْذَرَ فِيْهِمْ اِلٰى رَبِّنَا
فَلَمَّا اسْتَهَانُوْا بِتَنْبِيْهِنَا — رَجَعْنَا اِلَى اللّٰهِ فِيْ اَمْرِنَا
فَعِشْنَا عَلٰى سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى — وَمَاتُوْا عَلٰى تَنْتَنَا تَنْتَنَا

ترجمہ:

"ہم اللہ کے ہاں ایسے لوگوں سے اظہار برائت کرتے ہیں، جنہیں سماع کا مرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاحق ہے۔

میں نے کتنی ہی مرتبہ ان لوگوں کو نصیحت کی ہے کہ تم ایسے گڑھے کے کنارے ہو

کہ جسے تھامنے والی کوئی چیز نہیں۔

وہ (تباہی کا) ایسا گڑھا ہے کہ جس میں تہ بہ تہ ذلت کی گہرائیاں ہیں۔

اور ہم تو انہیں بار بار اس لیے نصیحت کیے دیتے ہیں تا کہ اپنے رب کے نزدیک

عذر خواہ ٹھہریں۔

لیکن جب وہ ہماری نصیحتوں کو قابل التفات ہی نہیں سمجھتے تو پھر ہم اپنے

معاملات میں اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

پس ہم تو محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق زندگی گزارتے ہیں، جبکہ وہ (جو

رقص و سرور کے دلدادہ ہیں) مقصد سے دور بے یار و مددگار ہو کر مرتے ہیں۔"

اسلام کے حقیقی معاونین اور ائمہ ہدایت ہمیشہ سے ان حقائق کا پرچار بانگ دہل چہار دانگ عالم میں کرتے رہے ہیں کہ ایسے گمراہ کن رستوں سے بچا جائے اور ہر معاملہ میں امت کا ہر گروہ صرف قرآن و سنت سے ہی راہنمائی حاصل کرے اور ان فرامین پر اکتفاء کرے جن کی بنیاد کتاب اللہ اور حدیث رسول ﷺ ہے۔ [1]

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جہاں تک اجنبی عورت یا مرد سے موسیقی کے سماع کا تعلق ہے تو یہ عظیم محرمات میں سے ہے جن کی وجہ سے دین لازماً فاسد ہو جاتا ہے۔ [2]

⑥ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ:

امام موصوف کا فرمان ہے کہ کتاب اللہ اور سنت سے ماخوذ دلائل گانے اور بے مقصد کھیل تماشے کو حرام قرار دیتے ہیں اور ان کے برے انجام سے خوفزدہ کرتے ہیں۔ [3]

---

[1] اغاثة اللهفان لابن قيم: ١/ ٢٩٣.

[2] حوالہ سابق۔

[3] ابن باز رحمہ اللہ کے فرامین جوان کے فتاویٰ کے مجموعہ میں موجود ہیں ۲۱/ ۱۰۷۔۱۴۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں:

''میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ایک مشہور رسالہ میں ابوتراب ظاہری کا مضمون شائع ہوا ہے، جس کا عنوان ہے، ''کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم گانے اور آلات موسیقی کے استعمال اور ان کے سماع کو حرام قرار نہیں دیتیں۔'' مضمون دیکھ کر میں سوچ میں پڑ گیا کہ کس طرح اس نے احادیث و آثار کو اپنے موقف کے حق میں پیش کیا ہے، اور کیسے گانے اور اس کے لوازمات کو حلال قرار دے دیا ہے۔ اس نے اپنے امام محمد بن حزم ظاہری کی پیروی میں اس جرأت کا مظاہرہ بھی کیا کہ حدیث میں آلات موسیقی کی حرمت کو ضعیف کہا ہے۔ مستزاد یہ کہ اس سے بھی قبیح لغزش جو صاحب مضمون سے سرزد ہوئی وہ یہ ہے کہ اس نے اس معاملہ میں تمام احادیث کو موضوع قرار دے دیا ہے۔ میں تو تعجب میں مبتلا ہوں کہ کثیر تعداد میں تمام آلات موسیقی، اور لہو ولعب کے سامان کو باطل قرار دینے والی متواتر احادیث، قرآنی آیات اور سلف صالحین رحمہم اللہ کے فرامین وارد ہوئے ہیں، انہیں کیسے نظر انداز کر کے گانے کو حلال کہہ دیا؟ پس ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی کے طلبگار ہیں کہ اس کے بارے میں بغیر علم کے کوئی بات کہیں، یا بلا دلیل اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کہہ دیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ تمام قدیم اہل علم نے ابومحمد ابن حزم ظاہری کی اس جرأت پر نہ صرف اس کا انکار کیا بلکہ اس عمل کو معیوب سمجھ کر بڑی تحقیق سے اس کے دعویٰ کی مخالفت بھی کی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تو اس بات سے ڈرایا اور خوف دلایا ہے کہ اس کے بارہ میں بغیر علم کے کوئی بات کہی جائے، یا لوگ بلا دلیل اس کی حلال یا حرام کردہ چیزوں کی حیثیت بدلنے کی کوشش کریں۔ [1]

امام صاحب رحمہ اللہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ گیت، نغمے اور ایسی دیگر لغویات کا سماع حرام ہے، کیونکہ ان سے بہت سے گناہوں اور فتنوں کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ سننے والا بے حیائی، زنا، لواطت، فحاشی، اور دیگر برائیوں مثلاً شراب نوشی، جوئے

[1] مجموع فتاویٰ ابن باز: ۲۱/ ۱۰۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور برے لوگوں کی صحبت کی طرف مائل ہو جاتا ہے، بلکہ بعض حالات میں تو کفر و شرک کا ارتکاب بھی کر بیٹھتا ہے۔ ❶

⑦ علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ کا فرمان ہے: آلات موسیقی سے مکمل طور پر بچا جائے یا کیونکہ یہ یقیناً فضول اور بے مقصد مصروفیت ہے جیسے سارنگی، پیانو وغیرہ۔ ان کا کوئی بھی نام ہو یا کوئی بھی شکل ہو، ہر قسم حرام ہے۔ اس وقت ان کی حرمت اور ان کے استعمال سے گناہ کی شدت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ساتھ میں خوبصورت آواز میں گناہ کے جذبات کو اشتعال دلانے والے نغمے اور گیت بھی شامل ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ﴾ (لقمان : ٦)

"اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں، کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی گانے کے برے انجام سے ڈرایا ہے، اور اس کا ذکر زنا جیسے قبیح فعل کے ساتھ کیا ہے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ ہے:

((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ)) ❷

"میری امت میں ضرور ایسے لوگ آئیں گے جو زنا، ریشمی لباس، شراب اور گانے بجانے آلات کو حلال قرار دے لیں گے۔"

یعنی کھلے عام یوں زنا کریں گے گویا یہ حلال ہے اور ہمارے زمانہ میں تو یہ ہو رہا ہے،

---

❶ مجموع فتاوی ابن باز: ٢١/ ١٤٩۔ ١٥٠.

❷ رواہ البخاری برقم: ٥٥٩٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح کتنے ہی لوگ گانے بجانے کے آلات استعمال کرتے ہیں اور یوں بے خوف وخطر موسیقی کا سماع کرتے ہیں جیسے جائز اور مباح عمل ہو۔ دراصل یہ سب اسلام کے دشمنوں کی چالیں ہیں، جنہیں انہوں نے مسلمانوں کے خلاف استعمال کر کے خوب کامیابی حاصل کی ہے، اور انہیں اللہ کے ذکر اور دین و دنیا کے اہم کاموں سے غافل کر دیا بلکہ روک دیا ہے۔ تبھی تو مسلمانوں کی کثیر تعداد اپنے ان اوقات میں گانے سننے، سنانے اور موسیقی میں مصروف رہتی ہے جو قیمتی وقت انہیں قرأت و تلاوت قرآن، احادیث سننے اور اہل علم کے شریعت سکھانے والے بیانات سننے میں صرف کرنا چاہیے تھا۔ ❶

❶ مجموعہ فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین: ۲۰/ ۲۵۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 4

گلوکاروں اور موسیقی میں مگن رہنے والوں کے لیے سخت وعید

کتاب وسنت کے واضح احکام میں گانے والوں اور دیگر لہو ولعب اور آلات موسیقی استعمال کرنے والوں کے لیے سخت وعید سنائی گئی ہے، یہ وعید اور تخویف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ چیزیں حرام ہیں، بلکہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہیں۔ کیونکہ اہل سنت کے نزدیک ہر وہ عمل کبیرہ گناہ ہے جس کی پاداش میں دنیا میں حد لاگو ہو یا عذاب کی وعید ہو اس پر لعنت کی گئی ہو یا اس کے ایمان کی نفی کی گئی ہو یا جہنم میں داخل ہونے یا ایسی ہی سزا سنائی گئی ہو۔ چنانچہ بے مقصد لہو ولعب میں مشغول رہنے والوں کے لیے بھی ایسے ہی سخت الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْۤ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ﴾ (لقمان: ٦-٧)

”اور لوگوں میں بعض ایسے ہیں جو لغو باتوں کو خریدتے ہیں، تاکہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔ اور جب اس کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتا اور اس طرح منہ پھیرتا ہے، گویا اس نے سنا ہی نہیں، گویا اس کے دونوں کانوں پر بوجھ ہے۔ آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ ، وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ)) ❶

''دو آوازیں ایسی ہیں کہ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کی گئی ہے، نعمت ملنے پر سر اور ساز کی آواز اور مصیبت پر نوحہ کرنے کی آواز۔''

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَشْرَبَنَّ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا ، يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ)) ❷

''میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہوں گے جو شراب کا نام بدل لیں گے اور شراب پئیں گے۔ ان کے پاس گانے کے آلات بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گانے گائیں گی۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دیں گے اور انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔''

ابن حجر ہیثمی لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کی چار سو سے کچھ زائد اقسام ہیں، جن میں گٹار بجانا (یہ موجودہ شکل ہے، قدیم زمانہ میں کمان کی صورت میں تانت کھینچ کر لگاتے اور گانے کا ایک آلہ تیار کرتے تھے۔ مترجم) اور سننا، بانسری یا سارنگی بجانا اور سننا اور ڈھول پیٹنا اور سننا بھی شامل ہیں۔ ❸ ایسی ہی مزید نصوص سے ثابت ہوتا ہے کہ نغمے اور ساز بجانا یا سننا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔ ❹

---

❶ مسند البزار: ٢/ ٣٦٣، ١٣ . ❷ ابن ماجه، ح: ٤٠٢٠ .

❸ كتاب الزواجر لابن حجر هيثمي: ٢/ ٣٦٣ .

❹ دیکھیے فصل الخطاب فی الرد علی ابی تراب، محمود بن عبد الله التویجری ص ٨٠-٩١ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

باب 5

گانوں اور آلاتِ موسیقی کے نام

نصوصِ شرعیہ میں شیطانی سماع کے جو نام وارد ہوئے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سراسر قرآن اور دیگر بھلائی کی باتوں کے مخالف ہیں۔ ان اشیاء کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) اَللَّهْوُ اور لَهْوَ الْحَدِيْثِ:...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾ (لقمان: ٦)

"اور لوگوں میں بعض ایسے ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بغیر علم کے روک سکیں اور اسے ہنسی بنائیں ان لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔"

اور ہم ذکر کر چکے ہیں کہ "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" سے مراد گانا ہے۔

(۲) اَلزُّوْرُ اور اَللَّغْوُ:...... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝﴾

(الفرقان: ٧٢)

"اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو باعزت گزر جاتے ہیں۔"

(۳) اَلْبَاطِلُ:...... جب کہ گانا باطل میں شامل ہے، کیونکہ یہ حق کی ضد ہے۔ باطل کے حق کی ضد ہونے کا مطلب ہے کہ یہ معدوم ہے، اس کا وجود ہی نہیں یا وجود تو ہے، لیکن نقصان پہنچانے والا ہے اور نفع بہت ہی کم ہے۔ پس باطل کی وہ قسم جس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ امام موحد اس کے بارے میں کہتے ہیں: اللہ کے سوا ہر معبود باطل ہے، اور جس باطل کا وجود ہے تو وہ جادو، کفر، گانا اور لغویات کا سماع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مقصود یہ ہے کہ باطل کو دو قسمیں ہیں: ایک وہ جس کا کوئی وجود نہیں، اگرچہ لوگ اس کا دعویٰ بھی کریں، جیسے کوئی کہے کہ اللہ کا کوئی شریک بھی ہے تو ایسے باطل کی کوئی حقیقت اور وجود نہیں، کیونکہ اللہ کا شریک ہے ہی نہیں، چاہے لوگ دعویٰ کرتے رہیں۔ اور دوسری قسم وہ ہے کہ جس کا وجود تو ہے جیسے اللہ کی نافرمانی کے کام، لیکن ان کا نقصان دنیا و آخرت دونوں میں ہوتا ہے۔ ❶

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴾

(الاسراء:۸۱)

''کہہ دو کہ حق آچکا اور باطل نابود ہوا، اور باطل تو ہے ہی نابود ہونے والا۔''

ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور گانے کے متعلق سوال کیا کہ یہ حلال ہے یا حرام؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے کہ جب حق و باطل دونوں قیامت کے دن پیش ہوں گے، تب گانے کا مقام کس کے ساتھ ہوگا؟ اس آدمی نے جواب دیا: وہ تو باطل کے ساتھ ہوگا، تب آپ نے فرمایا: جاؤ! تم نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دے دیا ہے۔ ❷

(۴) اَلْمُکَآءُ وَالتَّصْدِیَه (تالیاں اور سیٹیاں بجانا)...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَآءً وَتَصْدِيَةً ۚ﴾ (الانفال : ۳۵)

''اور مشرکین کی نماز بیت اللہ میں سیٹیوں اور تالیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔''

(۵) رُقْيَةُ الزِّنَا:...... فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اَلْغِنَآءُ رُقْيَةُ الزِّنَا''

''گانا، زنا کا دم ہے۔''

---

❶ تقریره علی اغاثة اللهان لابن القیم: ۱/ ۳٦٦.

❷ اغاثة اللهفان لابن للقیم:۱/ ۳۱۳.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور یزید بن ولید کا کہنا ہے کہ: اَلْغِنَاءُ دَاعِيَةُ الزِّنَا گانا زنا کی دعوت دیتا ہے۔ ❶

(۶) اَلْغِنَآءُ:...... یہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

"اَلْغِنَآءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَآءُ الزَّرْعَ"

"گانا اس طرح دل میں نفاق کی نشوونما کرتا ہے، جس طرح پانی سے کھیتی پرورش پاتی ہے۔"

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: گانے سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے، لہٰذا میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ ❷

(۷) اَلْغِنَآءُ قُرْآنُ الشَّيْطَانِ:...... (گانا شیطان کی تلاوت ہے) یہ قول بہت سے تابعین سے مروی ہے اور امام ابن قیم رحمہ اللہ بھی کہتے ہیں کہ بانسری کی آواز دراصل برائی کی طرف دعوت دینے والی ہے، اس لیے یہ کہنا غلط نہیں کہ ایسے شیطان صفت شخص کی تلاوت، گانے ہی کی شکل میں ہوتی ہے اور نماز، رقص یعنی سیٹیوں اور تالیوں پر مشتمل ہے۔ پھر ایسی نماز کا موذن، امام اور مامون بھی لازمی ہوتے ہیں۔ لہٰذا موذن تو بانسری اور سارنگی ہے گانے والا امام اور مامون یعنی نماز ادا کرنے والے وہ لوگ ہیں جو ایسی جگہ حاضر ہیں۔ ❸

(۸) اَلْغِنَاءُ الصَّوْتُ الْاَحْمَقُ وَالصَّوْتُ الْفَاجِرُ: ......اس کی دلیل پیش کی جا چکی ہے کہ گانے کی آواز احمق اور فاجر شخص کی آواز ہے۔

(۹) اَلْغِنَاءُ صَوْتُ الشَّيْطَانِ:...... (گانا، شیطان کی آواز ہے) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ﴾ (الاسراء: ٦٤)

"تو جس پر قدرت پائے اسے اپنی آواز کے ذریعے بہکا لے۔"

یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ شیطان کی آواز دراصل گانا ہے۔

---

❶ اغاثة للهفان: ١/ ٣١٦. ❷ اغاثة اللهفان: ١/ ٣١٦.

❸ اغاثة اللهفان: ١/ ٣٢٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) اَلْغِنَاءُ مَزْمُوْرُ الشَّيْطَانِ:...... (گانا، شیطان کا خاص آلہ ہے) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گانے کو شیطان کی بانسری کا نام دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی نفی نہیں فرمائی۔ ❶

(۱۱) السُّمُود:...... گانے کو عربی لغت میں "اَلسَّمُوْدُ" بھی کہا جاتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ۝ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝﴾ (النجم: ۵۹۔۶۱)

"کیا پس تم اس بات (قرآن) سے تعجب کرتے ہوئے اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھیل رہے ہو؟"

"سمود" کی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمنی لغت میں کہا جاتا ہے، "اِسْمِدِیْ لَنَا" یعنی ہمارے لیے گانا گاؤ، سناؤ۔ اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ ❷

عکرمہ کہتے ہیں کہ مشرکین جب قرآن سنتے تو گانے لگتے، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ ❸

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان گھٹیا اور قبیح چیزوں کا تذکرہ اور نام اگر کلام اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم میں مذکور ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو پتہ چل جائے کہ کس عمل میں کامیابی ہے اور کس کا حاصل صرف رسوائی ہے۔

فَدَعْ صَاحِبَ الْمِزْمَارِ وَالدُّفِّ وَالْغِنَا ... وَمَا اخْتَارَهُ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ مَذْهَبًا
وَدَعْهُ يَعِشْ فِىْ غَيِّهٖ وَ ضَلَالِهٖ ... عَلٰى تَاتَنَا يَحْيَا وَيُبْعَثُ اَشْيَبَا
وَفِىْ تَنْتِنَا يَوْمَ الْمَعَادِ نَجَاتُهٗ ... اِلَى الْجَنَّةِ الْحَمْرَآءِ يُدْعٰى مُقَرَّبًا
سَيَعْلَمُ يَوْمَ الْعَرْضِ اَىَّ بِضَاعَةٍ ... اَضَاعَ وَعِنْدَ الْوَزْنِ مَا خَفَّ اَوْرَبَا

❶ متفق علیه، البخاری برقم: ۹۴۹ و مسلم، ح ۸۹۲.

❷ جامع البیان: ۲۲/ ۵۶۰.

❸ اغاثة اللهفان: ۱/ ۳۳۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَعْلَمُ مَا قَدْ كَانَ فِيهِ حَيَاتُهُ إِذَا حَصَلَتْ أَعْمَالُهُ كُلُّهَا هَبَا
وَدَعَاهُ الْهُدٰى وَالْغَيُّ مَنْ ذَا يُجِيبُهُ فَقَالَ لِدَاعِي الْغَيِّ، أَهْلًا وَّ مَرْحَبَا
وَأَعْرَضَ عَنْ دَاعِي الْهُدٰى قَائِلًا لَهُ هَوَايَ إِلٰى صَوْتِ الْمَعَازِفِ قَدْ صَبَا
يَرَاعٌ وَّدُفٌّ بِالصُّنُوجِ وَّشَاهِدٍ وَصَوْتُ مُغْنٍ صَوْتُهُ يَقْبِضُ الظِّبَا
إِذَا مَا تَغَنّٰى فَالظِّبَاءُ تُجِيبُهُ إِلٰى أَنْ تَرَاهَا حَوْلَهُ تُشْبِهُ الذُّبَا
فَمَا شِئْتَ مِنْ صَيْدٍ بِغَيْرِ تَطَارُدٍ وَوَصْلُ حَبِيْبٍ كَانَ بِالْهَجْرِ عَذَبَا
فَيَا آمِرِيْ بِالرُّشْدِ لَوْ كُنْتَ حَاضِرًا لَكَانَ تَوَالِي اللَّهْوِ عَنْدَكَ أَقْرَبَا ❶

”تم گانے بجانے کے تمام لوازم کو ترک کر دو اور اس شخص سے الگ رہو جس نے ان چیزوں میں مشغول ہو کر اللہ کی اطاعت سے منہ موڑ رکھا ہے۔

اسے چھوڑ دو کہ وہ گمراہی اور تباہی میں زندگی گزارتا رہے اور قیامت کے دن بھی بدحال ہی اٹھایا جائے گا۔

حالانکہ ان لغویات سے دور رہنے میں ہی قیامت کے دن اس کی نجات ہے، پھر اس کا ٹھکانہ جنت ہوتا اور وہ اللہ کا مقرب بن کر پکارا جاتا۔

اب جلد ہی وہ جان لے گا کہ قیامت کے دن وہ کس قدر خسارے میں ہوتا ہے اور کون سا سودا منافع بخش ہے یا کس عمل سے ترازو وزنی ہو گا۔

اسے پتہ چل جائے گا کہ اس کی زندگی کیسے کھیل میں گزری پھر وہ دیکھے گا کہ اس کے تو سارے عمل ہی بے وزن ذروں کی مانند بکھرے پڑے ہیں۔

دیکھو! اسے ہدایت اور گمراہی دونوں پکارتے ہیں، چنانچہ گمراہی کی طرف پکارنے والے کو جواب دیتا ہے: مرحبا! مرحبا!

پھر ہدایت کی راہ دکھانے والے سے کہتا ہے کہ میری خواہشات تو گیت کی آواز کی طرف جھکی جاتی ہیں۔

❶ اغاثة اللهفان: ۱/ ۳۰۶۔ ۳۰۷ کچھ تبدیلی کے ساتھ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سارنگی، دف اور جھانجھروں کے ساتھ جب گانے والا نغمہ سرائی کرتا ہے تو جنگل سے ہرن بھی اس کی آواز پر کھنچے چلے آتے ہیں۔

اور تم دیکھو کہ گیت کی آواز اس قدر سریلی ہے کہ ہرن یوں بیٹھ جاتے ہیں جیسے گانے والے کے گرد بے جان چیزیں پڑی ہیں۔

اب اگر بغیر کوشش کے ہی شکار دام میں آجائے اور محبوب کا وصل، ہجر کے بغیر نصیب ہو تو کیا ہی لطف ہے!

پس اے ہدایت پہ چلنے کا حکم دینے والے! اگر تو بھی اس محفل میں حاضر ہو تو تجھے بھی یہ چیزیں مرغوب ہو جائیں گی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 6

گانے کے نقصانات

گانے کے بہت سے ظاہری اور باطنی نقصانات ہیں، جو قرآن، سنت رسول ﷺ، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین اور اہل علم کے اقوال میں بڑی وضاحت سے ذکر ہوئے ہیں۔ چند مفاسد وخطرات کا تذکرہ اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

۱: گانے اور اس کے تمام لوازمات، کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتے ہیں، اور اس میں شک نہیں کہ صرف کامل مومن ہی دنیا و آخرت میں تباہی سے بچنے کے لیے ان کبائر سے دور رہتا ہے۔

۲: موسیقی دل میں نفاق کو جنم دیتی ہے، جیسے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، جسے ہم نقل کر چکے ہیں۔

۳: موسیقی صرف فاسقوں کا مشغلہ ہی ہو سکتا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے: ''بے شک ہمارے نزدیک جو فاسق ہیں وہی اس میں مشغول رہتے ہیں۔ ❶

۴: گانا اور موسیقی جیسے دوسرے لغو کاموں کی ابتداء شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، اور انتہاء میں اللہ کے غصہ کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس شخص کو نصیحت کی جو اپنی اولاد کو مؤدب اور پاکباز بنانا چاہتا ہے: ''تمہاری اولاد کی تربیت میں یہ بات شامل ہو کہ وہ بے مقصد لہو ولعب سے نفرت کریں، کیونکہ ایسے کاموں کی ابتداء شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور انجام کار اللہ کا غضب ہی حصہ میں آتا ہے۔'' ❷

۵: ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: گانا، دل کو خراب کر دیتا ہے اور رب کی ناراضگی کو دعوت

❶ اغاثة اللهفان: ١/ ٣٤٧.
❷ اغاثه للهفان: ١/ ٣٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے۔ ❶

٦: گانے کی محبت قرآن سے دور کر دیتی ہے، کیونکہ گانا شیطان کی وحی اور کلام ہے، پس شیطان کی محبت اور اللہ کی وحی کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ ❷

امام ابن قیم رحمہ اللہ ''الکافیہ الشافیہ'' میں لکھتے ہیں:

حُبُّ الْكِتَابِ وَ حُبُّ أَلْحَانِ الْغِنَاءِ — فِي قَلْبِ عَبْدٍ لَيْسَ يَجْتَمِعَانِ
ثَقُلَ الْكِتَابُ عَلَيْهِمْ لَمَّا رَاَوْا — تَقْيِيْدَهُ بِشَرَائِعِ الْإِيْمَانِ
وَاللَّهْوُ خَفَّ عَلَيْهِمْ لَمَّا رَاَوْا — مَا فِيْهِ مِنْ طَرَبٍ وَمِنْ أَلْحَانِ
قُوْتُ النُّفُوْسِ وَإِنَّمَا الْقُرْآنُ قُوْ — تُ الْقَلْبِ اَنّٰى يَسْتَوِي الْقُوْتَانِ
وَلِذَا تَرَاهُ حَظُّ ذَوِي النُّقْصَانِ — وَالْجُهَّالِ وَالصِّبْيَانِ وَالنِّسْوَانِ
وَأَلَذُّهُمْ فِيْهِ أَقَلُّهُمْ مِنَ الْعَقْلِ — وَالصَّحِيْحُ فَسَلْ أَخَا الْعِرْفَانِ
بِالَذَّةِ الْفُسَّاقِ لَيْسَتْ كَلَذَّةِ — الْأَبْرَارِ فِي عَقْلٍ وَّ قُرْآنٍ ❸

''کتاب اللہ اور گانے کی محبت کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔
گانے سے محبت کرنے والوں کو کتاب اللہ بہت گراں محسوس ہوتی ہے، جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ اس میں شریعت نے بہت سی حدیں مقرر کر رکھی ہیں۔
اور جب وہ گانے کی طرف دیکھتے ہیں تو یہ انہیں بہت آسان اور اچھا معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس میں ساز اور سرور ہوتا ہے۔
وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے نفس کو قوت مہیا ہوتی ہے، حالانکہ دلوں کی طاقت اور قوت تو قرآن میں ہے، پھر یہ دونوں برابر کس طرح ہوسکتی ہیں؟
اسی وجہ سے جب تم غور کرو تو موسیقی میں مشغول لوگوں کو نہایت خسارے، جہالت اور نسیان میں گم پاؤ گے۔

---

❶ اغاثه اللهفان: ١/ ٢٥٠.
❷ حواله السابق: ١/ ٣٢٠.
❸ الشافية الكافية لابن القيم، ص:٢/ ٨٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس مشغولیت میں وہ شخص ہی سب سے بڑھ کر لذت محسوس کرتا ہے، جو نہایت کم عقل ہے، جبکہ سلیم العقل انسان تو ایسی جگہ سے دور رہنا ہی پسند کرتا ہے۔

افسوس! فاسقوں کی یہ لذت اس حلاوت کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتی، جو وہ قرآن کی تلاوت میں محسوس کرتے ہیں۔''

۷: گانے سے اللہ کے شکر کی توفیق نہیں ملتی، کیونکہ بندہ جب مشاہدہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بے شمار ظاہری، باطنی، دینی اور دنیاوی نعمتیں عطا کی ہیں تو اس پر واجب ہوتا ہے کہ اللہ کا شکر بجا لائے لیکن پر سوز نغمے سن کر اور خرافات میں مگن ہو کر وہ شکر کی بجائے ناشکری کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

۸: ایسے کاموں سے شیاطین کی قربت حاصل ہوتی ہے، کیونکہ شیاطین گانے والوں اور گانا سننے والوں کا ساتھی بن جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس جگہ سے ملائکہ دور ہی رہتے ہیں۔ جیسے کہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ذکر کر چکے ہیں۔

۹: گانا، زنا کی جھاڑ پھونک ہے، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے یہی فرمایا تھا۔ یزید بن ولید سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے ناصحانہ گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

''اے بنو امیہ! تم گانے سے پرہیز کرنا کیونکہ یہ حیا ختم کر دیتا ہے اور شہوت میں مبتلا کر دیتا ہے، جس کی زیادتی سے مروت رخصت ہو جاتی ہے۔ یقیناً گانا شراب کا عادی بنا دیتا ہے کیونکہ اس کا نشہ، شراب کے نشہ کی مانند چھا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی اس سے باز رہ ہی نہیں سکتا تو کم از کم ایسی صورت میں عورتوں سے دور رہو کیونکہ گانا، زنا کو دعوت دیتا ہے۔'' [1]

۱۰: اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر غیرت مند انسان خود بھی گانے سے بچتا ہے اور اپنے گھر والوں کو بھی ان قبائح سے دور رکھتا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے وہ دیگر معیوب حرکات پر سرزنش کرتا رہتا ہے اور جو کوئی اپنے گھر والوں کے لیے گانے یا اس کے سماع کی راہ

[1] شعب الایمان للبیهقي: ۷/ ۱۱۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہموار کرتا ہے تو وہ جان لے کہ وہ کس قدر گناہ کا مستحق ہے۔

اور عقلمندوں کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ کوئی گناہ پر آمادہ شخص جب عورت کو اپنی طرف مائل کرنے میں ناکام رہتا ہے تو وہ گانے کا حربہ استعمال کرتا ہے جس سے متاثر ہو کر عورت اکثر نرم پڑ ہی جاتی ہے۔

دوسری طرف یہ حقیقت بھی عیاں ہے کہ عورت عموماً کسی بھی آواز سے جلدی متاثر ہوتی ہے اور پھر جب آواز بھی گانے کی ہو تو اس کے سریع الاثر ہونے کی دو وجوہات ہوں گی: ایک تو آواز کی تاثیر اور دوسرا گانے کے الفاظ اور مفہوم۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے انجشہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا، جو اونٹوں کو ہانکنے کے لیے حدی گا رہے تھے:

"اے انجشہ رضی اللہ عنہ! خیال کرو اور عورتوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو۔" ❶

اور جب اس قدر سادہ الفاظ میں بھی احتیاط ملحوظ رکھنا لازم ہے، تو جس گانے کے ساتھ دف بھی ہو، گانے والی خود عورت ہو، ہیجڑوں کا رقص ہو تو کس قدر خطرناک ہو گا! اور ایسے نغموں سے تو مرد، عورت دونوں ہی شیطان کا شکار بن سکتے ہیں۔

دیکھئے اور مشاہدہ کیجئے کہ کتنی ہی آزاد باعزت خواتین گانے کے شوق میں بے حیا بن جاتی ہیں اور کتنے ہی وضع دار مرد اتنے حقیر ہو جاتے ہیں کہ غلاموں کی غلامی کرنے لگتے ہیں۔ کتنے غیرت مند لوگ ایسے ہیں کہ ناپسندیدہ القاب سے پکارے جانے لگے اور بے شمار صاحب ثروت اس کی وجہ سے زمین کی حقیر ترین مخلوق سمجھے جانے لگے اور کتنے ہی امن و سکون سے زندگی بسر کرنے والے ایسے ہو گئے کہ قسم قسم کی مصائب ان کا مقدر بن گئیں، ہدایت یافتہ اس کے سبب سے غم و غصہ میں مبتلا رہنے لگے، بلکہ تقدیر کی اس بری تقسیم کو ماننے بغیر کوئی چارہ کار ہی نہ رہا اور پھر نعمتیں، تکالیف کا روپ دھار گئیں اور خوشیاں غموں میں بدل گئیں، بالآخر دیکھی ان دیکھی مشکلیں سامنے نظر آنے لگیں اور مستقل غم دل و دماغ پر چھا گئے۔

---

❶ البخاری جس میں الفاظ یوں ہیں: "ویحك یا انجشة، رویدك بالقواریر" کتاب الادب، باب ما جاء فی قول الرجل: ویلك، ح ٦١٦١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَسَلْ ذَا خِبْرَةٍ يُنْبِئْكَ عَنْهُ ... لِتَعْلَمَ كَمْ خَبَاهَا فِي الزَّوَايَا
وَحَاذِرْ إِنْ شُغِفْتَ بِهِ سِهَامًا ... مَرِيشَةً بِأَهْدَابِ الْمَنَايَا
إِذَا مَا خَالَطَتْ قَلْبًا كَئِيبًا ... تُمَزِّقُ بَيْنَ الطَّبَقِ الرَّزَايَا
وَيُصْبِحُ بَعْدَ أَنْ قَدْ كَانَ حُرًّا ... عَفِيفَ الْفَرْجِ: عَبْدَ اللصَّبَايَا
وَيُعْطِي مَنْ بِهِ يُغْنِي غِنَاءً ... وَذَلِكَ مِنْهُ مِنْ شَرِّ الْعَطَايَا

"کسی خبر رکھنے والے سے پوچھو، تم جان پاؤ گے کہ کتنے حقائق آنکھوں سے اوجھل ہیں لیکن موجود ہیں۔

لیکن یاد رہے! موسیقی کے ان دھندوں میں نہ کھو جانا ورنہ لا حاصل امیدوں کا شکار ہو کر گھائل ہو جاؤ گے۔

اگر تمہارے دل میں ذرا سا بھی نرم گوشہ پیدا ہوا، تو انجان راہوں میں بھٹک کر بے سہارا ہو جاؤ گے۔

اور پھر ایسا شخص اگرچہ نسلاً آزاد ہوتا ہے، لیکن پاکدامنی کی راہ سے ہٹ کر لونڈیوں کا غلام بن جاتا ہے۔

اور یہ ہی تو ہر اس شخص کا بدلہ ہے جو گانے میں مشغول ہوا، سو کس قدر بری عطا اور برا بدلہ ہے جو اسے ملا!" [1]

۱۱: گانا شراب کا عادی بنا دیتا ہے، کیونکہ انسان کے دل و دماغ میں اس کا اثر یوں ہوتا ہے جیسے شراب رگ و ریشے میں سرایت کر جاتی ہے اور نشہ چھا جاتا ہے۔ بہت سے شعراء نے بھی گانے کو شراب سے تشبیہ دی ہے اور اس کے مضر اثرات سے متنبہ کیا ہے جیسے کسی شاعر کا کہنا ہے:

أَتَذْكُرُ لَيْلَةً وَقَدِ اجْتَمَعْنَا ... عَلَى طِيبِ السَّمَاعِ إِلَى الصَّبَاحِ
وَدَارَتْ بَيْنَنَا كَاسُ الْأَغَانِي ... فَأَسْكَرَتِ النُّفُوسَ بِغَيْرِ رَاحِ

---

[1] اغاثة اللهفان لابن قیم: ۱/ ۲۱۷-۲۱۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمْ تَرَ فِيهِمْ إِلَّا نَشَاوَى سُرُورًا وَالسُّرُورُ هُنَاكَ صَاحِي

إِذْ نَادَى أَخُو اللَّذَّاتِ فِيهِ أَجَابَ اللَّهْوُ: حَيَّ عَلَى السَّمَاعِ

وَلَمْ نَمْلِكْ سِوَى الْمُهَاجَاتِ شَيْئًا أَرَقْنَاهَا لِأَلْحَاظِ الْمَلَاحِ ❶

"کیا تمہیں وہ رات یاد ہے جب ہم نے صبح تک گانا سنا، سو وہ رات ہم نے اکٹھے کتنی خوشی میں بسر کی تھی۔

ہمارے درمیان گانے کے جام گردش کرنے لگے، جس کے باعث دل و دماغ میں نشہ چھا گیا، پھر آرام کہاں؟

ایسی صورت میں تم صرف نشے اور خمار کا ہی مشاہدہ کر سکو گے اور سرور...... ایسا سرور جو مدہوش کر دے۔

تب اگر کوئی نفس کی لذت میں ڈوبا ہوا پکارے تو لا حاصل کھیل تماشہ یہی جواب دے کہ آؤ آسائش اور سہولت کی طرف!

تب تو ہم عیب جوئی اور بے مقصد گفتگو کے علاوہ کچھ کرنے پر قادر نہ رہے اور زبان یوں بے لگام ہوئی جیسے ہوا کے دوش پر کشتیوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔"

موسیقی کے ایسے ہی بے شمار نقصانات ہیں، اس لیے ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ حرام گانے، لہو ولعب اور رقص و سرور سے اجتناب کرے۔ اور اس کے لیے مدد اللہ ہی سے طلب کی جاتی ہے۔ ❷

---

❶ اغاثة اللهفان: ١/ ٣٢١.

❷ فصل الخطاب فی الرد علی ابی تراب، للتویجری، ص ١٨١-١٩٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 7

گانا اور آلات موسیقی کی احادیث کو ضعیف کہنے والوں کا ردّ

ا: عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو عامر یا ابو مالک اشعری نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ:

((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ))

''میری امت میں بالضرور ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال قرار دے لیں گے۔''

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''یہ حدیث صحیح ہے۔'' اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے، جس کا مقصد اس سے حجت لینا ہے، امام صاحب اسے تعلیقاً اور بالجزم لائے ہیں اور اس کی سند یوں بیان کرتے ہیں: ''باب، اس شخص کے بیان میں جو شراب کا نام بدل کر حلال قرار دے۔'' ہشام بن عمار نے بیان کیا، ہم سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا، انہیں عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے بتایا کہ ہمیں عطیہ بن قیس کلابی نے حدیث بیان کی جنہیں عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا اور اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا کہ بے شک انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''بے شک میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال قرار دے لیں گے، اور لازمی ایک گروہ ایسا ہوگا جو ایک پہاڑ کی جانب پڑاؤ ڈالے گا، وہاں ان کے جانور چر رہے ہوں گے کہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس فقیر کسی حاجت کے لیے آئے گا، وہ اس سے کہیں گے: تم ہمارے پاس کل آنا لیکن اسی رات ان پر اللہ کا عذاب آجائے گا اور علم اٹھا لیا جائے گا اور کچھ لوگوں کی شکلیں مسخ کر کے بندر اور سور بنا دیا جائے گا جو قیامت تک ایسے ہی رہیں گے۔ ❶

اس حدیث کے بارے میں ردو قدح کرنے والوں کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکا جیسے کہ ابن حزم۔ اور نہ ہی لہو ولعب کی اباحت ثابت کرنے کے لیے اسے اپنے باطل مذہب کے حق میں پیش کر سکتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے بغیر متصل سند کے بیان کیا ہے۔"

امام ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس وہم کے رد میں کئی جواب پیش کیے جا سکتے ہیں:

1: بے شک امام بخاری رحمہ اللہ، ہشام بن عمار سے ملے اور ان سے حدیث سنی پس اگر انہوں نے کہا کہ ہشام نے بیان کیا، تو وہ ایسے ہی ہے جیسے انہوں نے ہشام سے حدیث لی۔

2: اگر انہوں نے ہشام سے نہ سنا ہوتا تو اسے صیغہ جزم سے روایت نہ کرتے، مگر اس صورت میں جب ثابت ہوتا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کی شہرت اور علم کے اعتراف میں ان سے روایت کیا ہے اور یہ ثابت ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تدلیس جیسا عمل کر ہی نہیں سکتے۔

3: اگر انہوں نے اس حدیث کو قابل حجت گردانتے ہوئے اسے اپنی اس کتاب میں شامل کیا ہے جو "صحیح" کے نام سے موسوم ہے تو بالیقین یہ حدیث صحیح ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کبھی اسے شامل نہ کرتے۔

4: انہوں نے اسے صیغہ تمریض کی بجائے صیغہ جزم سے تعلیقاً بیان کیا ہے اور جب امام صاحب رحمہ اللہ کسی حدیث میں توقف کرتے ہیں یا جو حدیث ان کی شرائط پر پوری نہیں

---

❶ البخاری معلقا مجزوما به، کتاب الاشربه، باب ما جاء فیمن یستمل الخمر ویسوما، بغیر اسمه، ح ۵۵۹۰، سنن ابی داؤد برقم: ۴۰۳۹، ابن حبان: ۱۵/ ۱۵۴.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اترتی تو یوں کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا گیا یا ان سے ذکر کیا گیا یا اس طرح کے دیگر الفاظ ذکر کرتے ہیں۔ پس جب انہوں نے بالجزم کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اس سے حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف ثابت ہوگئی۔

۵: اگر کسی وجہ سے اس حدیث سے اعراض کیا جائے حالانکہ یہ اعتراض مبنی بر جہالت ہوگا، تو بھی ان کے علاوہ دیگر محدثین کے ہاں یہ حدیث متصل ہے۔

امام ابوداؤد کتاب اللباس (سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الخمر، ح ۴۰۳۹) میں فرماتے ہیں، ہمیں عبدالوہاب بن نجدہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن بکر نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے، ان سے عطیہ بن قیس نے، کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن غنم اشعری سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہمیں ابو عامر نے بیان کیا یا ابو مالک نے، پھر مختصراً بیان کرتے ہیں ان کے علاوہ یہ حدیث ابوبکر اسماعیلی نے اپنی صحیح میں مسنداً ذکر کی ہے اور ساتھ ہی کہتے ہیں کہ: ابو عامر کے بارے میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔

اس موقف کی دلیل میں اس حدیث کو پیش کرنے کی وجہ یہ ہے کہ: آلات موسیقی، دراصل آلات لہو (بے کار، بے مقصد، جن سے دین و دنیا کے اہم کاموں میں غور کرنے کی ہوش نہ رہے) ہیں اور اہل لغت کے ہاں اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اگر یہ حلال ہوتے تو رسول اللہ ﷺ اسے خود سے حلال قرار دینے والے کی مذمت نہ کرتے۔ اور جب اس کا ذکر شراب اور زنا کے ساتھ کیا ہے تو اس کا مقام بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ حدیث میں "الحر" کا لفظ استعمال ہوا ہے اگر اسے "ح" اور "ر" کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا مطلب ہے فرج کا حرام استعمال اور اگر "خ" اور "ز" کے ساتھ تلفظ ادا ہو تو "الخز" ہوتا ہے جس کا مطلب ہے ریشم کی ایک قسم، اور اس کا پہننا صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے اور "الخز" کی بھی دو قسمیں ہیں: ایک ریشم میں سے اور دوسری اون میں سے۔ سو حدیث میں دونوں طرح کے الفاظ سے حجت لی جاتی ہے یعنی ان دونوں الفاظ کے ساتھ حدیث روایت کی جاتی ہے۔

ابن ماجہ اپنی سنن میں فرماتے ہیں: (کتاب الفتن، باب العقوبات، ح ۴۰۲۰) ہمیں عبداللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عیسیٰ نے بواسطہ معاویہ بن صالح حاتم بن حریث سے، انہوں نے مالک بن ابی مریم سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن غنم اشعری سے، انہوں نے مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اسے پینا شروع کر دیں گے، ان کے پاس گانے کے آلات بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی، اللہ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔"

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

پس یقیناً گانے والوں کے لیے وعید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان کی شکلیں مسخ کر کے انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔ جب ان تمام اعمال پر وعید ہے تو پھر یہ حلال اور جائز کیسے ہو سکتے ہیں؟

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سلسلے میں سھل بن سعد ساعدی، عمران بن حصین، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ، ابو امامہ باہلی، ام المؤمنین عائشہ، علی بن ابو طالب، انس بن مالک، عبدالرحمٰن بن سابط اور غازی بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

اس کے بعد امام صاحب فرماتے ہیں: ہم تو اس حدیث کو بیان کرتے ہیں تاکہ اس کے ساتھ اہل قرآن کی آنکھوں کو سکون و قرار ملے اور شیطانی سماع کرنے والوں کے لیے یہ حزن و ملال کا باعث بنے۔ [1]

شیخ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ اس حدیث کو ضعیف کہنے والے کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث کو علماء اسلام نے سنا اور تلقی بالقبول کے ساتھ ساتھ اس سے دلیل بھی لی کہ تمام آلات موسیقی حرام ہیں۔ اس حدیث کو ابن حزم نے

---

[1] اغاثہ اللهفان: ١/ ٣٣٣_ ٣٣٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلول کہا ہے اور پھر اس کی تقلید میں ابو تراب نے ایسا کیا؛ کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ اور شیخ ہشام بن عمار کے مابین یہ منقطع ہے اور انہوں نے ہشام بن عمار سے سننے کی صراحت پیش نہیں کی اور تعلیقاً بیان کیا۔ لیکن اس موقف مین اہل علم نے ابن حزم کو منکر کہا ہے؛ کیونکہ اس نے خطا کی ہے جس کی تصدیق اہل علم کرتے ہیں، درحقیقت ھشام امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے ہیں اور ان سے تعلیقاً بیان کرنا ایسے ہی ہے جیسے مجزوماً بیان کرنا سوائے صحیح مانا جائے گا......الخ

اس کی سند صحیح ہے اس کے ساتھ ابن حزم اور اس کے مقلد کا شک باطل ہو جاتا ہے، پس حق کے طلبگار کے لیے تو حق واضح ہو چکا اور انجام کار اللہ ہی سے تمام مدد طلب کی جاتی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: امام بخاری رحمہ اللہ کی تعلیقات کو صحیح کی مانند تسلیم کیا جائے گا، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی ابن حزم کے موقف کی تردید کی ہے۔ [1]

شیخ ابن باز رحمہ اللہ، ابن قیم رحمہ اللہ سے رد کے دلائل نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: معزز قارئین! یہ ساری وضاحت ایسا مقام رکھتی ہے کہ جس سے دل کو تسلی مہیا ہو اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں، کیونکہ دلائل کی کثرت بھی آلات موسیقی اور لہو ولعب کی حرمت پر حجت ہے۔ ان آلات کا استعمال اور کسی بھی قسم کا فائدہ اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے اور ان کا حاصل دنیا میں گمراہی اور آخرت میں عذاب کے سوا کچھ نہیں۔ ہم اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے عافیت مانگتے ہیں اور دست دراز ہیں کہ اللہ ہمیں گمراہ کن فتنوں سے سلامتی میں رکھے، کیونکہ وہ ہمارا کارساز اور قادر ہے۔ [2]

---

[1] حافظ ابن حجر، فتح الباری: ١٠/ ٥٣.

[2] مجموع فتاویٰ ابن باز: ٣/ ٤٠٨-٤١٢ و ٢١/ ١٢٧-١٢٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 8

کون سا گانا اور کھیل کود جائز ہے

بعض احادیث وضاحت کرتی ہیں کہ کچھ گیت اور نغمے حرام نہیں ہیں، لیکن ان کے مواقع بہت کم اور خاص ہیں، جن میں ذیل کے مواقع شامل ہیں:

ا: دف بجانا مباح ہے، لیکن صرف خواتین کی مجلس میں جب کہ نکاح کا موقع ہو۔ تب نوجوان بچیاں ایسے اشعار پڑھ سکتی ہیں جن میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ لیکن گانے والی چھوٹی بچیاں ہوں اور ایسا انداز اور لحن اختیار نہ کریں جیسے فحش گیت گائے جاتے ہیں۔ اگر ایسے موقع پر مرد و خواتین کا اختلاط نہ ہو تو ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے:

((أَعْلِنُوا النِّكَاحَ......)) ❶

''نکاح کا اعلان کرو۔''

محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ: اَلصَّوْتُ بِالدَّفِّ)) ❷

''حلال اور حرام نکاح کے مابین فرق دف کی آواز کا ہے۔''

ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری شادی کے دن صبح کے وقت میرے گھر تشریف لائے اور میرے بستر پر وہاں تشریف فرما ہوئے جہاں تم بیٹھے ہوئے ہو۔ تب میرے قریب کچھ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور اشعار میں اپنے ان آباء کا ذکر کر رہی

❶ اخرجه الترمذی، كتاب النكاح، باب ما جاء فی اعلان النكاح، برقم:١٠٨٩، والبيهقی:٧/ ٢٩٠.

❷ اخرجه النسائی، كتاب النكاح، اعلان النكاح بالصوت و ضرب الدف برقم: ٣٣٧١- والترمذی، ح ١٠٨٨، وابن ماجه: ١٨٩٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھیں جو جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ پھر ایک بچی کہنے لگی: ''ہمارے درمیان ایسے نبی ﷺ موجود ہیں جو مستقبل کی خبریں جانتے ہیں۔'' اس پر آپ ﷺ فرمانے لگے: ''ایسے مت کہو، اور وہ بات کرو جو تم پہلے کر رہی تھی۔'' ❶

۲: حدی پڑھنا یا گانا: یہ اونٹوں کو تیزی سے ہانکنے کے لیے گائی جاتی ہے، یہ بھی جائز ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنی بعض عورتوں کے ساتھ جا رہے تھے، ان کے ساتھ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں، تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! اے انجشہ! اونٹوں کو آہستگی سے ہانکو اور نازک آبگینوں کا خیال رکھو۔'' حدیث ان الفاظ میں بھی مروی ہے: کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ کے ساتھ آپ کا ایک سیاہ غلام بھی تھا، جسے انجشہ کہا جاتا ہے، یہ اونٹوں کو ہانکتا تھا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةَ ، رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيْرِ''

''افسوس اے انجشہ! نازک آبگینوں کا خیال رکھو۔''

جبکہ ایک جگہ الفاظ یوں بھی ہیں: رسول اللہ ﷺ کا انجشہ رضی اللہ عنہ نامی ایک حدی خوان تھا، جس کی آواز بہت خوبصورت تھی، اس سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''افسوس! اے انجشہ رضی اللہ عنہ! آہستہ! کہیں آبگینے توڑ ہی نہ دینا۔'' ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات فرمائی کہ اگر تم میں سے کوئی اور ایسے الفاظ کہتا تو تم اس کا مذاق اڑاتے اور ''نازک آبگینوں'' سے مراد خواتین ہیں یعنی خواتین کی کمزوری کا خیال رکھو۔ ❷

۳: جنگی آلات کے ساتھ کھیلنا: اسے محض کھیل کو نہیں سمجھا جائے گا؛ کیونکہ اس کے ذریعے بہادر جوانوں کو سیکھنے کا شوق دلایا جاتا ہے تاکہ وہ دشمن کے خلاف صلاحیت پیدا کر سکیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''کچھ حبشی جنگی آلات کے ساتھ کھیل رہے تھے تو رسول

---

❶ البخاری، کتاب المغازی، باب حدثنی خلیفة برقم: ٤٠٠١.

❷ البخاری، کتاب الادب، ح: ٦١٦١..... و مسلم، باب رحمة النبی ﷺ النساء: ٢٣٢٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اوٹ میں کر دیا اور میں مسلسل ان حبشیوں کے کرتب وغیرہ دیکھتی رہی حتی کہ میں نے خود ہی رسول اللہ ﷺ سے کہہ دیا کہ بس اب میں جا رہی ہوں، چنانچہ تم اندازہ کرو کہ جو نوعمر لڑکی کھیل کو دیکھنا پسند کرتی ہو وہ کتنی دیر کھڑی رہی ہوگی۔

دوسری جگہ حدیث کے الفاظ ہیں: ''میں نے دیکھا کہ کچھ حبشی لوگ مسجد میں کھیل رہے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ میرے حجرہ کے دروازے پر کھڑے تھے اور اپنی چادر سے میرے لیے اس طرح آپ ﷺ نے پردہ تان دیا کہ میں پیچھے سے ان کا کھیل ملاحظہ کرتی رہی۔''

ایک اور حدیث میں یہ وضاحت ہے کہ ''وہ عید کا دن تھا۔'' ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے گھر ابوبکر رضی اللہ عنہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن تشریف لائے، رسول اللہ ﷺ بھی گھر موجود تھے اور دو بچیاں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو جنگ بعاث میں انصار کے لوگوں نے پڑھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر کہنے لگے: ''یہ تو شیطان کی بانسری ہے۔'' آپ رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! انہیں رہنے دو کیونکہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور آج ہماری بھی عید کا دن ہے۔'' ❷

۴: ایسے اشعار جائز ہیں جن میں اسلام اور مسلمانوں کی عظمت کا تذکرہ ہو: ان کا مقصد یہ ہو کہ اسلام کو سربلندی حاصل ہو اور شرک، بدعت، معاصی اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی مذمت کی جائے۔ اس میں بھی یہ شرط ہے کہ سر اور ساز کے بغیر ایسی دل کو بھانے والی آواز اور انداز نہ ہو، جس طرح اہل فجور وفسق کا طرز عمل ہے اور ہر قسم کے آلات موسیقی سے اجتناب بھی اختیار کیا گیا ہو۔

---

❶ البخاری، کتاب النکاح، باب حسن المعاشرة مع الاهل، ح ۵۱۹۰، و مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب الرخصة فی اللعب الذی لا معصیه فیه فی ایام العید، ح ۸۹۲.

❷ البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مقدم النبی ﷺ واصحابه المدینه، برقم: ۳۹۳۱، و مسلم کتاب صلاة العیدین، باب رخصة فی اللعب الذی لا معصیة فیه فی ایام العید برقم: ۸۹۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہی اس رقص کی بات کہ بعض آدمی سریلی آواز میں گاتے ہیں، دف بجائی جاتی ہے، پھر دلسوز نغموں کے ساتھ رقص بھی کرتے ہیں اور یوں دائیں بائیں جھولتے ہیں جیسے وہ شخص ہوش وحواس سے بے گانہ ہوتا ہے جس نے نشہ کر رکھا ہوتا ہے، تو یہ سب جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں اوچھا پن اور بے وقوفی جھلکتی ہے بلکہ تکبر کا بھی مظاہرہ ہوتا ہے جو اللہ کی نعمتوں پر شکر کے منافی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

وَالرَّقْصُ مِنْ شِيمَةِ الْاَقْرَادِ وَالدَّبَبِ ۔۔۔ فَهٰذِهِ شِيْعَةُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ مَضَوْا

شِبْهَ الْبِغَالِ عَلَى الْاَقْدَاحِ وَالرَّكْبِ ۔۔۔ اِنْ يَنْقُرِ الطَّارُ اَضْحَوْ يُرْقُصُوْنَ لَهٗ

"رقص تو ان لوگوں کا شیوہ تھا جن کا نام ونشان مٹ چکا ہے، بلکہ یہ بندر اور ریچھ جیسے جانوروں کی عادت ہے۔ جب پرندے شکم سیر ہو جاتے ہیں تو جھومنے لگتے ہیں، جیسے وہ خچر اچھلتا ہے، جس پر بوجھ ڈال دیا جائے۔"

امام قرطبی رحمہ اللہ نے "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" کی جو تفسیر کی ہے، وہ ہم بالتفصیل ذکر کر چکے ہیں کہ ایسا گانا ہرگز جائز نہیں بلکہ حرام ہے جو شہوانی جذبات ابھارے اور نہایت قلیل مواقع ایسے ہیں جب ایسا گیت جائز ہے جس میں موسیقی شامل نہ ہو مثلاً شادی، عید یا مشکل کام کرتے وقت جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خندق کھودتے وقت اشعار پڑھے یا انجشہ رضی اللہ عنہ کی حدی وغیرہ۔ [1]

اسی طرح عید کے موقع پر چھوٹی بچیاں گا سکتی ہیں، جیسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث گزر چکی ہے، کہ جس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس گیت کو شیطان کی آواز اور بانسری کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات پر نکیر کیے بغیر فرمایا کہ آج عید ہے انہیں رہنے دو۔ یاد رہے! وہ جنگی ترانہ پڑھ رہی تھیں جن میں جنگ بعاث کا تذکرہ تھا۔ لہٰذا ایسے فتنہ پرور اشعار، گیت اور نغمے ہرگز جائز نہیں جو حیا سوز الفاظ پر مشتمل ہوں اور حق سے دل کو پھیر کر باطل میں مشغول کر دیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کے حقوق سے غافل کر دیں۔ [2]

---

[1] الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ١٤/ ٥٧.

[2] مختصراً مجموع فتاویٰ ابن باز: ٢١/ ١١١-١١٣، ٣/ ٣٩٧-٣٩٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 9

گانا، آلات موسیقی اور لغویات پر فتاویٰ جات

1 شیخ الاسلام ابو عباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ رحمہ اللہ کے فتاویٰ

۱: آلات لہو ولعب کا بنانا ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز نہیں ہے:

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''فضول کھیل تماشہ کے لوازم اور آلات بنانا ان سے کسی قسم کی اجرت لینا ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔'' 1

۲: جو کوئی نیک نیتی سے ایسے کام کرے تو اس کی گمراہی میں کوئی شک نہیں:

فرماتے ہیں: ''جو کوئی نیک نیتی اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ایسے لغو کام کرے تو اس کی گمراہی اور جہالت میں کوئی شک نہیں۔ اور جو شخص محض دنیاوی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے، اور صرف دل لگی کی خاطر ایسا کرتا ہے، تو ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا مذہب ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے۔ 2

۳: جس شخص نے لغو کھیل تماشہ کی آواز سنی اور اسے برا نہیں جانا تو وہ مسلمانوں کے اجماع کے مطابق گناہ گار ہے:

امام صاحب رحمہ اللہ کا فرمان ہے:

''موسیقی میں سے حرام وہ چیز ہے، جسے خود کوشش سے سنا جائے اگر خود بخود اس کے کان میں آواز پڑ گئی تو وہ حرام نہیں۔ پس کوئی شخص کسی کو کفریہ کلمات کہتے ہوئے، جھوٹ بولتے، غیبت کرتے ہوئے یا گانا گاتے ہوئے یا جوان عورت کی آواز میں بلا قصد گانا سنے، کیونکہ وہ راہ سے گزر رہا تھا تو وہ بالاتفاق گناہ گار نہیں

1 مجموع الفتاویٰ شیخ الاسلام: ۳۰/ ۲۱۲. 2 المرجع السابق: ۱۱/ ۵۷۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرے گا اور اگر وہاں بیٹھ گیا اور سننے لگا پھر اسے ناپسند نہیں کیا، نہ ہی اس کے دل نے نہ زبان سے اسے برا کہا نہ اس نے ہاتھ سے روکا تو وہ مسلمانوں کے اتفاق واجماع کے مطابق گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔'' ❶

۴: علماء کا اتفاق ہے کہ گانے کی اجرت جائز نہیں:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مندر نے علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ گانے اور نوحہ کرنے کی اجرت نہیں لینی چاہیے۔ پھر فرماتے ہیں: ہمیں بخوبی علم ہے کہ تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ نوحہ کرنے والی اور گانے والی کی اجرت باطل ہے۔ ❷

۵: سلف صالحین گانے والے مردوں کو مخنث کہا کرتے تھے:

امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو رخصت دی ہے کہ وہ شادی یا خوشی کے موقعوں پر دف بجا سکتی ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کوئی بھی آدمی دف نہیں بجاتا تھا اور نہ ہی ہاتھوں سے تالیاں پیٹتا تھا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کے لیے تالی بجانا اور مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا ہے۔'' ❸

(یہ نماز کے دوران امام سے ہونے والی غلطی پر متنبہ کرنے کے لیے ہے۔)

اور دوسرے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایسی عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں، اور ایسے مردوں پر لعنت ہے، جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں۔'' ❹

جب ثابت ہوا کہ گانا، دف بجانا اور تالیاں بجانا، عورتوں کے ساتھ خاص ہے، تو اسی

---

❶ مجموع الفتاویٰ: ۳۰/ ۲۱۲-۲۱۳۔ ❷ مجموع الفتاویٰ۔ ۳۰/ ۲۱۵۔

❸ البخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب التصفیق للنساء، ح ۱۲۰۳، و مسلم کتاب الصلاۃ باب، تسبیح الرجال و تصفیق المراۃ اذا نابهما شیء فی الصلاۃ، ح ۴۲۲۔

❹ البخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهون بالنساء، والمتشبهات بالرجال، ح: ۵۸۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے سلف صالحین ایسے کام کرنے والے مردوں کو مخنث کہا کرتے تھے اور مخنث کہہ کر ہی پکارتے اور ایسا ان کے کلام میں مشہور ہے۔ ❶

۶: عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں مردوں کا گانا رائج نہ تھا۔

امام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس کا وجود ہی نہ تھا کہ مرد، مردوں کے درمیان گانا گائے صرف یہ تھا کہ عورت ہی عورتوں کے مجمع میں گا سکتی تھی وہ بھی صرف نکاح کے موقع پر، لیکن خاص طور پر کسی گانے والی عورت کا مردوں یا عورتوں کے لیے گانا، تو یہ ہر حال میں منکر ہے۔ ❷

۷: گانا، زنا کا دَم ہے۔

جن لوگوں کے دل میں عشق کا مرض اور فواحش کی محبت ہو تو ایسے لوگوں کے لیے عریاں اشعار نفس میں ہیجان پیدا کرنے کا قوی ترین ذریعہ ہیں۔ پھر جب گانے والا دلسوز آواز میں ایسے اشعار گاتا ہے تو گناہ کی وجہ سے بیمار دلوں میں تحریک پیدا کرتا ہے جس سے دل بے حیائی کی طرف مائل ہوتے ہیں، کیونکہ مرض بڑھ جاتا ہے اور مصیبت دگنی چوگنی ہو جاتی ہے۔ اور اگر دل ان بیماریوں کا شکار نہیں تو ضرور یہ مرض جگہ پکڑ لیتا ہے۔ تبھی تو کسی صالح نے کہا تھا کہ: گانا زنا کی جھاڑ پھونک (دَم) ہے۔ ❸

۸: گانے میں فاسق ہی مصروف رہتے ہیں:

امام مالک رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو گانے کی رخصت دیا کرتا تھا تو جواباً آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''ہمارے ہاں جو فاسق ہیں وہ ہی ایسا کرتے ہیں۔ ❹

۹: جہاد کے موقع پر پڑھے جانے والے اشعار لہو شمار نہیں ہوں گے:

ایسی آواز جو اللہ کے لیے جوش و جذبہ میں اضافہ کرے، جیسے کہ جہاد کے موقع پر پڑھے جانے والے اشعار، تو وہ لہو اور لغو شمار نہیں ہوں گے۔ ایسے ہی خوشی کے موقع پر خوبصورت

---

❶ مجموع الفتاویٰ: ۱۱/ ۵۶۵۔۵۶۶۔ ❷ مجموع الفتاویٰ: ۲۹/ ۵۵۳۔

❸ المرجع السابق: ۱۵/ ۳۱۳۔ ❹ مجموع الفتاویٰ: ۲۰/ ۳۳۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آواز میں خوشی کا اظہار کرنا، کیونکہ سنت میں شادی اور خوشی کے موقع پر عورتوں اور بچوں کے لیے اجازت دی گئی ہے کہ وہ دف بجا سکتے ہیں۔ ❶

۱۰: گانا، نفس میں وہی تاثیر چھوڑتا ہے، جو شراب چھوڑتی ہے:

آلات موسیقی، نفس پر شراب کی مانند نشہ طاری کر دیتے ہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر اثر دکھاتے ہیں، جتنا نہایت تیز شراب کا جام مدہوش کر دیتا ہے۔ پھر جب اس طریقے سے نفوس میں موسیقی حلول کر جاتی ہے تو وہ فواحش کی طرف مائل ہوتے ہیں اس کے بعد شرک اور ظلم سے بھی نہیں چوکتے اور ایسے شخص کو قتل کر ڈالتے ہیں جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور زنا میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ ❷

۱۱: فواحش میں مبتلا ہونے کے بڑے اسباب میں سے ایک گانا ہے:

چونکہ گانا زنا کی پھونک ہے، لہٰذا یہ فواحش کا مرتکب ہونے پر ابھارنے والے اسباب میں سے بہت بڑا سبب ہے۔ کوئی مرد ہو، عورت ہو یا بچہ، تب تک ہی عفت و پاکدامنی سے رہ سکتا ہے جب تک گانے سننے، سنانے میں مشغول نہ ہو، جب ایسا کرے گا تو نفس آہستگی سے گناہ کی طرف مائل ہوگا اور بے حیائی نہایت آسان اور ہلکی معلوم ہوگی پھر گناہ میں وہ فاعل یا مفعول کی صورت میں یا دونوں صورتوں میں مبتلا ہوگا جیسے کہ شراب پینے سے آخر انسان بہک ہی جاتا ہے۔' ❸

۱۲: جو شخص اس قسم کے آلات ضائع کر دے اس کے ذمہ کوئی تاوان نہیں ہے:

اہل لغت گانے کے آلات کو بے کار لھو ولعب کی چیزیں ہی شمار کرتے ہیں اور اس قسم کے تمام آلات پر ''معازف'' کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اسی لیے فقہاء کا کہنا ہے کہ جو کوئی ایسے آلات ضائع کر دے تو چونکہ یہ حرام ہیں، لہٰذا اس شخص کے ذمہ کوئی تاوان نہیں، جو وہ اس کے مالک کو ادا کرے۔ اگر وہ قیمت والے ہیں تو اس میں اختلاف ہے، مگر امام احمد رحمہ اللہ اور

❶ مجموع الفتاویٰ: ۱۰/ ٤١٧. ❷ مجموع الفتاویٰ: ۱۰/ ٤١٧.
❸ المرجع السابق: ۱۰/ ٤١٧-٤١٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام مالک رحمہ اللہ کا مشہور مذہب ہے کہ ایسی صورت میں بھی اس کے ذمہ کچھ ادا کرنا نہیں ہے۔ لہٰذا اگر وہ شراب کے پیمانے، برتن یا بت وغیرہ جو سونے سے بنے ہوئے ہوں، تلف کر دیتا ہے، تو اس پر تاوان نہیں۔ جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام نے سونے کا بنا ہوا بچھڑا توڑ ڈالا تھا۔ ❶

۱۳: علماء میں سے کسی نے بھی گانے والے مرد، یا عورت کی موجودگی کو مباح نہیں کہا:

...... گانے والا مرد ہو یا عورت، علماء نے اس کی موجودگی، نکاح یا کسی اور موقع پر بھی مباح قرار نہیں دی۔ ❷

۱۴: جو کوئی سمجھتا ہے کہ گانے سے اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے، اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا، اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے:

"امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو سماع ایسی چیزوں پر مشتمل ہے جنہیں دین میں منکر کہا گیا ہے، تو جو شخص یہ کہے کہ اس کا سننا اللہ کے قریب کر دیتا ہے ایسے شخص سے کہا جائے گا کہ وہ اللہ کے حضور توبہ کرے اگر وہ ایسا کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ واجب القتل ہے۔ ❸ جس سماع میں جوان عورتیں ہوں جو گاتی ہوں، دف ہو جس میں گھنگھرو لگے ہوئے ہیں تو ائمہ اربعہ کے مذہب کے مطابق ایسا سماع حرام ہے۔" ❹

---

❶ مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ: ۱۱/ ۵۳۶......

❷ المرجع السابق: ۳۰/ ۲۱۵.

❸ یہ اس وجہ سے کہ دین میں جو چیز حرام ہو اسے حلال کہنے والا یا کسی چیز کا انکار کرنے والا اور اصل مرتد ہوتا ہے جس کی سزا قتل ہے۔ لیکن یاد رہے ان حدود کا نفاذ حکومت کا کام ہے۔ (ع۔م)

❹ مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ: ۱۱/ ۵۳۵، ۵۷۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 امام محمد بن ابراہیم آل شیخ

(ا) ''ان گانوں کا حکم جو مختلف پروگراموں یا مجلسوں کا حصہ ہوتے ہیں۔''

س: ایسے نغموں یا گانوں کا کیا حکم ہے جو مختلف پروگراموں یا محفلوں کا حصہ ہوتے ہیں؟

ج: اول: جو گیت یا نغمے حکمت، نیکی کی ترغیب اور وعظ و نصیحت پر مشتمل ہوں اور ان میں موسیقی کی آمیزش نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

ثانی: ایسے گیت جو موسیقی کے ساتھ ہم آہنگ ہوں یا مزید ایسی کوئی ممنوع صورت ہو تو ایسے نغمے حرام ہیں ان کے حرام ہونے کے دلائل قرآن وسنت میں موجود ہیں۔

❁ قرآن کریم سے چار دلائل پیش خدمت ہیں:

ا: اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ ﴾ (الاسراء: ٦٤)

''اور اپنی آواز سے ان میں سے جن کو بہکا سکتا ہے بہکا لے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس (آواز) کی تفسیر ''گانے'' سے کی ہے۔

استدلال:

بے شک اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح فرما دیا ہے کہ گانا ان رستوں میں سے ایک رستہ ہے جن پر چلنے کی ترغیب دے کر شیطان امت کو بہکاتا اور ان پر اپنا تسلط جماتا ہے جبکہ اس کے پاس گمراہ کرنے کے اور بھی کئی طریقے ہیں۔ فرمان ہوتا ہے:

﴿ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٢﴾ ﴾ (الاسراء: ٦٢)

''میں اس کی اولاد میں سے بہت تھوڑوں کے سوا سب کو اپنی گرفت میں لے لوں گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان بہت تھوڑے بندوں کی صفت اس آیت میں مذکور ہے:

﴿قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝٨٢ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝٨٣﴾

(ص:۸۲-۸۳)

''کہا تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو گمراہ کردوں گا، مگر ان میں سے جو تیرے مخلص بندے ہوں گے انہیں نہیں۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ظاہر کرتا ہے کہ ابلیس اپنے اس فریب میں کامیاب ہو گیا ہے۔

﴿وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝٢٠﴾

(سبا:۲۰)

''شیطان نے ان کے بارے میں جو سوچ رکھا تھا، وہ سچ کر دکھایا، یہ لوگ سب کے سب اس کے تابعدار بن گئے، سوائے مومنوں کی جماعت کے۔''

اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کل ایسا کثرت سے ہو رہا ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے کہ ہمارے دل راہ راست سے پھر جائیں۔

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ۝٨﴾ (آل عمران : ۷۲)

''اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد تو ہمارے دلوں کو پھیر نہ دینا اور ہمیں خاص اپنے حضور سے رحمت عطا فرما، بے شک تو خوب عطا کرنے والا ہے۔''

۲: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝٧٢﴾

(الفرقان : ۷۲)

''وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب لغویات کے پاس سے ان کا گزر ہوتا ہے تو باعزت طریقے گزر جاتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد بن حنیفہ اور مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں، "اَلزُّوْر" سے مراد گانا ہے۔

استدلال:

اللہ تعالیٰ نے مومنین کے اوصاف میں سے ایک یہ بھی بتایا ہے کہ وہ جب گانے جیسی محفلوں میں سے گزرتے ہیں تو عزت کے ساتھ دامن بچا کر گزر جاتے ہیں، اس میں مشغول نہیں ہوتے۔ جس کا مطلب ہے کہ گانا حرام ہے اور مومنین کی صفت ہرگز نہیں ہے۔

۳: فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾ (لقمان: ٦)

"اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ لغو باتیں خریدتے ہیں، تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو بہکا سکیں اور اسے ہنسی بنائیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

واحدی لکھتے ہیں: اکثر مفسرین نے "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" کا مفہوم "گانا" بیان کیا ہے۔

عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم، مجاہد اور عکرمہ رحمہما اللہ کا بھی یہی فرمان ہے۔

استدلال:

اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرما دی ہے کہ بعض لوگ "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" کی تجارت کرتے ہیں، جو کہ گانا ہے اب جب اس کے سبب سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں تو گمراہی کا سبب حرام ہوا۔ لہٰذا گانا حرام ہے۔

۴: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ۝ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝﴾ (النجم: ٥٩-٦١)

"کیا تم اس بات سے تعجب میں پڑے ہو؟ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں"

عکرمہ رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ "اَلسُّمُوْد" سے مراد گانا ہے۔

عرب قبیلہ حمیر کی لغت میں گانے کے لیے یہی لفظ مستعمل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استدلال:

اللہ تعالیٰ نے یہاں منکرین قرآن اور کافروں سے سوال کیا ہے، جس کا مقصد ڈانٹ ڈپٹ اور برے انجام کی وعید سنانا ہے۔ اور آیات کے سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا برا وصف ''اَلسَّمُوْد'' (گانا) ہے۔ جس سے دلیل ملتی ہے کہ یہ حرام ہے اور اگر مشروع ہوتا یا اس پر اللہ کی پکڑ نہ ہوتی تو مذمت کے الفاظ ہرگز استعمال نہ کیے جاتے۔

❁ اب ہم سنت مطہرہ سے اپنے جواب کو ثابت کرتے ہیں:

سنت رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث پر اکتفا کیا جائے گا جو صحیح بخاری میں صیغہ جزم کے ساتھ مروی ہے، اس کے علاوہ، ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میری امت میں ایسے لوگ ضرور ہوں گے، جو زنا، ریشمی لباس، شراب اور گانے بجانے کے آلات کو حلال قرار دے لیں گے۔'' ❶

استدلال:

۱: حدیث مبارکہ میں ان لوگوں کی جماعت کی مذمت کی گئی ہے جو اللہ کی حدود سے تجاوز کریں گے، اور ان حدود یا امور میں سے ایک کام گانا بھی ہے۔ اگر یہ مباح ہوتا تو حدیث میں تاکیدی الفاظ سے مذمت وارد نہ ہوتی۔

۲: آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''وہ حلال قرار دے لیں گے، یا خود ہی حلال سمجھ لیں گے۔'' لہٰذا یہ مفہوم خود بخود واضح ہو جاتا ہے کہ فی الواقع یہ حلال نہیں ہے۔

۳: گانے اور اس میں مستعمل آلات کا ذکر جن چیزوں کے ساتھ کیا گیا ہے، وہ حرام ہیں، پس اصولی طور پر اسی حکم میں گانا بھی شامل کیا جائے گا۔

❁ ائمہ اربعہ نے بھی گانے کو فاسقوں کا شعار کہا ہے۔ اور اس کا شمار کبیرہ گناہوں میں کیا ہے جو کہ حرام ہے۔ ❷

---

❶ البخاري، ح: ٥٥٩٠.

❷ فتاوی ورسائل سماحة الشيخ محمد بن ابراهيم آل شيخ: ١٠/ ٢٢٦-٢٢٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) نشریات میں گانا:

محمد بن ابراہیم کی جانب سے صاحب حشم رئیس برائے ملکی مجلس وزراء کی خدمت میں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بصد احترام آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ اس مسئلہ میں بحث جاری ہے کہ نشریات کی محفلوں میں گانے کی کیا حیثیت ہے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔ آپ نے اس کی تائید میں دلائل طلب فرمائے ہیں تو آپ کی خدمت عالیہ میں قرآن کریم، سنت رسول ﷺ، اور ائمہ اربعہ کے کلام سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ﴾ (الاسراء: ٦٤)

''اور اپنی آواز سے ان میں سے جن کو بہکا سکتا ہے بہکا لے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کی آواز سے مراد گانا، بانسری اور لہو ولعب کے آلات ہیں۔ ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بانسری کی آواز ہے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ (لقمان: ٦)

''کچھ لوگ فضول باتوں کو خریدتے ہیں۔''

مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''لَهْوَ الْحَدِيْثِ'' سے مراد گانا سننا اور دیگر باطل آوازیں ہیں، جبکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اللہ کی قسم اٹھا کر فرمایا: اس سے مراد گانا ہے۔

فرمان باری ہے:

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ۝ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝﴾ (النجم: ٥٩-٦١)

''پس کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو؟ روتے نہیں؟ اور تم کھیلتے ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اَلسَّمُوْدُ" سے مراد گانا ہے، جو حمیر قبیلہ میں مشہور لغت کے الفاظ ہیں حدیث مبارکہ ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جوا، ڈھول، بے مقصد فضول شاعری، اور ہر نشہ والی چیز کو حرام ٹھہرایا ہے۔ ❶

ائمہ اربعہ کا موقف

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

گانا ایسے گناہوں میں سے ہے جن سے اجتناب لازم ہے اور فوراً توبہ واجب ہے۔ آپ رحمہ اللہ کے ساتھیوں نے گانے اور دیگر لہو چیزوں کی حرمت کی صراحت کی ہے اور فرمایا ہے کہ: سماع فسق ہے اور اس سے لذت حاصل کرنا کفر ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ سے ابن قاسم نے گانے کے متعلق سوال کیا تو جواباً فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلٰلُ﴾ (یونس : ۳۲)

"حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا ہے؟"

پس کیا گانا حق میں شمار ہوتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو گانے کی رخصت دیا کرتا تھا تو کہنے لگے: ہمارے نزدیک تو یہ فاسقوں کا کام ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ:

بے شک گانا لہو میں شامل ہے، اور باطل ہے، جو کوئی کثرت سے اس میں مشغول رہے وہ بے وقوف ہے، اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ نے ان یتیم بچوں کو حکم دیا، جنہیں ورثہ میں مغنیہ (گانے والی عورت)

❶ رواہ احمد، ح ٦٥٤٧، ابو داؤد، ح ٣٦٨٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لونڈی ملی تھی۔ جب انہوں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا کہ وہ یہ کہہ کر لونڈی فروخت کریں کہ اسے کوئی ہنر اور خاص کام نہیں آتا، اس طرح وہ مغنیہ کی کثیر رقم سے محروم ہو گئے۔ اگر مغنیہ کی رقم حلال ہوتی تو وہ یتیم اس سے محروم نہ رہتے۔

پس ان دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ گانا حرام ہے، اس سے اجتناب واجب ہے اور ایسے کام کی اشاعت کا بھی یہی حکم ہے۔ اللہ ہماری حکومت کو توفیق دے کہ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامے اور ان میں جو حلال ہے اسے حلال اور جو حرام ہے اسے حرام سمجھے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ [1]

(۳) ریڈیو میں عورت کی آواز اور مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا:

الحمد للہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

عصر حاضر میں اسلامی ممالک میں ایسے بہت سے امور سامنے آرہے ہیں، جو رب کے غضب کو دعوت دیتے ہیں اور معاشرے کے بگاڑ کا باعث بن کر اخلاق فاضلہ کو تباہ کر ڈالتے ہیں۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اہل علم پر واجب قرار دیا ہے کہ وہ قوم کے سربراہان کو نصیحت کرتے رہیں اور شریعت کی روشنی میں ہر نئے کام کی حیثیت واضح کریں تاکہ اجتماعی امور کی باگ دوڑ سنبھالنے والے دین کی سربلندی، اس کے احکام کا نفاذ اور فتنوں کا خاتمہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اس کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائیں۔ کیونکہ اللہ کی طرف سے ان پر ایسا کرنا لازم ہے۔

گزشتہ خط میں ہم نے گانے کی حرمت کے دلائل کا ذکر کیا تھا اور یہ حکم مردوں، عورتوں دونوں کے لیے ہے۔ گانا جبکہ اس کے ہمراہ موسیقی، سُر اور ساز وغیرہ نہ ہوں؛ تب بھی دین و دنیا کے عواقب میں خطرناک نتائج رکھتا ہے اور جب یہ لوازم بھی مہیا ہوں اور عورت کی آواز بھی ہو تو ہر ذی شعور اندازہ کرسکتا ہے کہ فتنہ کس قدر خطرناک صورت اختیار کرسکتا ہے۔

قرآن کریم میں عورت کا اجنبی مرد کے ساتھ نرم آواز سے گفتگو کرنا حرام قرار دیا گیا

---

[1] فتاویٰ و رسائل سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ: ۱۰/ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴾ (الاحزاب : ۳۲)

''اے نبی ﷺ کی بیویو! تم دوسری عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر اللہ سے ڈرتی ہو تو کسی کے ساتھ نرم لہجہ میں گفتگو مت کرنا، تاکہ وہ شخص کہ جس کے دل میں کوئی مرض ہے، کچھ امید نہ لگا بیٹھے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔''

جب امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو پاکبازی اور تقویٰ کے باوجود یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ نرم انداز میں گفتگو مت کریں، تو عصر حاضر کی خواتین کا کیا حال ہوگا؟ جبکہ یہ تو خود بھی فتنہ میں مبتلا ہیں اور دوسروں کے فتنہ کا باعث بھی بنتی ہیں۔ پھر ان کے اور امہات المومنین کے مابین کمال تقویٰ اور پاکبازی کی ادنیٰ سی نسبت بھی نہیں ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے بات اور گفتگو میں نرم لہجہ اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے، تو پھر گانے کی حرمت تو بالاولیٰ ہوگی کیونکہ گانے میں جب عورت کی آواز ہو تو فتنہ نہایت شدید شکل اختیار کر جاتا ہے، جو ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اسی طرح نشر و اشاعت کے پروگراموں میں عورت کی گفتگو بھی سراسر گناہ کا دروازہ کو کھولنے کا باعث ہے اور جب آواز اور لہجہ جان بوجھ کر خوبصورت بنایا جائے تو خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے۔

اس پر مستزاد یہ کہ ایسے پروگراموں اور محفلوں کی ترتیب بھی ایسی ہوتی ہے کہ عورت کا مردوں کے ساتھ اختلاط اور خلوت بھی ہوتی ہے، پھر جب حجاب میں سستی کا مظاہرہ ہو یا بالکل ہی اسے ترک کر دیا جائے، جیسے کہ آج کل مخلوط مجالس میں ہوتا ہے تو اسلام میں ایسے امور کی گنجائش ہرگز نہیں ہے۔ اس کے لیے مزید دلائل پیش کیے جا سکتے ہیں:

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ﴾ (الاحزاب : ۵۳)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور جب تم ان سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے اور ان عورتوں کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔''

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ﴾

(النور: ۳۱)

''اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو پست رکھیں اور اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کریں اور اپنی زیب و زینت کا اظہار نہ کریں مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے اور انہیں چاہیے کہ اپنے گریبانوں پر اپنی چادریں ڈال لیا کریں اور اپنی زینت اپنے خاوندوں یا باپ یا خاوند کے باپ کے علاوہ کسی کے سامنے ظاہر نہ ہونے دیں۔''

اس کی تفسیر میں صحیح ترین موقف یہ ہے کہ ''اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا'' یعنی جو خود بخود ظاہر ہو جائے، سے مراد ظاہری لباس ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ کا یہی قول ہے۔

لیکن موجودہ زمانہ میں خواتین سراسر اس کے خلاف عمل کرتی ہیں، حالانکہ ان کے ایمان بھی کمزور ہیں اور حیا کا بھی فقدان ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ فتنہ کا ہر دروازہ بند کرنا شریعت کاملہ کے اہم ابواب میں سے ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ﴾

(النور: ۶۰)

''اور (گھروں میں) بیٹھ رہنے والی وہ عورتیں جنہیں اب نکاح کی کوئی امید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں، ان پر گناہ نہیں کہ اگر وہ اپنے زائد کپڑے اتار دیا کریں، شرط یہ ہے کہ زینت کا کھلے عام اظہار نہ کرتی ہوں اور ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ بے پردگی سے بچ کر رہیں۔"

چنانچہ جب گھروں میں بیٹھ رہنے والی بوڑھی عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر وہ زائد کپڑے یعنی ایسی بڑی چادریں جو پورے لباس کے ساتھ ساتھ چہرے اور سر کو بھی ڈھانپ سکیں، اتار دیں تو پھر ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ اپنے محاسن یعنی چہرہ اور ہاتھ وغیرہ کی زیبائش کر کے سرعام نمائش کرتی پھریں۔ ایسی صورت میں نوجوان خوبرو خواتین جو کسی بھی فتنہ کا سبب بن سکتی ہیں، ان کے لیے زینت کے ظاہر نہ کرنے کا حکم نہایت شدت اختیار کر لیتا ہے کیونکہ ان کے گناہ میں پڑنے کے خدشات کہیں بڑھ کر ہیں۔

عورت کے سبب سے فتنہ کی سنگینی اس وقت اور بھی شدید صورت اختیار کر لیتی ہے جب ان کی آواز میں گانا سنا جائے، کیونکہ ان کی آواز تو بغیر موسیقی کے بھی فساد برپا کرنے والی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) ❶

"مجھے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر کسی فتنہ کا ڈر نہیں ہے۔"

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِيْنٍ ، اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْكُنَّ)) ❷

"میں نے تم عورتوں سے بڑھ کر عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود کسی کو نہیں دیکھا کہ جو بہت عقلمند آدمی کو بے وقوف بنا دیں۔"

آپ ﷺ کا فرمان ان خواتین کے لیے تھا جو پردہ کرنے، شریعت کے احکام جاننے

❶ البخاری، کتاب النکاح، باب مایتقی من شوم المراۃ، ح ٥٠٩٦.

❷ البخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم، ح: ٣٠٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عمل کرنے میں آج کی خواتین سے سینکڑوں درجہ بہتر تھیں، پھر آج کی خواتین کا کیا حال ہو گا؟ ان کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔

جہاں تک ان کاموں کا تعلق ہے، جن میں خواتین کو مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوتا ہے، جیسے نشر و اشاعت کی محفلیں، سوشل ورک، ائیر ہوسٹس کے طور پر مردوں کی خدمت یا ایسے دیگر امور، تو یہ سب کام کثیر مفاسد کا سبب بنتے ہیں جس کا اندازہ حالات و واقعات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ ❶

❶ فتاویٰ الشیخ محمد ابراهیم آل شیخ: ۱۰/ ۲۳۱۔ ۲۳۷ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ امام عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز رحمہ اللہ کے فتاویٰ

① سارنگی (گٹار وغیرہ) اور ڈھول کے ساتھ گانا گانے کا حکم:

س: گانے کا کیا حکم ہے؟ یہ حلال ہے یا حرام؟ میں تو صرف سکون کی خاطر سنتا ہوں، پرانے آلات موسیقی کے استعمال کا کیا حکم ہے؟ کیا شادی کے موقع پر ڈھول بجانا چاہیے؟ میں نے سنا ہے کہ یہ حلال ہے۔ براہ کرم جواب دے کر ثواب کے حق دار بنئے۔

ج: یقیناً گانے سننا حرام، منکر اور دلوں کی سختی اور بیماریوں کا ذریعہ ہے، جو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتا ہے۔ اکثر اہل علم اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ (لقمان: ٦)

کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد گانا ہے اور جب گانے میں آلات موسیقی کی آواز مثلاً سارنگی، باجہ، بانسری، ڈھول، گٹار وغیرہ شامل ہو تو اس کی حرمت زیادہ شدید ہو جاتی ہے۔ علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ ایسی موسیقی حرام ہے، لہٰذا اس سے بچنا واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ضرور میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال قرار دے لیں گے۔''[1]

میں ہر ایک کو نصیحت کرتا ہوں کہ باقاعدہ وقت کی ترتیب کے ساتھ خوش الحان قاری کی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت سنیں اور خود بھی اسے پڑھنے میں مصروف رہیں، اس سے گانے کی مشغولیت ختم ہو جائے گی اور گناہ سے بچ کر نہایت مفید نتائج حاصل ہوں گے۔

رہی بات شادی کے موقع کی تو اس میں سادہ دف بجائی جا سکتی ہے اور دف بجانے

---

[1] بخاری برقم: ٥٥٩٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی عورت اسے خواتین کی مجلس میں بجائے گی؛ تاکہ نکاح کا اعلان ہو سکے اور پتہ چلے کے یہ حلال نکاح ہے۔ جیسا کہ سنت سے ایسا کرنا ثابت ہے، لیکن اس کے ساتھ حرام کاموں کی دعوت اور توصیف نہ ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ شادی کے موقع پر ڈھول بجانا جائز نہیں بلکہ صرف اور صرف دف پر اکتفا کیا جائے گا اور نہ ہی دیگر بلند و بالا آواز والے آلات کا استعمال جائز ہے؛ کیونکہ ان کے ذریعے عظیم فتنے اور خطرناک نتائج کے ساتھ ساتھ دوسرے مسلمانوں کو تکلیف دینے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح رات گئے تک ایسی تقریبات کا جاری رکھنا بھی جائز نہیں، کیونکہ تقریب کو زیادہ طول دینے سے فجر کی نماز ضرور قضا ہو جاتی ہے کیونکہ اس وقت نیند غالب آ جاتی ہے، جو ایک اور حرام کام ہے اور منافقین کا شیوہ ہے۔ ❶

② کچھ لوگ موسیقی کو جائز اور مباح سمجھتے ہیں:

س: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ موسیقی کے تمام آلات کا استعمال اور گانا مباح ہے، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: قرآن کریم کی آیات اور احادیث میں گانے اور اس کے تمام لوازم کی مذمت وارد ہوئی ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ گانا جائز ہے تو وہ جھوٹا شخص ہے اور منکر کا مرتکب ہوا ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر اُس شخص کا جرم ہے جو یہ کہے کہ گانا بجانا مستحب ہے، ایسے انسان کی جہالت میں کوئی شک نہیں ہے، نہ اس نے اللہ تعالیٰ کا مقام پہچانا، اور نہ دین کے احکام سمجھے بلکہ اس نے تو اللہ پر بہتان باندھنے کی جرأت کر ڈالی اور اس کی شریعت کو جھٹلایا۔

نکاح کے موقع پر صرف دف بجانا جائز ہے جو عورتوں کے ساتھ خاص ہے جبکہ اس محفل میں کوئی مرد موجود نہ ہو، اور نہ ہی گناہ پر ابھارنے والے الفاظ استعمال کیے جائیں، نیز شور شرابہ بھی برپا نہ کیا جائے کہ ہمسائے پریشانی کا سامنا کریں، ایسا کرنا منکر ہے۔ دف کے

❶ مجموع فتاویٰ ابن باز: ۳/ ٤٣٤ ، ٢١/ ١٦٤ ، ١٦٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ کسی بھی قسم کے آلات مثلاً ڈھول، بانسری، سارنگی، باجہ وغیرہ، خواتین یا مرد کوئی بھی استعمال نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لیے مشروع قرار دیا ہے کہ وہ جنگی ہتھیاروں کے ذریعے مشق کریں، مثلاً تیراندازی، گھڑسواری، گھڑسواری میں مقابلہ، ڈھال کا استعمال، مشین گن چلانا، ٹینک کے ذریعے گولہ باری کرنا، بندوق سے نشانہ لینا اور اس قسم کے تمام کام جن کے ذریعے جہاد فی سبیل اللہ میں مدد ملتی ہو۔

ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اور لہو ولعب میں پڑنے کی بجائے دین کی سمجھ عطا فرما کر جہاد کے طریقے سیکھنے کی توفیق دے؛ تاکہ وہ اللہ کے دین کا دفاع اور اپنے وطن کی سرحدوں کی حفاظت کرسکیں۔ بے شک وہ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔ [1]

③ موسیقی کا سماع برائی اور مصیبت کے سوا کچھ بھی نہیں:

موسیقی اور اس سے متعلق ہر قسم کے آلات سراسر برائی اور مصیبت کا منبع ہیں، لیکن شیطان اسے مزین کردیتا ہے تاکہ لوگ اس سے لذت حاصل کریں، اس میں خود بھی ڈوبے رہیں اور دوسروں کو اس کی دعوت دیں اور بالآخر حق سے منہ موڑ کر باطل کی طرف مائل ہوجائیں، اور ان کاموں سے دور رہیں جو اللہ کو پسند ہیں اور اللہ کے ناپسندیدہ اور حرام کاموں میں مشغول ہوں۔

پس موسیقی، اس میں مستعمل سب آلات اور دیگر ایسی مصروفیات ہیں جن سے نہ دنیا کا فائدہ ہے، نہ آخرت کا، سب کے سب منکر ہیں۔ ان سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا اور سماع جائز نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے، جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کو حلال قرار دے لیں گے۔"

میں آپ سمیت سب مسلمان مردوں عورتوں کو وصیت کرتا ہوں کہ کثرت سے قرآن

---

[1] فتاویٰ ابن باز: ۳/ ۴۲۴-۴۲۶، ۲۱/ ۱۶۶-۱۶۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم کی تلاوت سنیں اور خود بھی تلاوت کریں اس طرح دل سے موسیقی کی محبت نکل جائے گی اور عظیم فوائد حاصل ہوں گے، اللہ ہمیں ایسے کاموں کی توفیق دے جو اسے پسند ہیں۔ بے شک وہ سننے والا قبول کرنے والا ہے۔ ❶

④ اسلامی شعار (ترانے وغیرہ) کا حکم:

س: ایسے گیت اور نغمے سننے کا کیا حکم ہے جو صرف اسلامی شعار پر مشتمل ہوں؟

ج: مختلف نغمے مختلف حکم رکھتے ہیں۔ جب ان میں بھلائی کی دعوت، نیکی کی نصیحت، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت، اسی طرح اپنے وطن کی حفاظت اور دشمنوں سے ہوشیار رہنے اور ان کے خلاف پوری قوت سے تیاری کرنے کی ترغیب ہو تو ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر ایسے اشعار میں برائی کی دعوت، مرد اور خواتین کا اختلاط یا ان کے محاسن بیان کیے گئے ہوں یا اس قسم کے فاسد الفاظ اور جملے ہوں تو ایسے اشعار کا سماع جائز نہیں۔ ❷

بلکہ وہ نغمے جو اسلامی اشعار پر مشتمل ہوں وہ بھی اس لحن اور انداز میں نہیں ہونے چاہئیں جیسے کہ فحش گانے گائے جاتے ہیں اور نہ ہی اس طرز پر ہوں جس طرح صوفیاء کی جماعت میں رائج ہے۔ اس کے ساتھ یہ احتیاط بھی ملحوظ رہے کہ ان میں مشغول ہو کر انسان کا نفس اس قدر مائل نہ ہو جائے کہ اللہ کے ذکر اور قرآن سے غفلت میں پڑا رہے کیونکہ بعض اوقات انسان اس قسم کے ترانوں میں ایسا کھو جاتا ہے کہ صبح، شام، سفر میں یا کسی بھی فرصت کے وقت انہیں ہی سنتا رہتا ہے جو کہ ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔

⑤ ایسے اشعار جن میں مکارم اخلاق کا ذکر ہو:

س: میں نے سنا ہے کہ ''گانا مسافر کا زادِ راہ ہے۔'' معلوم نہیں کہ یہ حدیث ہے یا کسی کا کلام؟ وضاحت فرما دیجیے، جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔

---

❶ مجموع فتاویٰ ابن باز: ٣/ ٤٣٦ .

❷ مجموع فتاویٰ ابن باز: ٣/ ٤٣٧ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ج: یہ حدیث کے الفاظ نہیں بلکہ باطل کلام ہے۔ گانا دراصل شیطان کی جھاڑ پھونک ہے جو اسی "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" میں سے ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے اور ایسے لوگوں کی مذمت کی ہے۔ کیونکہ اس سے شیطان اللہ کی راہ سے روکتا ہے اور اس میں مشغول کر کے اللہ کا کلام، قرآن کریم سننے کی لذت سے محروم کر دیتا ہے۔

ایسے اشعار جو سادہ انداز میں پڑھے جائیں اور وہ ایسے الفاظ پر مشتمل ہوں جن سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس کے بندے نفع حاصل کرتے ہیں یا اس قسم کے شعر جن میں اچھے اخلاق اور ناپسندیدہ اعمال سے روکا گیا ہو تو ان کے سننے اور پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "بے شک شعر میں حکمت ہوتی ہے۔"[1]

رسول اللہ ﷺ نے خود کعب بن زہیر، عبداللہ بن رواحہ، کعب بن مالک اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم کے شعر سنے۔[2]

⑥ تقریبات اور محفلوں میں خواتین کا تالیاں بجانا:

س: مردوں کی موجودگی میں خواتین تقریبات اور محفلوں میں تالیاں بجاتی ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

ج: کسی بھی تقریب یا محفل میں تالیاں بجانا جہالت کے کاموں میں سے ہے، جن پر کراہت کا اظہار کیا گیا ہے اور دلائل سے اس کا حرام ہونا بھی ثابت ہوتا ہے، کیونکہ مسلمانوں کو کافروں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کافروں کی ایک مذموم عادت کا ذکر فرمایا ہے:

﴿ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ﴾ (الانفال: ۳۵)

"ان کی نماز بیت اللہ کے قریب سیٹیوں اور تالیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔"

---

[1] اخرجه ابن ماجه فی کتاب الادب، باب الشعر برقم: ۲۸۴۴.

[2] مجموع فتاویٰ ابن باز: ۲۶/ ۳۷۵۔۳۷۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مومن جب کوئی حیران کن یا ناپسندیدہ بات سنے یا دیکھے تو سنت یہ راہنمائی کرتی ہے کہ وہ سبحان اللہ یا "اللہ اکبر" کہے۔ اور صرف عورتوں کے لیے مشروع ہے کہ جب نماز میں کوئی معاملہ درپیش آجائے تو وہ تالی بجائیں گی، یا جب وہ مردوں کے ساتھ نماز ادا کر رہی ہوں اور امام سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے آگاہ کرنے کے لیے بھی تالی بجائی جا سکتی ہے جبکہ مرد "سبحان اللہ" کہیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن وسنت میں صرف ایک موقع کے علاوہ مرد اور عورت دونوں کے لیے تالی بجانا درست نہیں کیونکہ اس میں کافروں کی مشابہت پائی جاتی ہے اور اگر مرد ایسا کریں تو ایسے ہے جیسے عورتوں کی مشابہت اختیار کر لیں اور یہ دونوں فعل ہی اسلام میں ممنوع ہیں۔ نیکی کی توفیق صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ [1]

7 مشاعرے میں مردوں کا تالیاں بجانا اور جھومتے ہوئے رقص کرنا:

س: بعض جگہوں پر ایسی محفلیں منعقد ہوتی ہیں جن میں اشعار کا مقابلہ ہوتا ہے، یعنی دو جماعتوں سے الگ الگ دو شاعروں کو بلایا جاتا ہے، اور ایسا عام طور پر شادی یا اس قسم کی تقریب کے موقع پر ہوتا ہے جس میں شاعروں کو باقاعدہ طے شدہ رقم ادا کی جاتی ہے اور یہ محفل رات گئے تک بلکہ پوری رات ہی جاری رہتی ہے اور ایک جماعت کا شاعر جب کوئی شعر پڑھتا ہے تو وہ بلند آواز میں اس کی حمایت کرتے ہوئے توصیفی کلمات بولتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں، بلکہ جھومتے ہیں اور باقاعدہ رقص بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر شاعر اپنے حسب ونسب میں تعریفی الفاظ اور مقابل شاعر کی توہین و تنقیص میں شعر کہتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا اس سب کی اجازت ہے؟

ج: شادی کے موقع پر اعلان نکاح کے لیے عورتوں کا دف بجانا مشروع ہے اور صرف خواتین ہی دَف بجائیں گی، مرد اس محفل میں ہرگز شامل نہیں ہوں گے۔ ایسا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں بھی ہوتا تھا اور ایسے موقع پر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات بھی شامل ہو جاتی تھیں۔ مردوں کے لیے ایسے شعر سننے، سنانے میں کوئی حرج

---

[1] مجموع الفتاویٰ ابن باز: ٤/ ١٥١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں جن میں غیبت، گالی، مذمت، مکروہ افعال کا تذکرہ یا ایسے الفاظ شامل نہ ہوں جو بغض وعداوت کو ہوا دیں، نیز ان اشعار میں موسیقی کی آمیزش بھی نہ کی گئی ہو۔ اور جن اشعار میں کسی قبیلہ یا شخص کے عیوب کا ذکر ہو یا دشمنی کی فضا پیدا کرنے والے جملے ہوں تو ایسا جائز نہیں ہے۔

اگر اشعار اخلاق فاضلہ کی دعوت دیتے ہیں جیسے نیکی کی ترغیب، جودوکرم وغیرہ تو ایسے میں دو شاعروں کا مقابلہ بھی جائز ہے جبکہ دنوں کے اشعار بھلائی اور حسن اعمال پر مبنی ہوں۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''بے شک شعر میں حکمت ہوتی ہے۔'' ❶

اسی طرح آپ ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''کفار کی ہجو کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ اشعار ان پر تیروں سے زیادہ گراں ہیں۔'' ❷

نیز آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

''اے اللہ! تو روح القدس سے اس کی مدد فرما۔'' ❸

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کفار کی ہجو کیا کرتے تھے اور ان کے اشعار اسلام کے لیے بڑی عظمت کے حامل تھے، اسی طرح عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم بھی بڑے بلند پایہ شاعر تھے۔

رہا شاعری کا یہ انداز کہ دو یا زیادہ شاعر اکٹھے ہوں اور ایک دوسرے کی مذمت کریں یا برا بھلا کہیں تو یہ منکر ہے۔ اسی طرح کسی دوسرے قبیلہ یا خاندان کو برا کہنا بھی جائز نہیں۔ لیکن اگر اشعار کے ذریعے لوگوں کو مفید کاموں کی نصیحت کی جائے مثلاً والدین کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور اس قبیل کے معروف کام، اس

❶ اخرجه البخاری كتاب الادب، باب ما يجوز من الشعر......، رقم: ٦١٤٥.

❷ اخرجه البيهقی فی سننه: ١٠/ ٢٢٨.

❸ اخرجه البخاری كتاب الصلاة، باب الشعر فی المسجد، ح: ٤٥٣..

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ساتھ برائی سے روکنا وغیرہ، تو ایسے شاعر کے قصائد، نظمیں وغیرہ سننے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس قسم کے شعر نفس کو متاثر کرتے ہیں اور اخلاق پر اچھا اثر ڈالتے ہیں۔ ایسے اشعار پر شاعر کو مناسب اجرت بھی دی جا سکتی ہے۔ ❶

⑧ میوزک سے بھرپور دینی و ملی نغموں اور سالگرہ کی تقاریب کا حکم:

ج: میوزک کلی طور پر حرام ہے۔ اور ایسے تمام نغمے یا گیت بھی حرام ہیں جن میں میوزک شامل ہیں، جہاں تک سالگرہ منانے کا سوال ہے تو ایسا کرنا بدعت اور کافروں کی مشابہت ہے لہٰذا اس میں شامل ہونا بھی گناہ ہے چاہے یہ شمولیت کسی بھی انداز سے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ﴾ (لقمان: ٦)

اکثر مفسرین کا قول ہے کہ "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" سے مراد گانا ہے اور اس میں ہر قسم کی موسیقی اور میوزک بھی شامل ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ''گانے سے دل میں نفاق اس طرح پرورش پاتا ہے جیسے پانی کھیتی کی نشو ونما کرتا ہے۔'' حدیث مبارکہ ہے: ''میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے کے آلات (میوزک، موسیقی) کو حلال قرار دے لیں گے۔'' ❷

شراب کے حکم میں ہر نشہ آور چیز شامل ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) ❸

---

❶ مجموع فتاوی ابن باز: ٢٨/ ٦٢_٦٤.

❷ رواه البخاري: كتاب الاشربه، باب ما جاء فيمن يستمل الخمر ويسيميه بغير اسمه۔ رقم: ٥٥٩٠.

❸ متفق عليه، مسلم فی کتاب الا قضيه، باب نقض الاحكام الباطله، ورد محدثات الامور، حديث: ٣٣٤٢،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جس کسی نے ہمارے دین کے معاملات میں ایسا کام ایجاد کیا جو دین میں نہیں، پس وہ کام مردود ہے۔“

اور سالگرہ کے لیے تقریبات منعقد کرنا بھی نئے امور میں سے ہے یعنی بدعت ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہیں کیا اور نہ ہی اس کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ امت کے سب سے بڑھ کر خیر خواہ ہیں اور اللہ کی شریعت کو سب سے بڑھ کر جاننے والے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی جنم دن (سالگرہ) نہیں منایا، حالانکہ وہ سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے اور آپ ﷺ کی سنت کا اتباع کرنے والے تھے۔ اگر یہ نیکی کا کام ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ضرور ایسا کرنے میں سبقت لے جاتے۔

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ [1]

⑨ پرسکون ہونے کے لیے ہلکا پھلکا میوزک سننا:

س: سائلہ کا تعلق عراق سے ہے اور کہتی ہیں کہ میں دینی واجبات مثلاً، نماز، روزہ، تلاوت قرآن پورے خلوص اور پابندی سے بجا لاتی ہوں، لیکن میں ایسے ہلکے پھلکے گانے بھی سن لیتی ہوں جن میں شراب یا اس قسم کی حرام چیزوں کا ذکر نہیں ہوتا، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ اَفِیْدُوْنَا اَفَادَکُمُ اللّٰهُ۔

ج: ہم نصیحت کرتے ہیں کہ آپ مطلقاً گانے نہ سنیں، چاہے وہ جس قسم کے بھی ہوں کیونکہ اس میں سراسر برائی ہے، جو دلوں کے عظیم بگاڑ کا سبب بنتی ہے۔ اس کی بجائے قرآنی تعلیمات اور احادیث پر مشتمل پروگرام اور نشریات سنا کریں جن میں بہت سے فائدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے منع فرما کر ”عذاب مهين“ (رسوا کن عذاب) کی وعید سنائی ہے۔ (لقمان:٦) اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ گانے سننا حرام ہے اور اس کی حرمت ایسے ہی ہے جیسے شراب اور زنا کی حرمت ہے۔ موسیقی سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے۔ ہم اللہ سے سوال

---

[1] مجموع الفتاوىٰ ابن باز؛ ٢١/ ١٦٨ ـ ١٧٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ ہم سب مسلمانوں کو اس کے شر سے محفوظ فرما کر ہدایت پر ثابت قدم رکھے۔

انه سمیع مجیب۔ ❶

⑩ نکاح کے موقع پر مروج غیر شرعی امور کا حکم:

س: آپ نے ذکر فرمایا کہ کپڑے کو ضرورت سے زیادہ لمبا رکھنا مرد اور عورت دونوں کے لیے حرام ہے؛ کیونکہ اس میں فخر و غرور پایا جاتا ہے۔ پس عورتوں کے عروسی لباس کے بارے میں کیا رائے ہے جو اتنا لمبا ہوتا ہے کہ زمین پر کئی بالشت گھسٹتا رہتا ہے؟ اسی طرح شادی کے موقع پر جو بے جا مال خرچ کیا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج: (مردوں کے لیے مشروع ہے کہ ان کا کپڑا ہمیشہ ٹخنوں سے اوپر تقریباً نصف پنڈلی تک رہے۔ مترجم) جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو ان کے لیے حکم ہے کہ وہ نصف پنڈلی سے نیچے ایک بالشت کپڑا لٹکا لیا کریں اگر لمبائی زیادہ کرنا چاہیں تو ایک ذراع ❷ تک بڑھا لیں اس سے پردہ بہتر طریقہ سے ہوگا اور پاؤں بھی چھپ جائیں گے۔ اب ایک ذراع سے زیادہ کپڑا لٹکایا جائے تو یہ منکر ہے، چاہے لباس دلہن کا ہو یا عام طور پر پہننے والا، کیونکہ اس میں بلا ضرورت مال ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

لہٰذا ضروری ہے لباس میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کی جائے اور لباس پر قیمتی چیزوں کے ساتھ کشیدہ کاری کروانے سے بھی بچنا چاہیے، کیونکہ جو کثیر مال یہاں ضائع ہوگا وہ امت کے فائدے کے لیے خرچ کیا جا سکتا ہے جس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔

شادی اور اس کے علاوہ دیگر خوشی کے موقعوں پر فضول خرچی سے پرہیز لازمی ہے۔

پس اتنی اجازت ہے کہ نکاح کے وقت مغنیہ صرف عورتوں کی مجلس میں رات کو خوشی کے اظہار کے لیے دف بجا کر گا سکتی ہے۔ ایسا کرنا مستحب ہے لیکن یاد رہے کہ آواز اتنی بلند نہ ہو کہ مردوں تک یا ہمسایوں تک پہنچے۔ مغنیہ ایسے گیت گا سکتی ہے جن میں دولہا، دلہن اور ان کے

---

❶ مجموع فتاویٰ ابن باز: ۲۱/ ۱۷۰۔۱۷۱.

❷ کہنی کے سرے سے لے کر درمیانی انگلی کے سرے تک کی لمبائی ذراع کہلاتی ہے۔ مترجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر والوں کی تعریف یا نصیحت کے کلمات ہوں اس کے لیے لاؤڈ سپیکر یا ڈیک وغیرہ کا استعمال جائز نہیں ہے۔

اور خوشی کے موقع پر فخر وتکبر کے اظہار کے لیے کثیر مال ضائع کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ایسا شور شرابہ برپا کرنا درست ہے جس سے دوسرے لوگوں کو اذیت پہنچے اور کسی تقریب کو صبح تک طول نہ دیا جائے کہ ساری رات اسی میں گزار کو صبح فجر کے وقت نیند غالب آجائے اور نماز قضا ہو جائے ایسا کرنا منکر ہے جس سے پرہیز ضروری ہے۔ ❶

⑪ تقریبات میں مرد وزن کا اختلاط اور موسیقی کے ذریعے علاج کرنا:

س: کسی بھی محفل یا تقریب میں مردوں اور عورتوں کا ایک جگہ جمع ہونا اور موسیقی کے ذریعے علاج کرانے کا کیا حکم ہے؟

ج: تقریبات میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط بالکل نہیں ہونا چاہیے بلکہ مردوں کی محفل الگ اور عورتوں کی محفل الگ ہو۔ ایک ہی جگہ دونوں کا اکٹھے ہونا منکر اور جاہلیت کے اعمال میں سے ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ۔

موسیقی سے علاج کرانے کی کوئی حقیقت نہیں ہے بلکہ یہ بے وقوفوں کا کام ہے، کیونکہ میوزک وغیرہ علاج نہیں بلکہ بیماری ہے جو انسان کو فرائض سے غافل کر دیتا ہے۔ پس ہر قسم کی موسیقی دلوں کے مرض کا سبب بنتی ہے اور اخلاق سے نابلد کر دیتی ہے۔ اصل علاج جس سے فائدہ ہوتا ہے اور دل کو سکون میسر آتا ہے وہ تو یہ ہے کہ مریضوں کو قرآن کریم کی تلاوت سنائی جائے، مفید وعظ ونصیحت کی جائے اور احادیث رسول ﷺ سنائی جائیں۔

میوزک اور اس طرح کے ہیجان انگیز آلات مریض کو باطل کا عادی بنا دیں گے جس سے بیماری مزید بڑھے گی پھر قرآن وسنت اور مفید وعظ ونصیحت اثر بالکل نہیں کرے گی۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ ❷

---

❶ مجموع فتاویٰ ابن باز: ۲۱/ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔

❷ مجموع فتاویٰ ابن باز: ۲۱/ ۱۷۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[4] سعودی دارالافتاء کی مستقل کمیٹی کے فتاویٰ

رئیس فتاویٰ کمیٹی: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز   نائب رئیس: عبدالرزاق عفیفی

ارکان: ✽ عبداللہ بن غذیان ✽ عبداللہ بن قعود ✽ بکر بن عبداللہ ابوزید ✽ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ ✽ صالح بن فوزان الفوزان

① شادی کی تقریب میں اداکاروں اور موسیقاروں کو بلانے کا حکم:

س: میں شادی کا ارادہ رکھتا ہوں، تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ اس محفل میں اداکاروں اور موسیقاروں کو دعوت دوں تاکہ وہ اپنے فن کے ذریعے تقریب میں شامل لوگوں کو محظوظ کریں، اگر یہ لوگ شراب کا استعمال نہ کریں تو کیا ان کی شرکت درست ہے؟ میرے والد صاحب کا اصرار ہے کہ میں انہیں ضرور بلاؤں۔

ج: کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ شادی یا اس کے علاوہ کسی موقع پر ایسے اداکاروں اور موسیقاروں کو بلائے تاکہ گھر والوں یا اہل علاقہ کی لطف اندوزی کا سامان ہو سکے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔ [1]

② مردوں کے دف بجانے کا حکم:

س: کیا جوان مرد دف بجا سکتے ہیں؟

ج: نکاح کا اعلان کرنا سنت ہے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

''نکاح کا اعلان کرو۔'' [2]

اس اعلان کے لیے دف کا استعمال کیا جائے گا، لیکن دف صرف خواتین ہی بجا سکتی

---

[1] فتویٰ نمبر: ٢١٨٦ .

[2] احمد: ٤/ ٥ ، ابن حبان: ٩/ ٣٧٤، ح ٤٠٦٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، قرآن اولیٰ کے واقعات سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے فرمایا: ''نکاح کا اعلان کرو اور اس کے لیے دف بجاؤ۔'' لیکن اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن میمون راوی ضعیف ہے۔ اسی طرح اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے جس کی سند میں خالد بن ایاس راوی منکر الحدیث ہے۔ ان کے علاوہ جتنے طرق سے یہ حدیث مروی ہے وہ مقال سے خالی نہیں، لہٰذا اس سے یہ استدلال لینا درست نہیں ہے کہ مرد بھی دف بجا سکتے ہیں۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .

③ شادی کی تقریب میں مردوں کے رقص کا حکم:

س: کیا نکاح کے موقع پر خوشی کے ساتھ کھیل کود جائز ہے؟ اور کیا مرد، خواتین سے دور الگ محفل میں اور خواتین مردوں سے دور الگ محفل میں رقص کر سکتی ہیں؟

ج: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا اعلان کرنے کی ترغیب دلائی ہے تاکہ ناجائز اور جائز نکاح میں تفریق ہو سکے۔ لیکن یہ اعلان اس انداز سے کیا جائے گا جو مشروع ہے یعنی صرف خواتین دف بجائیں گی اور صرف خواتین کی موجودگی میں ہی ایسے نغمے اور گیت گائے جا سکتے ہیں جن میں بے حیائی پر مبنی الفاظ نہ ہوں اور نہ ہی اس محفل میں مرد موجود ہوں۔

اسی طرح ولیمہ کی دعوت میں مردوں کا آلات جنگ کے ساتھ کھیل کود جائز ہے تاکہ جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب عام ہو اور اس محفل میں خواتین کی شرکت نہیں ہونی چاہیے۔ لہٰذا غیر شرعی طریقے سے نکاح کا اعلان کرنا جائز نہیں، مثلاً مردوں کا دف بجانا، مرد و خواتین کا مل کر رقص کرنا، تصویر کھینچنا، مووی بنانا، میوزک کا استعمال اور کسی قسم کے گانے بجانے کے آلات کا استعمال وغیرہ۔ اس کے لیے خواہ مردوں اور عورتوں کی محفل الگ الگ ہو پھر بھی جائز نہیں ہے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔ [1]

④ خوشی کے موقع پر مسجد میں محفل منعقد کرنا:

س: کیا کسی خوشی کے وقت مسجد میں محفل منعقد کرنا اور اس میں کچھ اشعار پڑھنا اور قرآن

[1] فتویٰ نمبر: ۵۰۶۷ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تلاوت کرنا جائز ہے؟

ج: مسجد میں خوشی کے اظہار کے لیے محفل منعقد کرنا، خوشی سے رقص کرنا، اشعار پڑھنا جائز نہیں۔ نہ ہی یہ درست ہے کہ ایسے موقع پر قرآن پاک کو اشعار کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ۔ ❶

⑤ نکاح یا دیگر تقریبات میں ڈھول اور دلہا، دلہن کے لیے سٹیج بنانا:

س: شادی کی تقریبات کی شرعی حیثیت کیا ہے جس میں دولہا کو عورتوں کی محفل میں دلہن کے ساتھ سٹیج پر بٹھایا جاتا ہے تاکہ دوسری خواتین دولہے کو دیکھ لیں۔ اب ظاہر ہے کہ دولہا کی نظر بھی دوسری اجنبی خواتین پر پڑے گی اور انہوں نے ہر طرح سے زیب و زیبائش کر رکھی ہوتی ہے، تو کیا اس قسم کے سٹیج سجانا جائز ہے؟ پھر یہ بھی عادت بن چکی ہے کہ عورتیں دف اور ڈھول کے ساتھ شادی کے اعلان میں شرکت کرتی ہیں۔ ایسے موقع پر ہم جیسے غیرت مند مرد کیا کریں کہ وہاں سٹیج پر دولہا کی نظر ہماری خواتین پر نہ پڑے۔ کیونکہ یہ رواج ہے کہ اسے خواتین کی محفل میں سٹیج پر بیٹھنا پڑتا ہے۔ اس صورت میں دیگر اجنبی خواتین کو کیا کرنا چاہیے؟

ج: دولہا کا اجنبی خواتین کے سامنے سٹیج پر بیٹھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہاں موجود ہر خاتون نے بڑھ چڑھ کر زیبائش کا اہتمام کیا ہوا ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ منکر ہے، جس سے رکنا لازم ہے۔ دولہا اور دلہن کے گھر والوں میں سے ذمہ دار اشخاص اور دیگر معاملات کے نگرانی کرنے والوں کو یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے۔ ان مواقع پر عام سرپرست، حکام اور علماء کو چاہیے کہ اس رجحان کے روک تھام کے لیے مناسب اقدامات کریں۔ تاکہ فساد کا ہر دروازہ بند ہو، اسی طرح ڈھول یا مزید میوزک کے آلات وغیرہ کا استعمال جو ایسی تقریبات میں کیا جاتا ہے وہ حرام ہے۔

ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم سب کو ایسے اعمال کی توفیق دے جس سے وہ راضی

❶ فتویٰ نمبر ۱۶۹۵۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو اور ظاہری، باطنی گناہوں سے بچا کر ہدایت کی توفیق دے۔ [1]

⑥ شادی کے موقع پر ڈھول اور میوزک بجانے والوں کو دی جانے والی اجرت:

س: بہت سے موقعوں بالخصوص شادی کے موقع پر کچھ لوگ ڈھول (بینڈ باجہ وغیرہ) بجانے والے کو بلاتے ہیں اور اسے اس کے معاوضہ میں بھاری رقم دی جاتی ہے کہ پوری تقریب میں وہاں موجود رہے۔ اگر کوئی گھر والوں کو اس کام سے روکے تو وہ حجت پیش کرتے ہیں کہ اس کام سے عبادت میں خلل واقع نہیں ہوتا، ہم تو نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں یہ میوزک بجاتے اور سنتے ہیں۔ صرف نکاح کے اعلان کے لیے انہیں بلایا گیا ہے...... وغیرہ۔ براہ کرام فتویٰ صادر فرمایئے تاکہ ایسا کرنے والوں کو دلیل کے ذریعے سے منع کیا جا سکے۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔

ج: نکاح کے اعلان کی خاطر مشروع یہ ہے کہ پروقار اجتماع ہو، ایک دوسرے کا تعارف کرایا جائے، محبت اور عزت کا مظاہرہ ہو اور دولہا کی طرف سے ولیمہ کا اہتمام کیا جائے۔ اس موقع پر صرف خواتین اپنی مجلس میں دف بجا سکتی ہیں۔

ڈھول اور موسیقی بجانے والوں کو بلانا اور انہیں اجرت دینا جائز نہیں ہے۔ بلکہ ایسی اجرت حرام ہے، نہ لی جائے اور نہ دی جائے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔ [2]

⑦ شادی کے موقع پر ٹیپ ریکارڈ یا ڈیک کے ذریعے گانے سننا اور دولہا کے گھر اور گاڑی کی آرائش کرنا:

س: ہمارے علاقہ میں شادی کے موقع پر ہونے والی کچھ خاص رسوم ہیں مثلاً:

ا: دلہن کے گھر بارات کے لیے جانے والی گاڑیوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا جاتا ہے، اسی طرح دولہا کے گھر کی بھی سات یا دس مختلف رنگوں کے جھنڈوں کے ساتھ آرائش کی جاتی ہے۔ (ہمارے ہاں اس کی شکل یہ ہے کہ پورے گھر بلکہ محلے کو بجلی کے قمقموں سے سجایا جاتا ہے۔ مترجم)

---

[1] فتویٰ نمبر ٨٨٥٤۔ [2] فتویٰ نمبر ١٢٧٠٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ دلہن جب رخصت ہونے لگتی ہے تو اس کا باپ آگ جلاتا ہے تاکہ رخصتی کا علم سب لوگوں کو ہو جائے اور اس آگ کے پاس دولہا یا کوئی اس کا قریبی رشتے دار کھڑا ہوتا ہے اسی طرح جب دولہن سسرال پہنچتی ہے تو گھر میں داخل ہونے سے پہلے بھی ایسے ہی آگ جلائی جاتی ہے۔ (جیسے ہمارے ہاں بھی آتش بازی کا بے ہنگم مظاہرہ ہوتا ہے۔ مترجم)

۳: خواتین ٹیک ریکارڈر یا ڈیک کے ذریعے گانے سنتی ہیں جن میں میوزک بھی شامل ہوتا ہے اور خود رقص بھی کرتی ہیں کیا یہ سب جائز ہے؟ وَاللّٰهُ يَحْفِظُكُمْ

ج: یہ بات جان لینی چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کے اعلان کی ترغیب دلائی ہے، تاکہ جائز اور ناجائز نکاح کے درمیان فرق ہو سکے۔ لیکن اس اعلان کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ صرف خواتین دف بجائیں اور وہ اخلاقیات کے دائرہ میں رہتے ہوئے ایسے نغمے بھی گا سکتی ہیں، جن میں کسی قسم کے فتنہ انگیز الفاظ نہ ہوں اور اس محفل میں مرد ہرگز حاضر نہ ہوں۔ اسی طرح اعلان نکاح کی خاطر ولیمہ کی دعوت بھی دی جائے۔

آپ نے جو سوال کیے ہیں ان کے جواب میں عرض ہے کہ:

۱: دولہا اور دلہن کی گاڑی یا گھر پر کسی قسم کے خاص نشانات یا علامات کا استعمال جاہلیت کے کاموں میں سے ہے، کیونکہ اسلام سے قبل زانیہ عورتیں اپنے گھروں پر کچھ جھنڈیاں وغیرہ نصب کر لیتی تھی انہیں دیکھ کر جو کوئی چاہتا برائی کے ارادہ سے اس گھر میں بلا روک ٹوک داخل ہو جاتا۔ یہ عمل ''نکاح البغایا'' کے نام سے مشہور تھا۔ اسلام نے اسے ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا ان کی تقلید میں ایسے امور جائز نہیں۔

۲: نکاح کے موقع پر آگ کا استعمال ہرگز نہیں ہونا چاہیے یہ غیر شرعی طریقہ ہے جس میں بے شمار خطرات ہیں۔

۳: ٹیپ ریکارڈر، ڈیک یا کسی بھی طریقے سے موسیقی سننا، اور گانے سن کر رقص کرنا منکر ہے، خواہ خواتین ہوں یا مرد۔ نکاح کے موقع پر یہ جائز ہیں اور نہ ہی اس کے علاوہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔ ❶

⑧ خاص علاقائی رقص اور کھیل:

ہمارے علاقہ میں ایک خاص رقص کی محفل سجائی جاتی ہے بعض لوگ اسے مباح قرار دیتے ہیں اور بعض مکروہ سمجھتے ہیں جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔ مباح قرار دینے والوں کی دلیل ہے کہ حبشی لوگوں کا بھی ایک خاص کھیل ہوتا تھا جس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "انہیں کھیلنے دو تا کہ یہودی اور عیسائی جان لیں کے ہمارے دین اسلام میں بڑی وسعت ہے۔" یہ علاقائی کھیل تماشہ شجاعت اور بہادری کا سبق دیتا ہے۔ اگر اس میں فضول خرچی، وقت کا ضیاع اور فرائض سے غفلت نہ برتی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اور جو لوگ حرام کہتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس میں:

۱: شاعر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے معزز لوگوں کو رسوا اور کم حیثیت لوگوں کو اعلیٰ مقام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

۲: ڈھول اور موسیقی شامل ہوتی ہے، جو کہ شیطانی آلات ہیں۔

۳: فضول خرچی کی جاتی ہے کیونکہ شاعر اور میوزک بجانے والے ساری رات فن کا مظاہرہ کرنے پر بھاری رقم وصول کرتے ہیں۔

۴: اس میدان میں حاضر ہونے والے لوگوں کی اکثر فخر و تکبر سے ویڈیو بنواتے اور تصاویر کھنچواتے ہیں اور رقص بھی کیا جاتا ہے۔

۵: اس علاقے کی خواتین گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر سارا منظر دیکھتی ہیں، اس طرح انہیں بھی اس ویڈیو میں شامل کر لیا جاتا ہے جو بہت سے مفاسد کا باعث ہے۔

۶: ساری رات یہ پروگرام جاری رہتا ہے اور الا ماشاء اللہ سب کی نماز فجر ضائع ہو جاتی ہے کیونکہ اس وقت تھکن اور نیند غالب آ جاتی ہے۔

---

❶ فتویٰ نمبر ۱۶۹۱۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷: دور دراز سے لوگ اس محفل میں شامل ہونے کے لیے آتے ہیں حتی کہ کار پارکنگ کے لیے جگہ تنگ پڑ جاتی ہے۔ کئی بوڑھے حضرات لاٹھیوں کا سہارا لیے اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر اس میں شرکت کرتے ہیں۔

براہ کرم وضاحت فرمادیجئے کہ اس سارے عمل کی کیا حیثیت ہے؟ تاکہ صحیح بات پر ہی عمل کیا جائے۔

ج: اگر فی الواقع ایسا ہی ہوتا ہے جیسے آپ نے ذکر کیا ہے تو اس قسم کے اشعار جن میں مبالغہ کے سوا کچھ نہ ہو اور ایسی محفلیں جن کا مقصد صرف مال کمانا ہو یا فضول خرچی، رقص، تکبر کا اظہار، تصاویر کشی، دور دراز سے لوگوں کا شریک ہونا، خواتین کا گھر کی چھت پر چڑھ کر نظارہ کرنا، آدھی رات یا ساری رات تک اس فضول کام میں مشغول رہنا اور نماز فجر کو ضائع کر دینا، یہ سب حرام ہے۔ نیز اس قسم کے اعمال سے شجاعت اور بہادری کا مظاہرہ ہرگز نہیں ہوتا، بلکہ اس میں بے حیائی اور جھوٹ کی اشاعت ہے۔ بے مقصد مال ضائع کرنا، وقت برباد کرنا، اور زمین پر فساد مچانا، صرف اس غرض سے کہ یہ سب آباء واجداد سے چلا آرہا ہے تو ایسی اندھی تقلید کا مقصد صرف خواہشات نفس کی پیروی ہے جس کے ذریعے شریعت اسلام اور مکارم اخلاق کو پشت کے پیچھے پھینک دیا جاتا ہے۔

جہاں تک حبشیوں کے کھیل کا تعلق ہے تو وہ خاص جنگی آلات کے استعمال کا مظاہرہ تھا جس میں اسلحہ چلانے کی مشق ہوتی تھی اور ایسا عید کے دن کیا جاتا تھا تاکہ دیگر فرائض سے کوتاہی نہ برتی جا سکے۔ اس عمل میں بہادری، شجاعت کے علاوہ جہاد کی ترغیب بھی ہوتی تھی اور وقت ضائع نہیں کیا جاتا تھا۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔ [1]

⑨ ایسی تقریب میں شرکت کرنا جس میں گانے یا اس قسم کے حرام امور ہوں:

س: کیا شادی یا سالگرہ کی تقریب میں عورت شرکت کر سکتی ہے، جبکہ سالگرہ منانا بدعت

[1] فتویٰ نمبر ٤١١٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور بدعت گمراہی ہے۔ نیز ایسی محفلوں میں آلات موسیقی کا استعمال بھی کیا جاتا ہے اور عموماً ساری رات پر مشتمل پروگرام ہوتا ہے؟ کیا صرف دولہا کو دیکھنے اور ان کے گھر والوں کی دلجوئی کی خاطر اس تقریب میں شامل ہوا جاسکتا ہے جب مقصد میوزک وغیرہ سننا نہ ہو؟

ج: جب شادی کی تقریب میں کسی غیر شرعی امر کا مظاہرہ نہ ہو مثلاً مردوں عورتوں کا اختلاط، حیا باختہ گانے وغیرہ تو شرکت کرنا جائز ہے۔ یا نیت یہ ہو کہ ایسے منکرات سے منع کریں گے تو بھی شریک ہوا جاسکتا ہے، لیکن اگر خطرہ ہو کہ اس صورت میں حرام کاموں سے بچا نہیں جاسکتا تو ایسی محفل میں شامل ہونا حرام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی عمومیت کے تحت حکم ہے:

﴿ وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَوٰةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهِ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ ﴾

(الانعام: ۷۰)

”اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا ہے اور اس کے ذریعے انہیں نصیحت کرتے رہیں، تاکہ کوئی نفس اپنے اعمال کے سبب گرفت میں نہ آجائے، سو اللہ کے سوا اس کا کوئی ولی اور شفاعت کرنے والا نہ ہو۔“

اور دوسری جگہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ ﴾ (لقمان: ٦)

گانے بجانے کے آلات کی مذمت میں بہت سی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں۔ سالگرہ منانا کسی بھی مسلمان مرد یا عورت کے لیے جائز نہیں ہے؛ کیونکہ ایسا کرنا بدعت ہے نہ ہی اس میں شامل ہونا چاہیے۔ ہاں اگر شمولیت اس سے روکنے اور اللہ کے حکم کی تبلیغ کی خاطر ہو تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

درست ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔ ❶

⑩ بہنوں کو شادی میں شرکت سے روکنا:

⑩ میں اپنی بہنوں کو شادی کی تقریبات یا اس قسم کی دوسری محفلوں میں جانے سے روکتا ہوں اور میرے روکنے سے میری بہنیں اور والدہ غضب ناک ہو جاتی ہے اور غصہ میں آ کر مجھے ''ظالم'' بھی کہتی ہیں کیونکہ علاقہ کی باقی خواتین ان تقریبات میں شامل ہوتی ہیں۔ میرے اس عمل کا شرعی حکم کیا ہے؟ کیا میں واقعی گناہ گار ہوتا ہوں؟ اَفِیْدُوْنَا اَفَادَکُمُ اللّٰہُ۔

ج: جب شادی کی تقریب میں حرام کام شامل ہوں جیسے مرد و خواتین کا اختلاط، یا کھانا پیش کرنے کے لیے مردوں کا آنا، کھانے پینے میں حرام چیزیں، گانا یا میوزک وغیرہ تو ایسی محفل میں شرکت جائز نہیں ہے۔ نکاح کی تقریب میں دف بجانے کی اجازت ہے جو صرف خواتین کے لیے مباح ہے۔ لہٰذا اگر اس تقریب میں کسی حرام کام کا ارتکاب نہیں کیا جاتا تو خواتین کا اس میں شامل ہونا درست ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ❷

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

فضیلۃ الشیخ سعید بن علی القحطانی کی کتاب کا یہاں اختتام ہو چکا ہے۔ اگلا اضافہ مترجم کی طرف سے ہے۔

---

❶ فتویٰ نمبر ۱۹۳۸.
❷ فتویٰ نمبر ۱۳۳۱۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواں ہیں لات ومنات

ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ اپنی تفسیر ''تفہیم القرآن'' میں، آیتِ کریمہ:

﴿ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ ﴾ (لقمان : ٦)

''اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو بے مقصد باتوں کو مول لیتے ہیں تاکہ بغیر علم کے اللہ کی راہ سے روکیں اور اس کا مذاق اڑائیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔''

کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ابن ہشام نے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی۔ مکہ میں جب دعوتِ حق پھیلی گئی اور کفار کے مظالم اس کی راہ روکنے میں ناکام ہوئے تو نضر بن حارث کہنے لگا: ''جس طرح تم محمد ﷺ کی دعوت کا مقابلہ کر رہے ہو اس سے کام نہ بنے گا۔ یہ شخص تمہارے درمیان بچپن سے ادھیڑ عمر کو پہنچا ہے۔ آج تک وہ اپنے اخلاق میں تم سب سے بہتر آدمی تھا، اب تم کہتے ہو کہ یہ ساحر، شاعر اور کاہن ہے۔ آخر ان باتوں کا یقین کون کرے گا؟ کیا لوگ ساحروں کو نہیں جانتے کہ وہ کس قسم کی جھاڑ پھونک کرتے ہیں؟ کیا لوگوں کو معلوم نہیں کہ کاہن کس قسم کی باتیں کرتے ہیں؟ کیا لوگ شعر و شاعری سے ناواقف ہیں؟ کیا لوگوں کو جنون کی کیفیات کا علم نہیں، ان لزامات میں سے آخر کون سا الزام محمد ﷺ پر چسپاں کر سکتے ہو؟ اس کا یقین دلا کر تم لوگوں کو محمد ﷺ کی طرف توجہ کرنے سے نہ روک سکو گے۔ ٹھہرو!

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''میں اس کا علاج کرتا ہوں''

پھر وہ مکہ سے عراق گیا اور وہاں سے عجمیوں کی کتابیں خرید لایا اور کہنے لگا: محمد ﷺ بھی تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں سناتا ہے۔ پھر خود ان سے فارس کے بادشاہوں کے قصے بیان کرتا اور کہتا میری کہانی محمد ﷺ کی بات سے بہتر ہے۔ یہی روایت ''اسباب النزول'' میں واحدی نے کلبی اور مقابل سے نقل کی ہے جس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کا اضافہ ہے کہ اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت کو روکنے کے لیے اس نے لونڈیاں خریدیں اور جب کسی آدمی کو دیکھتا وہ اسلام کی طرف مائل ہوسکتا ہے تو اس کے پیچھے فاحشہ عورت لگا دیتا اور اس سے کہتا: اسے کھلاؤ، پلاؤ اور گانا سناؤ! پھر کہتا:

یہ سب کچھ اس نماز، روزہ اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے سے بہتر ہے جس کی دعوت محمد ﷺ دیتے ہیں۔''[1]

مزید توضیح وتشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''لَهْوَ الْحَدِيثِ'' یعنی ایسی بات جو آدمی کو اپنے اندر مشغول کر کے ہر دوسری چیز سے غافل کر دے۔ لغوی اعتبار سے اس میں ذم کا پہلو نہیں لیکن عام استعمال میں اس کا اطلاق بری اور فضول باتوں پر ہی ہوتا ہے مثلاً: گپ، خرافات، ہنسی مذاق، داستانیں، افسانے، ناول، گانا بجانا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں۔

اس کا مطلب یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ وہ شخص جو حدیث حق کو چھوڑ کر حدیث باطل کو اختیار کرتا ہے وہ ہدایت کو چھوڑ کر ان باتوں کی طرف راغب ہوتا ہے جن مین نہ دنیا کی کوئی 'بھلائی' ہے نہ آخرت کی۔ لیکن یہ تو مجازی معنی ہیں۔ حقیقی معنی ہیں کہ آدمی اپنا مال خرچ کر کے کوئی بے ہودہ چیز خرید لے اور بکثرت روایات اس مفہوم کی تائید کرتی ہیں۔ (جیسا کی ذکر بھی کیا جا چکا ہے)

---

[1] تفہیم القرآن، تفسیر سورہ لقمان۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس تفصیل کو ذکر کرنے کے بعد نہایت اہم اور توجہ طلب نکتہ کی طرف توجہ مندول کرواتے ہوئے کہتے ہیں:

''یہ تقریباً وہی چال ہے جس سے اقوام کے اکابرین (سردارانِ قریش اور نضر بن حارث کے نقش قدم پر چلتے ہوئے) ہر زمانے میں کام لیتے رہے ہیں۔ وہ عوام کو کھیل تماشوں اور رقص وسرور (کلچر) میں غرق کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ انہیں زندگی کے سنجیدہ مسائل کی طرف توجہ کرنے کا ہوش بھی نہ رہے اور اس عالم مدہوشی میں انہیں محسوس ہی نہ ہونے پائے کہ انہیں کس تباہی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ گانے بجانے کی ''ثقافت'' تمام کی تمام لونڈیوں کی بدولت زندہ تھی، آزاد عورتیں اس وقت آرٹسٹ نہ بنتی تھیں (آج بھی کوئی باحیا عورت ایسا بننے کا نہیں سوچ سکتی)'' [1]

افسوس! آج بھی کتنے ہی لوگ نضر بن حارث کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہی مقصد لے کر جیتے ہیں کہ نوجوان نسل کے رگ و پے میں صرف موسیقی ہی نہیں ہر طرح کے رنگا رنگ زہر گھول دیئے جائیں تا کہ احکامِ قرآن اور فرمان رسول ﷺ کی حلاوت ومٹھاس معدوم نہ سہی، بے اثر ضرور ٹھہریں (اللہ ایسے شیطانی عزائم ناکام بنائے۔ آمین)

بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
اگرچہ پیر ہے آدم، جواں ہیں لات و منات

(علامہ اقبال)

[1] تفہیم القرآن از ابوالاعلی مودودی رحمہ اللہ، تفسیر سورہ لقمان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری خواہش

ایک گانے والی عورت نے عربی سیکھ رکھی تھی اور وہ اشعار گایا کرتی تھی۔ اس کا ایک حکمران کے پاس آنا جانا شروع ہو گیا۔ یہ اس کے دِل پر چھا گئی اور اسے پوری طرح اپنے قابو میں لے لیا۔

حکمران نے ایک دن اس سے کہا: ''کیا تمہارا کوئی تعلق دار یا کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس کے ساتھ میں حسن سلوک کروں یا اس کے کام آ سکوں؟''

وہ بولی: میرے آقا! میرا ایسا رشتہ دار تو کوئی نہیں، البتہ شہر میں تین آدمی ایسے ہیں جو میرے مالک کے قریبی دوست تھے۔ میں چاہتی ہوں کہ میں جس عیش و آرام میں ہوں۔ وہ بھی ایسے ہی راحت و آرام پائیں۔''

حکمران نے اپنے اہلکار کو لکھا کہ وہ ان تینوں کو دس دس ہزار درہم دے اور انہیں جلد از جلد میرے سامنے پیش کرے۔ اہلکار نے ایسا ہی کیا، وہ حاکم کے دروازے پر پہنچے تو انہوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔

حاکم نے انہیں محل میں آنے کی اجازت دے دی، خوب آؤ بھگت کی اور ان سے ان کی ضروریات کے متعلق دریافت کیا۔

ان میں سے دو نے اپنی اپنی ضروریات کا ذکر کر دیا اور حاکم نے ان کی ضروریات پوری بھی کر دیں۔ اب تیسرے کی باری آئی تو اس نے کہا: آقا! میری ایسی کوئی ضرورت نہیں۔''

حکمران بولا: ''کیوں؟ کیا میں تمہاری ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا؟ تم پر افسوس ہے۔ تم ذکر تو کرو میں تمہارے لیے جو کر سکا، ضرور کروں گا''

اس آدمی نے جواب دیا: ''جان کی امان پاؤں تو عرض کروں؟'' حاکم نے کہا: ''بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈھرک بیان کرو۔"

وہ کہنے لگا: "چلو ٹھیک ہے، آپ نے جس لونڈی کے سبب سے ہماری عزت وتوقیر کی ہے آپ اس سے کہیں کہ وہ مجھے تین مرتبہ گانے سنا دے اور میں تین رطل شراب پیئوں...... ہو سکے تو آپ صرف یہی کام کر دیں۔"

یہ سن کر حاکم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس عورت کے پاس گیا اور جا کر ساری بات بتائی۔

وہ کہنے لگی: "آقا! آپ کو اس سے کیا؟ میں اس کام کے لیے حاضر ہوں"

دوسرا دن ہوا، اس شخص کو بلوایا گیا اور سونے کی تین کرسیاں رکھ دی گئیں۔ ایک پر حاکم، دوسری پر وہ گانے والی عورت اور تیسری پر آدمی بیٹھ گیا۔ پھر کھانا لگایا گیا، سب نے مل کر کھانا کھایا، بعد میں مختلف قسم کی خوشبوئیں منگوائی گئیں اور تین رطل شراب لا کر برتنوں میں ڈالی گئی۔

حاکم نے اس آدمی سے کہا: "تم جو کہنا چاہتے ہو کہو اور اپنی ضرورت پیش کرو" وہ بولا: "آپ اسے حکم دیں کہ وہ یہ گانا سنائے:

"لَا اسْتَطِيْعُ سَلْوًا عَنْ مَوَدَّتِهَا
اَوْ يَصْنَعُ الْحُبُّ بِي فَوْقَ الَّذِيْ صَنَعَا
اَدْعُوْا اِلٰى هِجْرِهَا قَلْبِيْ فَيُسْعِدُ لِيْ
حَتّٰى اِذَا قُلْتُ هٰذَا صَادِقٌ نَزَعَا

"میں اُس سے اِس قدر محبت کرتا ہوں کہ اس کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا، کیا یہ محبت میرے ساتھ اس سے بھی بڑھ کر سلوک کرے گی؟

میں اپنے دل کو اپنی محبوبہ کی جدائی کے لیے آمادہ کرتا ہوں تو وہ میرا ساتھ دیتا ہے اور جب میں دِل سے کہتا ہوں کہ میں اس کام کا عزم مصمم کر چکا ہوں تو میرا دل چھٹنے لگتا ہے۔"

حاکم نے اسے اشارہ کیا، چنانچہ اس نے یہ گانا گا کر سنایا، حاکم کی مغنیہ اور اس شخص نے شراب پی۔ حکم دیا گیا کہ برتنوں کو دوبارہ شراب سے بھر دیا جائے۔ پھر حاکم نے اس شخص سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا: ''اپنی کوئی اور ضرورت پیش کرو''

وہ بولا: آپ اسے حکم دیں کہ یہ گانا سنائے:

تَخَيَّرْتُ مِنْ نُعْمَانَ عُوْدَ اِرَاكِهٖ
لِهِنْدٍ وَلٰكِنْ مَنْ يُبَلِّغُهُ هِنْدَا
اَلَا عِزِّ جَابِي بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا
وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هِنْدٌ لِاَرْضِكُمَا قَصْدَا

''میں نے وادئ نعمان سے پیلو کے درخت کی ایک شاخ ھند کے لیے منتخب کر لی، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اسے ھند تک کون پہنچائے؟

اے دو ساتھیو! اللہ تم میں برکت دے، تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ اگر چہ ھند تمہاری سرزمین کی طرف نہیں گئی۔''

چنانچہ اس نے یہ گانا بھی اسے سنا دیا۔ پھر حاکم، اس شخص اور مغنیہ نے شراب پی۔ حاکم نے حکم دیا اور تیسری مرتبہ برتنوں کو شراب سے بھر دیا گیا۔ اس شخص سے حاکم نے پھر کہا: ''اپنی مزید کوئی ضرورت پیش کرو''۔ اس نے کہا: ''میرے آقا! اس سے کہیں کہ وہ یہ گانا سنائے'':

مِنَّا الْوِصَالُ وَمِنْكُمُ الْهَجْرُ
حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَنَا الدَّهْرُ
وَاللّٰهِ مَا اَسْلُوْكُمْ اَبَدًا
مَا لَاحَ نَجْمٌ اَوْ اَبْدٰى فَجْرٌ

''ہمارے درمیان ملاقاتوں اور جدائیوں کا یہ سلسلہ جاری رہے گا، حتیٰ کہ زمانہ ہمارے درمیان مستقل جدائی ڈال دے۔

اللہ کی قسم! جب تک تارے طلوع ہوتے رہیں گے یا فجر طلوع ہوتی رہے گی میں کبھی بھی تمہاری جدائی اور فراق کو برداشت نہیں کر سکوں گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغنیہ ابھی آخری شعروں تک نہیں پہنچی تھی کہ وہ شخص مدہوش ہو کر گر پڑا۔ حاکم نے مغنیہ سے کہا:

''اسے دیکھو تو سہی، کس حال میں ہے؟''

وہ اٹھ کر اس کی طرف گئی...... اسے حرکت دی...... وہ تو مر چکا تھا۔

حاکم نے مغنیہ سے کہا: ''اب تم اس پر روؤ''۔

وہ بولی:...... ''میں آپ کی زندگی میں اس پر نہیں روؤں گی''۔

اس نے کہا: ''نہیں نہیں......! تمہیں ضرور اس پر رونا چاہیے، اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ رہتا تو تمہیں ساتھ لیے بغیر نہ جاتا'' چنانچہ اس عورت نے خوب آہ و بکا اور نوحہ کیا۔ حاکم کے کہنے پر اس شخص کی بہترین تجہیز و تکفین اور تدفین کا بندوبست کیا گیا۔ [1]

یہ تو اس شخص کا دنیاوی انجام تھا......

اخروی انجام کیا ہوگا؟

کیا اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ نے اس کام کا حکم دیا تھا جس میں وہ شخص آخری لمحات میں مشغول تھا؟...... یا ایسا عمل کرنے پر شدید وعید سنائی گئی ہے؟

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْا لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْا لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ))

((وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ))

((وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ)) [2]

''بے شک آدمی بظاہر اہل جنت والے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جہنم میں

[1] بدکاروں کی زندگی کا عبرت ناک انجام، تالیف، مجدی فتحی السید اردو قالب: پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی۔

[2] صحيح البخاري: ٢٨٩٨، ٢٢٠٧ صحيح مسلم: ١١٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہوتا ہے۔اور ایک آدمی بظاہر جہنم والا عمل کرتا ہے اور درحقیقت وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے اور اعمال کا دارومدار تو خاتموں پر ہے"

تو پھر............

کیا ہمیں اپنے آخری عمل، آخری خواہش اور آخری لمحات کی فکر آج سے ہی نہیں کرنی چاہیے؟ کیونکہ......

موت تو اٹل ہے اور......

نہ جانے کب آجائے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گانے بھی سنتا ہوں......اور قرآن بھی پڑھتا ہوں

ایک نوجوان دل کے مرض کی وجہ سے ہسپتال میں داخل تھا اور میرے زیر علاج تھا......

ڈاکٹر صاحب پر تاسف لہجے میں بتا رہے تھے۔

میں جب بھی اسے دیکھنے جاتا ریڈیو اس کے ساتھ رکھا ہوتا تھا اور وہ ہر وقت گانے سننے میں مشغول رہتا۔

مجھے علم تھا کہ اس کا مرض لا علاج ہے سو میں نے اس بے بسی کے عالم میں اسے قرآن پاک پڑھنے کی ترغیب دی۔

میری بات سن کر وہ کہنے لگا:

''میں حافظ قرآن ہوں...... گانے بھی سنتا ہوں اور قرآن بھی پڑھتا ہوں'' میں نے پوچھا: کون سا کام زیادہ کرتے ہو؟ تو اس نے بتایا:

''گانے کو زیادہ وقت دیتا ہوں''

آخر جب لا علاج مرض نے اسے شکست دی تو موت کے وقت اس کے منہ سے گانے کی آواز آ رہی تھی......!

کلمہ کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔ [1]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ

[1] بدکاروں کی زندگی کا عبرت ناک انجام، تالیف: مجدی فتحی السید اردو قالب: پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ)) ❶

''جس شخص نے محض اللہ کو راضی کرنے کے لیے ''لا الہ الا اللہ'' کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو گیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس شخص نے محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو گیا تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔ اور جس شخص نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صدقہ کیا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو گیا تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔''

سبحان اللہ!

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتے ہوئے جس کی موت آ جائے......

وہ تو جنت میں داخل ہوگا۔

اور جس کی موت اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے آئے......

اس کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟

---

❶ مسند احمد: ۳۸/ ۳۵۰: ۲۳۳۲٤، وَصَحَّحَهُ اَلْبَانی فی صحیح الترغیب والترھیب: ۹۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابدی سکون یا...... چند لمحوں کا سرور؟

درج ذیل چند احادیث یقیناً یہ فیصلہ کرنے میں معاون ثابت ہوں گی کہ ہمیں اپنے لیے کس چیز کا انتخاب کرنا ہے......

(۱):...... اسد بن موسیٰ، عبدالعزیز بن ابی مسلمہ سے روایت ہے، وہ محمد بن منکدر سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے:

کہاں ہیں میرے وہ بندے جو اپنے نفس اور اپنے کانوں کولھو ولعب اور شیطانی آلات سے بچاتے تھے انہیں کستوری کے باغات میں داخل کردو اور انہیں خبر دو کہ میں نے ان پر اپنی رضامندی اتار دی ہے۔" ❶

(۲):...... ابن وھب نے مالک سے وہ محمد بن بن منکدر سے اس کی مثل روایت نقل کرتے ہیں جس میں یہ اضافہ ہے:

"پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے: انہیں میری حمد وثناء اور شکر سناؤ اور انہیں بتاؤ کہ آج ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔" ❷

(۳):...... ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کسی نے گانے کی آواز کو سنا تو اسے اجازت نہ دی جائے گی کہ وہ روحانیوں کو سنیں، پوچھا گیا، وہ کون ہیں؟ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: اہل جنت کے قاری۔" ❸

(۴):...... ثعلبی اور واحدی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے کہ "جو آدمی گانے ساتھ اپنی آواز بلند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو شیطانوں کو بھیجتے ہیں جو

---

❶ احکام القرآن، جلد ۳، صفحہ ۱۴۹۳۔ ❷ حوالہ سابق

❸ نوادر الاصول، صفحہ ۱۵۴، ماخوذ از تفسیر قرطبی: ۱۴/ ۵۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے دونوں کندھوں کے درمیان بیٹھ جاتے ہیں اور لگاتار اسے اپنے پاؤں مارتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا ہے۔" ❶

(۵):...... امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"جب میری امت پندرہ عمل کرے گی تو ان پر آزمائش اور مصیبت اترے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اعمال بیان کیے ان میں یہ امور بھی شامل ہیں: وہ گانے بجانے والی عورتوں اور آلات لھو ولعب میں مصروف ہو جائیں گے۔" ❷

(۶):...... قاضی ابوبکر احکام القرآن میں حضرت عبداللہ بن مبارک اور امام مالک رحمہما اللہ کے حوالہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"جو کسی گانے والی عورت کے پاس گانا سننے کے لیے بیٹھا تو قیامت کے دن اس کی کانوں میں پگھلا ہوا تانبا ڈالا جائے گا۔"

کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ موبائل، انٹرنیٹ، کمپیوٹر اور ان سے متعلقہ تمام آلات وسہولیات...... اب چونکہ ان سے کٹ کر دنیا میں رہنا، آج ناممکن ہے۔

سو جس نے ان کا مثبت استعمال کیا اپنے نفس کو شیطان کے ہر قسم کے بہکاوے سے بچا کر اللہ کا ڈر دل میں رکھتے ہوئے، امید ہے کہ "ابدی سکون" اس کا مقدر ہوگا۔

اور جس نے............

چند لمحوں کے جھوٹے اور بے بنیاد اور ناپائیدار "سرور" کی خاطر اپنے رب کی حدود کو پامال کیا...... جانتے، بوجھتے ہوئے بھی...... روز قیامت اس کا مقدر کیا ہوگا؟

---

❶ تفسیر کشاف: جلد۳، صفحہ: ۴۹۰-۹۱۔

❷ جامع الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامت المسخ الخسف۔ جلد۲ صفحہ۴۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
حافظ عبداللہ عزیز
Cell: 03334554058
03034807363

صبر کا صلہ

امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ ''عرج'' نامی ایک جگہ سے گزر رہے تھے۔ ایک گانے والا سامنے آ گیا۔ اس کے ساتھ نہ ڈھول، طبلہ تھا نہ موسیقی کے دیگر لوازم، صرف غزلیں گا رہا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا:

((خُذُوْا الشَّيْطَانَ اَوْ اَمْسِكُوْا الشَّيْطَانَ))

''اس شیطان کو پکڑو! اس شیطان کا منہ بند کرو''

پھر فرمایا:

((لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)) ❶

''آدمی کے پیٹ میں گندا لہو اور پیپ بھر جائے تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ اپنے پیٹ میں) (گانے اور فحش) اشعار جمع کرے''

دیکھیے! نبی رحمت، جو سراپا عفو درگزر ہیں، اپنے دشمنوں کو بھی دعا دیتے ہیں، لیکن یہاں سنا کہ وہ شخص غزلیں پڑھ رہا ہے تو کس قدر سخت الفاظ استعمال کیے۔ یعنی ''موسیقی روح کی غذا ہے'' یہ کہنے والوں اور ''غذا'' حاصل کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے شیطان قرار دیا ہے اور معاملہ کی سنگینی اس بات سے اور واضح کر دی کہ اگر گندا پیپ، گندا خون آدمی کے پیٹ میں بھر جائے تو یہ اشعار اور گانوں سے بہتر ہے۔

بھئی! گانوں اور قوالیوں میں اشعار ہی تو ہوتے ہیں!

اور اشعار بھی کیسے؟ اور کچھ تو اس قدر غلیظ کہ اللہ کی پناہ! جن میں بے حیائی، فحاشی اور

❶ صحيح مسلم: كتاب الشعر، رقم ٤١٩٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرام کاری کی کھلی دعوت تو ہوتی ہی ہے،

معاذ اللہ، شرکیہ الفاظ بھی ہوتے ہیں!

اسلام کے تقدس کا مذاق بھی اڑایا جاتا ہے!

اللہ رب العزت اور رسول کریم ﷺ، جنہوں نے سختی سے اس فعل شنیع سے منع فرما کر کھلی وعید سنائی ہے......

انہی کے نام اِن اشعار میں لے کر، مبارک ہستیوں کی حرمت پامال بھی کی ہوتی ہے۔

یونہی تو رسول اللہ ﷺ نے بلاوجہ تو اشعار اور غزلیں پڑھنے والے کو ''شیطان'' نہیں کہا۔

لمحۂ فکریہ ہے!

ہم کیوں نہیں سوچتے کہ شیطان اور اس کے ''آلہ کار'' تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ اِن خرافات میں مصروف ہو کر مسلمان اپنا مقام، انجام اور اللہ کے انعام...... سب کچھ فراموش کر دیں۔

موسیقی اور اس جیسے تمام ''رنگین مشاغل'' صرف مشاغل ہی نہیں ہیں کہ ان میں کھو جانے والے اِن کے ''اثرات'' سے محفوظ و مامون رہیں گے، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر غور کریں تو دل کانپ اٹھتا ہے کہ ''ثقافت روشن خیالی، آزدی، کلچر، ماڈرن ازم، ترقی اور کامیابی'' کا معیار تو اسلام نے مہیا کر دیا ہے۔ اب ''غیروں'' کی تقلید میں آخر کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ فرمان رسول عربی ﷺ ملاحظہ کیجیے!

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) ❶

''جس کسی نے، کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے''

اور سوچیئے کہ بروزِ حشر ہمارا حشر کیا ہونے والا ہے اور میدان محشر میں ہمیں کن کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا؟

دوسری بات!

''کیا کریں؟ دِل ہی نہیں لگتا، عادت ہو گئی ہے، وقت نہیں گزرتا، تھوڑی سی دِل لگی

❶ سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، ح ۴۰۳۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، مگر صبر نہیں آتا۔"

نفس ایسے ہی عذر پیش کرتا ہے ناں!

تو سنیئے! بڑے کام کی بات ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صبر کی تین قسمیں ہیں:

(۱):...... اوامرِ الٰہی پر صبر کرنا۔ یعنی ہمیشہ نیکی کرتے رہنا، اگرچہ اس عمل میں نفس کو تکلیف اٹھانی پڑے۔

(۲):...... گناہ پر صبر کرنا۔ یعنی نواہی سے ہمیشہ پرہیز کرنا، اگرچہ گناہ نفس کو مرغوب و محبوب ہی ہو۔

(۳):...... مصیبت و آزمائش کو صبر سے برداشت کرنا یعنی قضا و قدر پر ناراضگی کا اظہار نہ کرنا۔ ❶

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "عدَّة الصَّابرین" میں قرآن وسنت کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ صبر کی تینوں اقسام میں سب سے افضل یہ ہے کہ انسان نیکی پر صبر کرے۔

تو تیار رہیے!

ہم اللہ کی خاطر گناہ چھوڑ دیں گے تو......

اللہ کا فرمان ہے:

﴿ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝ ﴾ (الفرقان: ۷۵، ۷۶)

"یہی ہیں جنہیں صبر کے بدلہ میں جنت میں اونچے (محل) بالا خانے دیئے جائیں گے اور وہاں آداب وتسلیمات کے ساتھ استقبال کیا جائے گا اس جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے کیا خوب ٹھکانا اور اعلیٰ مقام ہوگا۔"

الحمدللہ الذی بنعمته تتم الصالحات

❶ مدارج السالکین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مکتبہ دارالاصلاح لاہور پاکستان

0300-4262092 Dar Ul Islah

al.islah313easyquran@gmail.com

دارالاصلاح

DARULISLAH

اصلاح امت کیلئے ہردم کوشاں